تنظیم المدارس (اہلِ سُنّت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

سوالیہ پرچہ کے ساتھ

برائے طلباء

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

درجہ عالیہ

2

مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

الاختبار السنوی للشهادة العالية (بی اے)

السنة الثانية للطلاب السنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الاولیٰ: التفسير و اصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ:-سوال نمبر ایک اور پانچ لازمی ہیں باقی میں سے کوئی دوسوال حل کریں؟

القسم الاول: تفسير

سوال نمبر1:-الحمد لله الـحـمـد هـو الثناء على الجميل الاختيارى من نعمة او غيرها والمدح هو الثناء على الجميل مطلقا .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۱۵=۵+۱۰)

(ب) حمد، مدح اور شکر میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال لکھ کر ان کے درمیان فرق واضح کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر2:-اهـدنا الصراط المستقيم بيان للمعونة المطلوبة فكانه قال كيف اعينكم فقالوا اهدنا او افراد لما هو المقصود الاعظم .

(الف) مذکورہ عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) هداية الله تتنوع انواعا لايحصيهاعد لكنها تنحصر فى اجناس مترتبة مذکورہ عبارت کو سامنے رکھتے ہوئے هداية الله کی تین اجناس لکھیں؟ (۱۰)

سوال نمبر3:-الذين يؤمنون بالغيب امـا موصول بالمتقين على انه صفة مجرورة مـقيـدة لـه ان فسـر التـقـوى بتـرك مالاينبغى مترتبة عليه ترتب التحلية على التخلية والتصوير على التصقيل .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور تشریح اس طرح کریں کہ علامہ بیضاوی کی مراد واضح ہو جائے؟ (۱۰)

(ب) ایمان کا لغوی وشرعی معنی لکھیں نیز بتائیں کہ ایمان کے لیے محض تصدیق کافی ہے یا اقرار لسانی بھی ضروری ہے؟ قاضی بیضاوی کا مختار بھی تحریر کریں؟ (۱۰=۵+۵)

سوال نمبر4:-واولـئك هـم الـمفلحون كـرر فيــه اسـم الاشـارـة تنبيهاً على ان

اتصافهم بتلك الصفات تقتضی كل واحدة من الاثرين ۔

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ "اثرین" سے کیا مراد ہے؟ (۱۰)

(ب) خط کشیدہ میں ترکیبی احتمالات کی وضاحت کریں نیز ضمیر "هم" لانے کے فوائد قلمبند کریں؟ (۵+۵=۱۰)

القسم الثانی: اصول تفسیر

سوال نمبر 5:- درج ذیل میں سے تین اجزاء حل کریں؟

(۱) قرآن کی لغوی و عرفی تعریف مع فوائد قیود لکھیں؟ (۱۰=۵+۳+۲)

(۲) اختلاف قراءت سے احکام پر کیا اثر پڑتا ہے؟ مثال سے وضاحت کریں۔ (۱۰)

(۳) تلاوت قرآن کے پانچ آداب تحریر کریں؟ (۱۰)

(۴) قرآن مجید میں غیر عربی الفاظ واقع ہوئے ہیں یا نہیں مدلل لکھیں؟ (۱۰)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2021ء

پہلا پرچہ: تفسیر و اصول تفسیر

قسم اول: تفسیر

سوال نمبر 1:- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ هُوَ الثَّنَاءُ عَلَى الْجَمِيْلِ الْاِخْتِيَارِيِّ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ غَيْرِهَا وَالْمَدْحُ هُوَ الثَّنَاءُ عَلَى الْجَمِيْلِ مُطْلَقًا ۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حمد، مدح اور شکر میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال لکھ کر ان کے درمیان فرق واضح کریں؟

جواب: (الف) عبارت پر اعراب اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب اوپر عبارت پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ حمد: افعال جمیلہ اختیاریہ پر زبان سے تعریف کرنا، خواہ یہ تعریف نعت کے مقابلہ میں ہو یا نہ۔ مدح: مطلقاً افعال جمیلہ پر تعریف کرنا ہے۔

(ب) حمد، مدح اور شکر کی تعریف و مثال اور ان میں فرق:

۱- حمد کی تعریف: تعظیم کے ارادہ سے کسی کی اختیاری خوبی پر زبان کے ساتھ اس کی تعریف کرنا، خواہ

انعام کے بدلے ہو یا بغیر انعام کے مثلاً اللہ تعالیٰ کسی کو بیٹا عطا فرمائے تو وہ شکر ادا کرتے ہوئے کہے: اَلْـحَـمْـدُ لِلّٰہِ تو یہ حمد انعام کے بدلے میں ہوئی۔ بغیر انعام کے ہو جیسے اللہ تعالیٰ کے علم پر اس کی تعریف کرتے ہوئے یوں کہنا کہ وہ ایسا ''علیم'' ہے کہ ہر چیز ہر وقت اس کے علم میں ہے۔

۲-مدح کی تعریف: زبان کے ساتھ کسی کی خوبی پر اس کی تعریف کرنا' خواہ وہ خوبی اختیاری ہو یا غیر اختیاری' اُسے مدح کہتے ہیں۔

۳-شکر کی تعریف: انعام واحسان کے بدلے کسی کی تعریف کرنا' خواہ وہ زبان سے ہو' یا دل سے اور یا دیگر جوارح سے' شکر کہلاتا ہے۔

امورِ ثلاثہ کے درمیان فرق:

حمد اور شکر میں نسبت عموم وخصوص من وجہ کی ہے جبکہ حمد اور مدح میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے۔

سوال نمبر ۲: -اهدنا الصراط المستقيم بيـان لـلمعونة المطلوبة فكانه قال كيف اعينكم فقالوا اهدنا او افراد لما هو المقصود الاعظم .

(الف) مذکورہ عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) هداية الله تتنوع انواعا لا يحصيها عد لكنها تنحصر في اجناس مترتبة .

مذکورہ عبارت کو سامنے رکھتے ہوئے ہدایۃ اللہ کی تین اجناس لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

اے اللہ! ہمیں سیدھی راہ دکھا' یہ جملہ معونت مطلوبہ کا بیان ہے گویا کہ اس نے کہا: میں تمہاری اعانت کیسے کروں؟ تو انہوں نے کہا: اهدنا الخ یا بطور استیناف افرادی کے مقصود اعظم کا ذکر کیا ہے۔

(ب) عبارت بالا کی روشنی میں اجناس ثلاثہ کی وضاحت:

۱-افـاضـة القوىٰ: جنس اوّل ان قوتوں کا فیضان کرنا ہے' جن کے ذریعے بندہ اپنی معاش و معاد کے مصالح کی طرف راہنمائی حاصل کرنے پر قادر ہو جیسے قوت عقلیہ' حواس باطنہ اور حواس ظاہرہ۔ پہلا مرتبہ مصالح کے ادراک کے لیے ہے' چونکہ مصالح' مفاسد کے ساتھ مشتبہ ہیں' تو ان میں فرق کرنے کے لیے دوسرے مرتبے کو ذکر کیا۔

۲-نصب دلائل فارقہ: دوسری جنس ان دلائل کو قائم کرنا ہے' جو حق و باطل اور مصالح و مفاسد کے درمیان فرق کرنے والے ہیں' چونکہ صرف حواس وغیرہ کے ذریعے ان میں تمیز ممکن نہ تھی' اس لیے دلائل فـارقه بين الحق والباطل کی ضرورت پیش آئی۔ قرآن کریم کی آیات: ''وَهَـدَيْنٰـهُ النَّجْدَيْنِ'' اور

"وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنَاهُمْ" میں بھی اسی طرف اشارہ ہے یعنی ہم نے حق و باطل کے دلائل قائم کر کے ثمود کو ہدایت کی، مگر انہوں نے گمراہی کو ہدایت پر ترجیح دی۔ تمیز بین الحق والباطل کے یہ دلائل چونکہ عقلی ہیں اس لیے تیسرے درجے کو بیان کر رہے ہیں۔

۳-هدایة ارسال الرسل: تیسری جنس هدایت بانزال الکتب وارسال الرسل ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے کتابیں نازل فرما کر اور انبیاء بھیج کر انسانوں کی راہنمائی فرمائی۔ اسی سے ضرورت وحی اور ضرورت انبیاء کی حکمت سمجھ آتی ہے اس لیے کہ انسان کو دنیا میں اس لیے بھیجا گیا کہ کائنات کی اشیاء سے پروردگار کی رضا کے مطابق منتفع ہو۔ ہدایت کے تیسرے درجے کی طرف آیت "وَجَعَلْنٰـهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا" میں اشارہ ہے یعنی ہم نے ان انبیاء کو مقتدا بنایا جو ہمارے حکم سے راہ نمائی کرتے ہیں۔ اس میں ہدایت رسل کی طرف اشارہ ہے۔ نیز آیت "اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ" یعنی یہ قرآن سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے میں ہدایت کتب کی طرف اشارہ ہے۔

سوال نمبر 3- الذين يؤمنون بالغيب اما موصول بالمتقين على انه صفة مجرورة مقيدة له ان فسر التقوى بترك مالاينبغي مترتبة عليه ترتب التحلية على التخلية والتصوير على التصقيل۔

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں اور تشریح اس طرح کریں کہ علامہ بیضاوی کی مراد واضح ہو جائے؟

(ب) ایمان کا لغوی و شرعی معنی لکھیں نیز بتائیں کہ ایمان کے لیے محض تصدیق کافی ہے یا اقرار لسانی بھی ضروری ہے؟ قاضی بیضاوی کا مختار بھی تحریر کریں۔

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

وہ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، یہ جملہ یا تو متقین سے متصل ہے، یہ اس کی صفت مقیدہ مجرور ہے، اس صورت میں تقویٰ سے مراد ترک "مالا ينبغى" ہوگا، اور یہ اس پر ایسے ہی مرتب ہوگی جیسے تحلیہ تخلیہ پر اور تصقیل پر تصویر۔

عبارت کی وضاحت:

اس آیت کی ترکیب میں دو احتمال ہیں:

(۱) ماقبل سے لفظاً اور معناً موصول و متصل ہو۔

(۲) ماقبل سے لفظاً مربوط نہ ہو، الگ جملہ ہو جسے استیناف کہتے ہیں، اگر متقین کے ساتھ موصول یعنی متصل ہو تو پھر "الذين" میں رفع، نصب اور جر تینوں کا احتمال ہے، اگر مجرور ہو تو "اَلْمُتَّقِيْنَ" کی صفت ہے،

اور صفت میں تین احتمال ہیں:

(i) صفت مقیدہ' (ii) صفت کاشفہ' (iii) صفت مادحہ۔

پہلا احتمال: اگر تقویٰ کی تفسیر ترک "مالا ینبغی" کے ساتھ کی جائے تو "اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ" متقین کے لیے صفت مقیدہ ہوگا' کیونکہ جب "هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ" کہا اور "مُتَّقِيْنَ" سے مراد وہ لوگ ہیں' جو نامناسب اور ناجائز کاموں کو چھوڑنے والے ہیں' چاہے وہ اعمال صالحہ بجالاتے ہوں یا نہ لاتے ہوں' تو آگے "اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ" کہہ کر ان متقین کی تعیین وتقیید کر دی کہ یہ کتاب ان متقین کے لیے ہدایت ہے' جو ناجائز کاموں کو چھوڑنے کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ بھی بجالاتے ہیں۔ لہٰذا وہ لوگ خارج ہو گئے' جو ناجائز کاموں کو تو چھوڑتے ہیں' لیکن اعمال صالحہ بجا نہیں لاتے۔

دوسرا احتمال: "اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ" صفت موضحہ وکاشفہ ہے' بشرطیکہ تقویٰ کی تفسیر متعارف عند اہل الشرع سے کی جائے' یعنی اتیانِ طاعات اور ترک منکرات جو فعل الطاعة و ترك المعصية دونوں کو شامل ہے۔

یہ صفت ان اشیاء پر مشتمل ہے' جو تمام اعمال کے لیے اصل و بنیاد اور حسنات کے لیے اساس ہیں' یعنی ایمان' نماز اور زکوٰۃ وغیرہ۔ ایمان اعمال نفسانیہ اور قلبیہ کے لیے بدرجہ اُم' اور ایسی شی ہے جو تمام حسنات اور ترک سیئات کو مستلزم ہے۔ اسی طرح نماز تمام عبادات بدنیہ کے لیے درجہ اصل رکھتی ہے' جیسے: "الصلوٰة عماد الدين" فرمایا گیا۔ اور زکوٰۃ عبادات مالیہ کے لیے اساس اور بنیاد ہے' جیسے: "الزكاة قنطرة الاسلام" ارشادِ نبوی ہے۔ لہٰذا یہ صفت تمام اعمال صالحہ کو مستلزم ہے۔ رہا ترک منکرات کا ذکر تو نماز ایسی عبادت ہے جو: تجنب عن المعاصی کلها کو مستلزم ہے' کما: "اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ" لہٰذا اس صفت نے اس معنیٰ کی تفصیل کر دی جس پر لفظ "متقین" اجمالاً دال تھا۔

تیسرا احتمال: "اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ" صفت مادحہ ہے۔ یہ اس وقت ہوگی کہ جب اس کلام سے اس شخص کو خطاب کیا جائے جو متقین کے مفہوم اور معنیٰ کو پہلے سے جانتا ہو تو متقین جن صفات کو متضمن تھے ان میں سے بعض کو "اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ" سے ذکر کر کے ان کی مدح کر دی۔ موصول ہونے کی صورت میں مجرور ہونے کی تفصیل کے بعد منصوب ومرفوع کا بیان ہے کہ "اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ" متقین کے لیے مدح منصوب ہے بتقدیر "أعنی" یا مدح مرفوع ہے بتقدیر "هُم" یعنی مبتدا محذوف ہے۔ عبارت یوں ہے: "هُمُ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ"۔

(ب) ایمان کا لغوی اور شرعی معنیٰ:

ایمان فعل "یُؤْمِنُوْنَ" کا مصدر ہے' مجرد "امن" باب سَمِعَ یَسْمَعُ' امن یأمن سے ہے۔ ایمان کو تصدیق اور وثوق کے معنیٰ میں نقل کیا گیا' تصدیق کی منقول الیہ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ ایمان

''امن'' سے ماخوذ ہے اور تصدیق میں بھی مصدق کو تکذیب اور مخالفت سے مامون کر دیتا ہے اور منقول عنہ وثوق اور منقول الیہ ایمان کے درمیان مناسبت یہ ہے کہ وثوق کا معنیٰ اعتماد کرنا ہے جب کوئی شخص کسی پر اعتماد کر لیتا ہے تو وہ اس سے مطمئن ہو جاتا ہے۔

ایمان کا شرعی معنیٰ: جن احکام کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہو کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں سے ہیں ان کی تصدیق کرنا ایمان ہے۔ جس طرح نماز زکوٰۃ اسی طرح توحید رسالت قیامت جنت ودوزخ کا وجود وغیرہ۔ لہٰذا مجتہد فیہ مسائل پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے۔

ایمان تصدیق قلب کا نام ہے یا اس میں اقرار لسان بھی شرط ہے میں مذاہب:

سوال یہ ہے کہ ایمان تصدیق قلب کا نام ہے یا اس میں اقرار باللسان بھی ضروری ہے؟

اس حوالے سے اس میں سات مذاہب ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) ایمان شرعاً نفس تصدیق کا نام ہے۔ (۲) ایمان تصدیق و اقرار کا نام ہے۔ (۳) ایمان تین چیزوں تصدیق اقرار اور اعمال صالحہ سے مرکب ہے۔ (۴) معتزلہ کے ہاں بھی ایمان انہی تین چیزوں کا نام ہے۔ (۵) جمہور سلف امام شافعی امام مالک امام احمد بن حنبل امام بخاری اور حضرات محدثین کا مذہب ہے کہ ایمان تصدیق و اقرار اور اعمال صالحہ سے مرکب ہے۔ (۶) ایمان صرف معرفت کا نام۔ (۷) کرامیہ کا مذہب ہے کہ ایمان صرف اقرار کا نام ہے دل میں تصدیق ہو یا نہ ہو۔ یہ فرقہ محمد بن کرام کی طرف منسوب ہے جو فروعی مسائل میں حنفی تھا لیکن بڑا گمراہ اور شیطان تھا۔

یاد رہے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب ہے کہ ایمان تصدیق قلب اور اقرار باللسان کے مجموعہ کا نام ہے اور مصنف کا مذہب بھی یہی ہے۔

سوال نمبر 4:- واولئك هم المفلحون كرر فيه اسم الاشارة تنبيهاً على ان اتصافهم بتلك الصفات تقتضى كل واحدة من الاثرين .

(الف) ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ ''اثرین'' سے کیا مراد ہے؟

(ب) خط کشیدہ میں ترکیبی احتمالات کی وضاحت کریں نیز ضمیر ''ھم'' لانے کے فوائد قلمبند کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

اور یہی لوگ کامیاب و کامران ہوں گے اس میں اسم اشارہ کا تکرار اس بات پر تنبیہ کرنے کے لیے ہے کہ ہدایت و فلاح میں سے ہر ایک کے لیے ان صفات سے متصف ہونا ضروری ہے اور ان دونوں میں سے ہر ایک غیر سے تمیز دینے کے لیے کافی ہے۔

"اثرین" کا مفہوم:

اس کا مطلب ہے تمیز دینا اور امتیاز کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ اہل ایمان اور اصحاب تقویٰ لوگ بڑی عمدہ صفات اور خصوصیات کے مالک ہیں۔

خط کشیدہ میں ترکیبی احتمال:

خط کشیدہ لفظ یعنی هُمْ میں ترکیبی احتمال دو ہیں:

(ا) هم ضمیر مرفوع محلاً مبتدا اور المفلحون اس کی خبر، مبتداء اور خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مرفوع محلاً ہو کر خبر ہوئی "اُولٰئك" مبتداء کی، مبتداء اور خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) اُولٰئك مبتداء، ضمیر خط کشیدہ کی ترکیب نہ کی جائے، المفلحون خبر، مبتداء اور خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ب) خط کشیدہ "هم" کو لانے کے فوائد:

(ا) کلام میں فصاحت و بلاغت پیدا کرنے کے لیے۔

(۲) مسلمانوں کی عظمت و شان بیان کرنے کے لیے۔

(۳) کلام میں اتصال و جامعیت پیدا کرنے کے لیے۔

القسم الثانی: اصول تفسیر

سوال نمبر 5:- درج ذیل اجزاء حل کریں؟

(ا) قرآن کی لغوی و عرفی تعریف مع فوائد قیود لکھیں؟

(۲) اختلاف قراءت سے احکام پر کیا اثر پڑتا ہے؟ مثال سے وضاحت کریں۔

(۳) تلاوت قرآن کے پانچ آداب تحریر کریں؟

(۴) قرآن مجید میں غیر عربی الفاظ واقع ہوئے ہیں یا نہیں مدلل لکھیں؟

جواب: اجزاء کے جوابات:

ا- قرآن کی لغوی و عرفی تعریف مع فوائد قیود:

قرآن کا لغوی معنیٰ: لفظ قرآن یا "قرء" سے بنا ہے یا قراءۃ سے یا پھر قرن سے۔ قرء کا معنیٰ جمع کرنا ہے، اب اسے قرآن اس لیے کہتے ہیں کہ یہ تمام اوّلین و آخرین کے علوم کا جامع ہے، دین و دنیا کا کوئی علم ایسا نہیں ہے جو اس میں موجود نہ ہو۔ نیز یہ تمام آیات، سورتوں اور پاروں کو جمع کرنے والا ہے۔ علاوہ ازیں یہ مختلف زبانوں والے لوگوں یعنی سندھی، ہندی، عجمی اور عربی سب لوگوں کو "مسلم" کے نام پر

جمع کرنے والا ہے۔

قرآن کی عرفی تعریف مع فوائد قیود:

قرآن کریم کی عرفی تعریف یوں کی جاتی ہے: ھو اللفظ المنزل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم المنقول عنہ بالتواتر المتعبد بتلاوتہ. یعنی یہ ان مقدس الفاظ کا مجموعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا، ہم تک نقل متواتر کے ساتھ پہنچا ہے اور اس کی تلاوت کرنا عبادت ہے۔

اللفظ: یہ کلمہ بمنزل جنس ہے، جو مفرد و مرکب دونوں کو شامل ہے اس لیے احکام پر استدلال دونوں سے ہوتا ہے۔

المنزل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اس قید سے وہ کتب خارج ہو گئیں، جو دیگر انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔

المنقول عنہ بالتواتر: نقل تواتر سے مراد ہے کہ ہر دور میں اتنے لوگ اسے نقل کرتے رہے، جن کا جھوٹ پر جمع ہونا عادتاً محال ہو۔ اس قید سے غیر متواتر قراءتیں خارج ہو گئیں۔

المتعبد بتلاوتہ: یعنی ایسا مقدس و بابرکت کلام ہے، جس کی تلاوت نماز میں کی جاتی ہے اور نماز کی طرح اس کی تلاوت بھی عبادت ہے۔

۲- اختلاف قراءت سے احکام پر اثر:

پانچویں صدی تک اسلاف تمام ختم قرآن سے اخذ کرتے تھے، بعد ازاں انہوں نے ایک ختم کئی قراءتوں سے اخذ کرنا شروع کر دیا، پھر اس پر عمل برقرار رہا، مگر وہ یہ رعایت اسے ہی دیتے تھے، جو قراءات الگ الگ کرتا اور ان کے پاس ان کی پختہ اسناد ہوتیں اور ہر قاری الگ ختم تک پڑھتا، پھر لوگوں میں کاہلی کی صورت پیدا ہو گئی، تو انہوں نے نافع اور حمزہ کے سوا قراءات سبعہ میں سے ہر قاری کو پڑھنے کی رعایت دے دی، پھر یہ سلسلہ تا حال جاری و ساری ہے۔

۳- تلاوت قرآن کے پانچ آداب:

آداب تلاوت قرآن میں سے پانچ حسب ذیل ہیں:

(۱) اگر تلاوت قرآن، قرآن کو پکڑ کر کی جائے، تو قاری کا باوضو ہونا ضروری ہے۔

(۲) تلاوت قرآن کا آغاز تعوذ و تسمیہ سے کیا جائے۔

(۳) تلاوت قرآن باوقار، تمکنت اور مفاہیم کو پیش نظر رکھتے ہوئے کی جائے۔

(۴) تلاوت قرآن کی تکمیل یعنی ختم قرآن تین دن سے پہلے نہ کیا جائے۔

(۵) تلاوت، قواعد تجوید کے مطابق خوب ٹھہر ٹھہر کر کی جائے۔

۴-قرآن کریم میں غیر عربی الفاظ کے حوالے سے نظریہ:

قرآن کریم میں غیر عربی الفاظ استعمال ہوئے ہیں یا نہیں؟ اس حوالے سے آئمہ کا اختلاف ہے، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱-قرآن کریم میں غیر عربی الفاظ نہیں ہیں، یہ نظریہ امام شافعی، امام ابن جریر، امام ابوعبیدہ، قاضی ابوبکر اور امام ابن فارس رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے۔ ان کی دلیل یہ ارشاد ربانی ہے: قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا ۔

۲-بعض آئمہ کرام اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن کریم میں غیر عربی الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں، اس نظریہ کے قائلین میں امام ابن جوزی اور علامہ جوالیقی کا شمار ہوتا ہے۔

غیر عربی الفاظ کی نشاندہی:

دوسرے گروہ کے مطابق قرآن کریم میں غیر عربی الفاظ موجود ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱-اباریق: علامہ ثعالبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا: یہ لفظ فارسی زبان کا ہے۔ علامہ جوالیقی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مطابق یہ لفظ "الابریق" فارسی سے معرب ہے۔

۲-اب: علامہ شیدلہ اور بعض اہل مغرب کی لغت کے مطابق یہ لفظ حشیش (گھاس) کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی یہ غیر عربی ہے۔

۳-ابلعی: ابن ابی حاتم رحمہ اللہ تعالیٰ کے مطابق علامہ وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے: قول باری تعالیٰ "ابلعی ماء ك" میں "ابلعی" سے مراد حبشی لغت کے مطابق "ازدردیه" ہے۔

☆☆☆

الاختبار السنوی للشهادة العالية (بی اے)

السنة الثانية للطلاب السنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الثانية: الحديث واصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوالات حل کریں؟

حصہ اوّل: حدیث

سوال نمبر 1: عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یجیی المقتول بالقاتل یوم القیامة ناصیته وراسه بیده و اوداجه تشخب دما یقول یا رب قتلنی حتی یدنیه من العرش.

(الف) اعراب لگائیں ترجمہ کریں اور اقسام قتل لکھیں؟ (۱۸)

(ب) اعضائے جسم ناک، کان، ہونٹ، انگلی، ہاتھ، پاؤں کی دیت لکھیں؟ (۱۲)

سوال نمبر 2: لو اطلع فی بیتك احد ولم تاذن له فخذفته بحصاة ففقات عینه ما کان علیك من جناح.

(الف) اعراب لگائیں، ترجمہ کریں اور بتائیں کہ دیت میں کیا لیا جا سکتا ہے؟ (۱۵)

(ب) دیت اثلاث، دیت ارباع اور دیت اخماس کی تشریح کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3: ان النبی صلی الله علیه وسلم قال خذوا عنی قد جعل الله لهن سبیلا البکر بالبکر جلد مائة وتغریب عام والثیب بالثیب جلد مائة والرجم.

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کی زنا میں سزا پر اختلاف ائمہ تحریر کریں؟ (۱۰)

(ج) حد کے لغوی اصطلاحی معنیٰ لکھیں اور حدود اللہ کتنی اور کون کون سی ہیں؟ (۱۰)

حصہ دوم: اصول حدیث

سوال نمبر 4: درج ذیل میں سے کوئی چار اجزاء حل کریں؟ (۴۰=۴×۱۰)

(الف) محدث، حافظ اور حاکم کس کو کہتے ہیں؟

(ب) خبر متواتر کا لغوی واصطلاحی معنی لکھیں' نیز شرائط اور حکم بیان کریں؟

(ج) اخبار احاد لکھیں نیز حدیث مشہور وحدیث مستفیض میں فرق بیان کریں؟

(د) مقبول کی اقسام لکھیں نیز مرویات بخاری ومسلم لکھیں؟

(ہ) ضعیف کے لغوی واصطلاحی معنی لکھیں نیز ضعیف احادیث کے مراتب لکھیں؟

(و) الطعن فی الراوی فی الضبط کون کون سے ہیں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2021ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

حصہ اوّل: حدیث

سوال نمبر 1: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْئُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ تَشْخُبُ دَمًا يَقُوْلُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ .

(الف) اعراب لگائیں' ترجمہ کریں اور اقسام قتل لکھیں؟

(ب) اعضائے جسم ناک' کان' ہونٹ' آنکھ' ہاتھ' پاؤں کی دیت لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب' ترجمہ اور اقسام قتل:

نوٹ: اعراب لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن مقتول قاتل کو لائے گا کہ اس کی پیشانی اور سر اس کے ہاتھ میں ہوگا' مقتول کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا' وہ عرض گزار ہوگا: اے میرے پروردگار! اس نے مجھے قتل کیا تھا' حتیٰ کہ اسے عرش کے پاس لایا جائے گا۔

اقسام قتل:

قتل کی پانچ اقسام ہیں' جو درج ذیل ہیں:

(۱) قتل عمد' (۲) قتل شبہ عمد' (۳) قتل خطاء' (۴) قتل قائم مقام خطاء' (۵) قتل بالسبب۔

(ب) اعضاءِ جسم کی دیت:

قتل یا زخم یا اعضاء کاٹنے کے عوض جو مال دیا جاتا ہے' اسے دیت کہا جاتا ہے' کیونکہ یہ خون بہانے کے عوض ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قتل کی دیت سو اونٹ ہے' اگر اونٹ دستیاب نہ ہوں' تو ایک ہزار اشرفیاں سونے کی یا دس ہزار درہم چاندی ہے' ان کے علاوہ کسی مال کی دیت نہیں ہوگی۔

اعضاءِ جسم ناک' کان' ہونٹ اور آنکھ کی دیت کل دیت کا دسواں حصہ ہے' اور وہ دس اونٹ ہیں۔ ہاتھ یا پاؤں کی ہر انگلی میں پوری دیت کا دسواں حصہ واجب یعنی دس اونٹ' تاہم انگلیوں کے احکام برابر ہیں' خواہ چھنگلیاں چھوٹی ہیں' انگوٹھا بڑا ہے' مگر دیت دونوں کی برابر ہے۔ انگلی میں عموماً تین پورے ہوتے ہیں' لہٰذا ہر پورے میں دس اونٹوں کا تہائی اونٹ یعنی تین اونٹ ہوں گے۔ چونکہ انگوٹھے میں دو پورے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس کا ایک پورا کاٹنے پر دس اونٹوں کا نصف یعنی پانچ اونٹ واجب ہوں گے۔

سوال نمبر 2: لَوِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِكَ اَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهٗ فَخَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَیْنَهٗ مَا كَانَ عَلَیْكَ مِنْ جُنَاحٍ۔

(الف) اعراب لگائیں' ترجمہ کریں اور بتائیں کہ دیت میں کیا کیا دیا جاسکتا ہے؟

(ب) دیت اثلاث' دیت ارباع اور دیت اخماس کی تشریح کریں؟

جواب: (الف) اعراب' ترجمہ اور دیت میں دی جانے والی اشیاء:

۱- اعراب وترجمہ:

نوٹ: اعراب حدیث پر لگادیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

اگر کوئی شخص تیرے گھر میں جھانکے' تو نے اسے اجازت نہ دی پھر تو اسے کنکر مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دے' تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

۲- دیت میں دی جانے والی اشیاء:

بطور دیت تین اشیاء دی جاسکتی ہیں:

(۱) ایک سو اونٹ' (۲) ایک ہزار اشرفیاں سونے کی' (۳) دس ہزار درہم چاندی کے۔

ان کے علاوہ کوئی چیز بطور دیت نہیں پیش کی جاسکتی۔

(ب) دیت اثلاث' دیت ارباع اور دیت اخماس کی وضاحت:

نوٹ: دیت تین سال میں مکمل کرنی ہوتی ہے' اور یہ قاتل کی برادری کے لوگ ادا کرتے ہیں۔

(i) دیت اثلاث: یہ تین قسم کے جانور ہوں گے: (i) سو اونٹ میں سے تیس جزعے (وہ اونٹ جو

چار سال کا مکمل ہو کر پانچویں سال میں داخل ہو جائے)(ii) تیس حقے (وہ اونٹ جو تین سال کا مکمل ہو کر چوتھے سال میں داخل ہو جائے)(iii) چالیس ثنیے (وہ اونٹ جو پانچ سال کا مکمل ہو کر چھٹے سال میں داخل ہو)

(ii) دیت ارباع: یہ چار قسم کے جانور ہوں گے: (i) پچیس بنت مخاض (وہ اونٹنی جو ایک سال کی مکمل ہو کر دوسرے سال میں قدم رکھے)(ii) پچیس بنت لبون (وہ اونٹنی جو دو سال کی مکمل ہو کر تیسرے سال میں قدم رکھے)(iii) پچیس حقے (iv) پچیس جزعے۔

(iii) دیت اخماس: یہ پانچ قسم کے اونٹ ہوتے ہیں: (i) بیس بنت مخاض (ii) بیس بنت لبون (iii) بیس ابن مخاض (iv) بیس حقے (v) بیس جزعے۔

سوال نمبر 3: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ.

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں، ترجمہ کریں؟

(ب) شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کی زنا میں سزا پر اختلاف ائمہ تحریر کریں؟

(ج) حد کے لغوی اصطلاحی معنیٰ لکھیں اور حدود اللہ کتنی اور کون کون سی ہیں؟

جواب: (الف) عبارت پر اعراب اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

(حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:) بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ سے لو! تم مجھ سے حاصل کرو! اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لیے طریقہ مقرر فرما دیا: کنوارا کنواری سے زنا کرے تو سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی، اگر شادی شدہ آدمی کسی شادی شدہ عورت سے زنا کرے، تو اس کی سزا سو کوڑے اور رجم ہے۔

(ب) شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کے زنا کی سزا میں مذاہب آئمہ:

جمہور کے نزدیک غیر شادی شدہ کے زنا کی سزا سو کوڑے ہیں، جلا وطنی سیاسی سزا ہے، جو ضروری نہیں ہے، اگر حاکم وقت مناسب سمجھے تو وہ یہ سزا بھی دے سکتا ہے۔ جمہور کے ہاں کوڑے اور رجم دونوں سزائیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا کوڑوں کے ساتھ رجم کی سزا منسوخ ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو صرف رجم کا حکم دیا تھا اور اسے کوڑوں کی سزا نہیں دی تھی۔

یہاں زنا کی دو صورتیں بیان ہوئی ہیں اور دو کا ذکر نہیں ہوا، کنوارا کنواری سے زنا کرے، شادی شدہ شادی شدہ عورت سے زنا کرے، پہلی صورت میں دونوں کے لیے کوڑے ہیں، دوسری صورت میں دونوں

کے لیے رجم ہے۔ کنوارا بیاہی سے یا شادی شدہ کنواری سے زنا کرے ان کا ذکر نہیں ہوا۔ کنوارے لڑکے اور کنواری لڑکی کو سو کوڑوں کی سزا ہے اور شادی شدہ مرد کا شادی شدہ عورت سے زنا کی صورت میں صرف رجم کی سزا دی جائے گی۔ تاہم شوافع کے ہاں محصن زانی کو کوڑے لگائے جائیں گے اور رجم بھی کیا جائے گا یعنی دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

(ج) حد کا لغوی واصطلاحی معنیٰ اور حدود اللہ:

حدود حد کی جمع ہے اس کا لغوی معنیٰ ہے: آڑ یا منع، اسی لیے درباری کو عربی میں بواب اور حداد بھی کہا جاتا ہے۔ اصطلاح میں جرم کی شرعی مقررہ سزا کو "حد" کہا جاتا ہے کہ یہ لوگوں کو جرموں سے روکتی ہے، کبھی حرام اشیاء کو بھی حدود کہا جاتا ہے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے: تِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں، تم ان کے پاس بھی نہ جاؤ، اس لیے کہ یہ محرمات سزاؤں کا سبب ہیں۔

اسلام میں زنا کی سزا رجم ہے یا سو کوڑے ہیں، چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے، شرابی کی سزا اسی کوڑے ہے، پاک دامن آزاد عورت پر تہمت لگانے کی سزا بھی اسی کوڑے، ڈکیتی کی سزا سولی اور قتل کی سزا قصاص حد شرعی ہیں۔ جواء وغیرہ امور کی سزا حد نہیں بلکہ تعزیر ہے۔

حصہ دوم: اصول حدیث

سوال نمبر 4: درج ذیل اجزاء حل کریں:

(الف) محدث، حافظ اور حاکم کس کو کہتے ہیں؟

(ب) خبر متواتر کا لغوی واصطلاحی معنیٰ لکھیں، نیز شرائط اور حکم بیان کریں؟

(ج) اخبار احاد لکھیں نیز حدیث مشہور وحدیث مستفیض میں فرق بیان کریں؟

(د) مقبول کی اقسام لکھیں نیز مرویات بخاری ومسلم لکھیں؟

(ہ) ضعیف کے لغوی واصطلاحی معنیٰ لکھیں نیز ضعیف احادیث کے مراتب لکھیں؟

(و) الطعن فی الراوی فی الضبط کون کون سے ہیں؟

جواب: (الف) اصطلاحات کی تعریفات:

(i) محدث: حدیث کے معلم کو شیخ یا محدث کہا جاتا ہے۔

(ii) حافظ: جس آدمی کو ایک لاکھ احادیث متناً وسنداً اور اس کے رواۃ کے احوال جرحاً وتعدیلاً محفوظ ہوں۔

(iii) حاکم: جس شخص کو تمام احادیث مرویہ متناً وسنداً اور جرحاً وتعدیلاً محفوظ ہوں۔

(ب) خبر متواتر کا لغوی واصطلاحی معنیٰ اور اس کی شرائط:

لغوی تعریف: لغوی اعتبار سے یہ لفظ تواتر سے مشتق ہے یعنی تسلسل، کہا جاتا ہے "تـواتر المطر" بارش مسلسل ہو رہی ہے۔

اصطلاحی تعریف: اصطلاحی طور پر متواتر وہ حدیث ہے جسے اتنی کثیر تعداد روایت کرے جن کا جھوٹ پر متفق ہونا عام طور پر محال ہو۔

خبر متواتر کی شرائط:

خبر متواتر کی چار شرائط ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔ خبر متواتر کو کثیر تعداد روایت کرے۔ کم از کم کثیر تعداد کے بارے میں اختلاف ہے مختار بات یہ ہے کہ وہ دس افراد ہوں۔

۲۔ سند کے ہر طبقہ میں یہ کثرت پائی جائے۔

۳۔ عادتاً ان لوگوں کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو۔

۴۔ ان لوگوں کی خبر کی بنیاد حس ہو۔

(ج) خبر احاد:

لغت میں "احاد" احد کی جمع ہے اور اس کا معنیٰ ہے واحد اور خبر واحد وہ (حدیث) ہے جسے ایک شخص روایت کرے۔ اصطلاحاً وہ خبر یا حدیث جس میں خبر متواتر کی شرائط جمع نہ ہوں۔

حدیث مشہور اور حدیث مستفیض میں فرق:

حدیث مشہور وہ حدیث جس کو ہر طبقہ سند میں تین یا اس سے زیادہ راوی روایت کریں جب تک وہ تواتر کی حد کو نہ پہنچے جبکہ حدیث مستفیض وہ حدیث ہے جو حدیث مشہور کے مترادف ہے یا حدیث مشہور سے خاص ہے کیونکہ حدیث مستفیض میں شرط ہے کہ اس کی سند کی دونوں طرفیں برابر ہوں اور حدیث مشہور میں یہ شرط نہیں ہے۔ حدیث مستفیض، حدیث مشہور سے عام ہے، یعنی دوسرے قول کا عکس ہے۔

(د) مقبول کی اقسام:

مراتب میں فرق کی بنیاد پر مقبول کی دو قسمیں ہیں:

(i) صحیح (ii) حسن

پھر ان دونوں کی دو دو قسمیں ہیں:

(i) لذاتہ (ii) لغیرہ

لہٰذا مقبول کی اقسام چار ہوئیں:

(i) صحیح لذاتہ' (ii) حسن لذاتہ' (iii) صحیح لغیرہ' (iv) حسن لغیرہ۔

مرویات بخاری و مسلم:

صحیح بخاری کی کل مرویات کی تعداد 7563 ہے جبکہ صحیح مسلم کی روایات کی تعداد 4000 ہے۔

(ہ) ضعیف کے لغوی و اصطلاحی معنیٰ اور مراتب احادیث ضعیف:

ضعیف کے لغوی معنیٰ: لغت میں لفظ ضعیف' لفظ قوی کی ضد ہے' اور ضعف حسی بھی ہوتا ہے' اور معنوی بھی اور یہاں ضعف معنوی مراد ہے۔

اصطلاحی معنیٰ: حدیث ضعیف وہ ہے جس میں حدیث حسن کی صفات جمع نہ ہوں' کیونکہ اس میں شرائط حسن میں سے کوئی شرط مفقود ہوتی ہے۔

البیقونی نے اپنے منظوم کلام میں کہا ہے:

''ہر وہ حدیث جو حسن کے مرتبہ سے کم ہو وہ ضعیف ہے' اور اس کی اقسام بہت زیادہ ہیں۔''

مراتب احادیث ضعیف

جس طرح حدیث صحیح کے مراتب ہیں کہ بعض احادیث صحت میں دوسری بعض احادیث پر فائق ہوتی ہیں' تو اسی طرح حدیث ضعیف کے بھی مراتب ہیں۔ بعض احادیث ضعف میں دوسری احادیث سے کم ہوتی ہیں۔ علامہ ابن جماعہ فرماتے ہیں: حدیث ضعیف کے درجات ضعف کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں' حدیث ضعیف صحت کی شروط سے جتنی بعید ہوگی اتنا ہی اس میں ضعف کا اضافہ ہوگا جیسا کہ حدیث صحیح کے درجات متفاوت ہوتے ہیں۔

(و) ''الطعن فی الراوی فی الضبط'' کی تفصیل:

یہ راوی پر طعن کی دسویں قسم ہے' اس کی تعریف یہ ہے:

وہ راوی سوء حفظ میں کمزوری والا ہوتا ہے' جس کی درستگی والی حالت کو خطاء والی حالت پر ترجیح نہ ہو۔

اقسام: اس کی دو اقسام ہیں:

۱- یا تو سوء حفظ اس کی زندگی کے شروع سے ہو اور تمام حالات میں اسے لازم ہو اور اس شخص کی حدیث کو بعض علماء حدیث کی رائے میں شاذ کہا جاتا ہے۔

حکم: اس کی روایت مردود ہے۔

۲- یا سوئے حفظ اس پر بعد میں طاری ہوا اور اس کی وجہ بڑھاپا یا بینائی کا ختم ہو جانا یا کتب کا جل جانا ہو' تو اسے مختلط کہا جاتا ہے۔

حکم: اس کے حکم میں تفصیل ہے:

(i) جو کچھ وہ اختلاط سے پہلے بیان کرے اور وہ ممتاز ہو تو، وہ مقبول ہے۔

(ii) اختلاط کے بعد جو کچھ روایت کیا، وہ مردود ہے۔

(iii) جس میں امتیاز نہ ہو سکے کہ وہ اختلاط سے پہلے کی حدیث ہے یا بعد کی، تو جب تک امتیاز نہ ہو، اس میں توقف ہوگا۔

☆☆☆

الاختبار السنوی للشهادة العالية (بی اے)

السنة الثانية للطلاب السنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الثالثة: الفقه

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر1: (ويجوز بيع الطعام والحبوب مكايلة ومجازفة) وهذا اذا باعه بخلاف جنسه لقوله عليه السلام اذا اختلف النوعان فبيعوا كيف شئتم بعد ان يكون يدا بيد بخلاف ما اذابيع بجنسه مجازفة لما فيه من احتمال الربوا ولان الجهالة غير مانعة من التسليم والتسلم فشابه جهالة القيمة.

(الف) ترجمہ کریں؟ (۱۰)

(ب) لما فيه من احتمال الربوا کی تشریح کریں؟ (۱۰)

(ج) لان الجهالة غير مانعة کی واضح انداز میں تشریح سپرد قلم کریں؟ (۱۴)

سوال نمبر2: (ومن باع سلعة بثمن قيل للمشترى ادفع الثمن اولا) لان حق المشترى تعين فى المبيع فيقدم دفع الثمن ليتعين حق البائع بالقبض لما انه لا يتعين بالتعيين تحقيقا للمساواة.

(الف) تشکیل کرتے ہوئے ترجمہ کریں؟ (۱۰=۵+۵)

(ب) لان حق المشترى اور لما انه لا يتعين کی خوب وضاحت لکھیں؟ (۲۳=۱۳+۱۰)

سوال نمبر 3: (الف) خیار رؤیت، خیار عیب اور خیار شرط کی تعریفات اور مدت بیان کریں؟ (۱۵=۵+۵+۵)

(ب) بیع فاسد کی تعریف، حکم اور کم از کم دو مثالیں تحریر کریں؟ (۱۸=۸+۵+۵)

سوال نمبر4: قال ويجلس للحكم جلوسا ظاهرا فى المسجد.

(الف) ترجمہ کریں اور ظاہراً کی قید کا فائدہ ہدایہ کی روشنی میں بیان کریں؟ (۸)

(ب) کون سی مسجد اولیٰ ہے؟ (۵)

(ج) اختلاف شوافع اور احناف مع دلائل لکھیں؟ (۲۰)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2021ء

تیسرا پرچہ: فقہ (ہدایہ)

سوال نمبر 1: (ويجوز بيع الطعام والحبوب مكايلة ومجازفة) وهذا اذا باعه بخلاف جنسه لقوله عليه السلام اذا اختلف النوعان فبيعوا كيف شئتم بعد ان يكون يدا بيد بخلاف ما اذا بيع بجنسه مجازفة لما فيه من احتمال الربوا ولان الجهالة غير مانعة من التسليم والتسلم فشابه جهالة القيمة۔

(الف) ترجمہ کریں؟۔

(ب) لما فيه من احتمال الربوا کی تشریح کریں؟

(ج) لان الجهالة غير مانعة کی واضح انداز میں تشریح سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

(امام قدوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا:) گندم اور دیگر اناج کو ناپ کر اور اندازے سے فروخت کرنا جائز ہے اور یہ اس صورت میں ہے جب اسے خلاف جنس کے عوض فروخت کیا ہو کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: جب دونوں قسم مختلف ہوں تو حسب چاہت انہیں فروخت کرو، برخلاف اس کی جنس کے عوض اندازے سے بیچنے کے اس لیے کہ اس میں "ربو" کا احتمال ہے اور اس لیے بھی کہ مقدار کی جہالت دینے اور لینے سے مانع نہیں ہے۔ لہٰذا یہ قیمت مجہول ہونے کے مشابہ ہو گیا۔

(ب) مسئلہ کی وضاحت:

مسئلہ یہ ہے کہ گندم، جو اور دیگر اناج کے ہم جنس کے علاوہ دیگر اعواض سے ناپ کر بھی فروخت کر سکتے ہیں اور اندازے سے بھی فروخت کر سکتے ہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اختلاف جنس کی صورت میں حسب منشاء بیع کی اجازت عطا کی ہے، مگر اگر گندم کو گندم کے عوض فروخت کرتا ہے تو اس صورت میں صرف ناپ کر ہی بیع درست ہوگی، اب اندازے سے بیع درست نہیں ہوگی، کیونکہ جب ایک جنس کو اسی کے ہم جنس عوض سے فروخت کریں گے تو وہاں برابری ضرور ہوگی اور ظاہر ہے کہ اندازے سے بیع کی صورت میں برابری مفقود ہوگی اور اس میں اگر چہ ربو کا یقین نہیں ہے، مگر احتمال ربوا ہر حال میں موجود ہے۔ اس لیے اس صورت میں بیع بالکیل کی تو اجازت ہوگی، مگر بیع بالمجازفہ کی اجازت نہیں ہوگی۔

(ج) "لان الجهالة غير مانعة" کی وضاحت:

اگر خلاف جنس فروخت کیا جائے تو درست ہے، خواہ مکایلۃ ہو یا مجازفۃ، اس کی ایک دلیل مذکور

حدیث ہے اور دوسری دلیل یہ ہے کہ خلاف جنس ہونے کی صورت میں بھی اگر چہ عوضین کی مقدار مجہول ہے' مگر یہ جہالت معمولی ہے اور مفضی الی النزاع نہیں ہے' حالانکہ جواز عقد سے مانع وہ جہالت ہے' جو مفضی الی النزاع ہو۔ لہٰذا جب یہ جہالت مفضی الی النزاع نہیں ہے' تو یہ جہالت جہالتِ قیمت کے مشابہ ہوگئی' اور جہالت قیمت مفضی الی النزاع نہ ہونے کی وجہ سے مفسد عقد نہیں ہے۔ لہٰذا یہ جہالت بھی مانع جواز اور مفسد عقد نہ ہوگی۔

سوال نمبر 2: (وَمَنْ بَاعَ سِلْعَةً بِثَمَنٍ قِيلَ لِلْمُشْتَرِىْ اِدْفَعِ الثَّمَنَ اَوَّلًا) لِاَنَّ حَقَّ الْمُشْتَرِىْ تَعَيَّنَ فِى الْمَبِيْعِ فَيَقَدَّمُ دَفْعُ الثَّمِنِ لِيَتَعَيَّنَ حَقُّ الْبَائِعِ بِالْقَبْضِ لِمَا اَنَّهٗ لَا يَتَعَيَّنُ بِالتَّعْيِيْنِ تَحْقِيْقًا لِلْمُسَاوَاةِ .

(الف) تشکیل کرتے ہوئے ترجمہ کریں؟

(ب) لان حق المشتری اور لما انه لا یتعین کی خوب وضاحت لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب اوپر عبارت پر لگادیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

کہا: اگر کسی نے ثمن کے عوض کوئی سامان فروخت کیا' تو مشتری سے کہا جائے گا کہ پہلے تم ثمن ادا کرو' اس لیے کہ اس کا حق مبیع میں متعین ہو چکا ہے' لہٰذا ادائیگی ثمن کو مقدم کیا جائے گا' تا کہ قبضہ سے بائع کا حق بھی متعین ہو جائے' جو کہ ثمن متعین کرنے سے متعین نہیں ہوتا' (اور یہ حکم) برابری ثابت کرنے کے لیے ہے۔

(ب) "لان حق المشتری" اور "لما انه لا یتعین" کی وضاحت:

(i) اگر کسی نے ثمن یعنی دراہم اور دنانیر کے عوض کوئی سامان فروخت کیا' اور دونوں میں عاقدین کا اختلاف ہو گیا' بائع کہتا ہے: پہلے ثمن دو پھر میں مبیع دوں گا' مشتری کہتا ہے: پہلے سامان فراہم کرو پھر ثمن دوں گا' تو اب تقدیم ادا کا مکلف کون ہوگا؟ تو وہ فرماتے ہیں کہ یہاں یہ چیزیں توجہ طلب ہیں۔

(ii) عقد بیع سے مبیع میں مشتری کا حق متعین ہو جاتا ہے' اور محض عقد سے ثمن میں بائع کا حق متعین نہیں ہوتا' تو گویا نفس عقد سے مشتری کو ایک طرح کا تقدم حاصل ہوتا ہے' اور بیع میں مساوات ضروری ہے' لہٰذا مشتری سے کہا جائے گا کہ بھائی تمہارا حق تو مبیع سے متعلق ہو چکا ہے' اور یہ تقدم اور اوّلیت تمہارے حق میں ثابت ہے' لہٰذا تم پہلے ثمن ادا کرو' تا کہ اس پر قبضہ کرنے کے بعد بائع کا حق بھی ثمن سے متعلق ہو جائے اور تم دونوں میں برابری بھی ہو جائے۔ لہٰذا مساوات اور برابری کو ثابت کرنے کے لیے یہاں مشتری کو پہلے ثمن ادا کرنے کا مکلف بنائیں گے۔

سوال نمبر 3: (الف) خیارِ رؤیت، خیارِ عیب اور خیارِ شرط کی تعریفات اور مدت بیان کریں؟

(ب) بیع فاسد کی تعریف، حکم اور کم از کم دو مثالیں تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصطلاحات فقہ کی تعریفات مع مدت:

۱- خیارِ رؤیت: اگر کسی شخص نے بغیر دیکھے کوئی چیز خرید لی، تو بیع درست ہوگی، پھر دیکھنے والے کو اس کا اختیار ملے گا، اگر چاہے گا تو اسے پورے ثمن کے عوض لے لے گا، اور اگر چاہے گا تو اسے واپس کر سکے گا۔ اس بیع میں وقت اور دن دونوں کی تحدید نہیں ہے۔

۲- خیارِ عیب: جب مشتری مبیع میں کسی عیب پر مطلع ہو، تو اسے اختیار ہوگا، اگر وہ چاہے، تو پورے ثمن کے عوض مبیع کو لے لے، اور اگر چاہے، تو واپس کر دے، کیونکہ مطلق عقد مبیع کی سلامتی کا متقاضی ہوتا ہے۔ مبیع کی مکمل طور پر سلامتی اس کے جواز کی شرط ہے۔

۳- خیارِ شرط: دونوں عاقدین میں سے ہر ایک عاقد کو تین دن یا کم کے لیے خیار کی شرط حاصل ہو گی۔ اس بیع کے لیے احناف کے ہاں تین دن یا اس سے کم دنوں کی مدت مقرر و متعین ہے، اور اس سے زائد مدت کے لیے درست نہیں ہوگی۔

(ب) بیع فاسد کی تعریف، حکم اور مثالیں:

وہ بیع ہے، جو اصل اور ذات کے اعتبار سے تو مشروع ہو، لیکن وصف کے اعتبار سے مشروع نہ ہو مثلاً کسی نے شراب یا خنزیر کے عوض کپڑا خریدا، تو یہ بیع فاسد ہوگی، اس لیے کہ یہاں بیع کی حقیقت اور اس کا رکن موجود نہیں ہے۔

سوال نمبر 4: قال: ویجلس للحکم جلوسا ظاهرا فی المسجد .

(الف) ترجمہ کریں اور ظاهرًا کی قید کا فائدہ ہدایہ کی روشنی میں بیان کریں؟

(ب) کون سی مسجد اولیٰ ہے؟

(ج) اختلاف شوافع اور احناف مع دلائل لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت اور "ظاهرًا" کی قید کا فائدہ:

ترجمہ عبارت: (امام قدوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) قاضی فیصلہ کرنے کے لیے نمایاں طور پر مسجد میں بیٹھے گا۔

"ظاهرًا" قید کا فائدہ: لفظ "ظاهرًا" کا مطلب ہے "نمایاں" ہونا، کوئی رکاوٹ نہ ہونا۔ یعنی فیصلہ کرنے کے لیے قاضی عام آدمی کی طرح بیٹھے گا، تاکہ عوام و خواص سب لوگوں کے لیے انصاف کی فراہمی یقینی ہو سکے۔

(ب) کون سی مسجد اولیٰ ہے:

قاضی فیصلہ کرنے کے لیے کسی بھی مسجد میں بیٹھ سکتا ہے، مگر جامع مسجد میں بیٹھنا زیادہ بہتر ہے، تاکہ بلاتخصیص سب لوگ ان سے ملاقات کرسکیں، اپنا مسئلہ آسانی سے پیش کرسکیں اور لوگوں کو فوراً اور آسانی سے انصاف حاصل ہوسکے۔

(ج) مسجد میں قاضی کے بیٹھنے کے حوالے سے مذاہب آئمہ:

عدل وانصاف پر مبنی فیصلہ کرنے کے لیے قاضی کا مسجد میں بیٹھنا جائز ہے یا نہیں؟ اس بارے میں آئمہ فقہ میں اختلاف ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱- امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف ہے کہ مسجد بہتر جگہ ہے، فیصلہ کرنے کے لیے قاضی کا مسجد میں بیٹھنا زیادہ مناسب ہے، تاکہ رابطہ کرنے، اپنا مسئلہ پیش کرنے اور انصاف حاصل کرنے میں کسی کو دقت پیش نہ آئے۔ آپ کی دلیل یہ ارشاد ربانی ہے: ”انما بنیت المساجد لذکر اللہ والحکم“ یعنی مساجد اللہ تعالیٰ کا ذکر (عبادت وریاضت) کرنے اور فیصلہ کرنے کے لیے بنائی گئی ہیں۔

۲- امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مؤقف ہے کہ فیصلہ کرنے کے لیے قاضی کا مسجد میں بیٹھنا مکروہ ہے، ان کی دلیل یہ ہے کہ فیصلہ کروانے کے لیے مسلمانوں کے ساتھ مشرکین بھی مسجد میں آئیں گے جبکہ ان کا مسجد میں آنا حرام ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے: اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الخ یعنی مشرکین پلید لوگ ہیں، وہ مسجد کے قریب بھی نہ آنے پائیں۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: لا احل المسجد لحائض و لا جنب یعنی مسجد میں حائضہ خاتون اور جنبی لوگ نہ آئیں۔

احناف کی دلیل قوی ہے، کیونکہ انصاف کی بنیاد پر ظلم کا خاتمہ ہوگا۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی دلیل کا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ مشرکین لوگوں کی نجاست سے مراد باطنی اور اعتقادی نجاست ہے نہ کہ ظاہری و حقیقی نجاست مراد ہے۔ لہٰذا اس کا حکم بھی مختلف ہوگا۔

☆☆☆

الاختبار السنوی للشهادة العالية (بی اے)

السنة الثانية للطلاب السنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الرابعة: البلاغة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: صرف تین سوالات حل کریں؟

سوال نمبر 1:- ومافی علی ما انعم مصدرية لا موصولة لفساد اللفظ ولمعنی .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ 7+7=14

(ب) فساد لفظی ومعنوی کی وضاحت کریں؟ 5+5=10

(ج) "الی" کا معنی کیا ہے؟ اور اس کا استعمال کس معنی میں ہوتا ہے؟ 10

سوال نمبر 2:- والفصاحة فی الکلام خلوصه من ضعف التاليف وتنافر الكلمات والتعقيد مع فصاحتها .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں؟ 9

(ب) ضعف تالیف اور تنافر کلمات کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟ 7+7=14

(ج) مع فصاحتها کی ترکیب تحریر کریں نیز بتائیں کہ تنافر الكلمات میں مذکور "الکلمات" سے حال بنانا کیوں درست نہیں؟ 5+5=10

سوال نمبر 3:- درج ذیل کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ یہ کس چیز کی امثلہ ہیں، شاعر کا نام ضرور لکھیں؟ 21+6+6=33

(۱) وتسعدنی فی غمرة بعد غمرة　　سبوح لها منها عليها شواهد

(۲) حمامة جرعی حومة الجندل اسجعی　　فانت بمرأی من سعاد ومسمع

(۳) ومقلة وحاجبا مزججا　　وفاحما ومرسنا مسرجا

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں سے کسی پانچ کی تعریفات وامثلہ لکھیں نیز مطول کے مصنف کا نام بتائیں؟ 30+3=33

حشو، تطویل، تعقید، امثلہ، شواھد، ملکه

سوال نمبر 5:- (وينحصر المقصود) من علم المعانی (فی ثمانية ابواب) انحصار الكل فی اجزائه لا الكلی فی جزئياته والاصدق علم المعانی علی كل باب .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت اس طرح کریں کہ شارح کی مراد واضح ہو جائے؟17=9+8

(ب) ابواب ثمانیہ کے نام لکھیں؟16

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2021ء

چوتھا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1:-ومافي على ما انعم مصدرية لا موصولة لفساد اللفظ والمعنى.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) فساد لفظی و معنوی کی وضاحت کریں؟

(ج) "آل" کی اصل کیا ہے؟ اور اس کا استعمال کس معنی میں ہوتا ہے؟

جواب: (الف) اعراب اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ درج ذیل ہے:

اور على ما انعم میں ما مصدریہ ہے موصولہ نہیں ہے' کیونکہ ما موصولہ قرار دینے کی وجہ سے لفظاً اور معنیً فساد لازم آتا ہے۔

(ب) فساد لفظی اور فساد معنوی کی وضاحت:

ما موصولہ ہونے کی صورت میں فساد لفظی: اس کی صورت یہ ہے کہ عائد ضمیر مرفوع ہوگی...... یا منصوب ہوگی...... یا مجرور ہوگی...... اگر مرفوع ہوگی تو یہ درست نہیں ہے...... کیونکہ انعم اور علم کی مرفوع ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ رہی ہوگی...... اگر ضمیر منصوب نکالی جائے تو یہ بھی درست نہیں...... کیونکہ علم کا مفعول مالم نعلم عبارت میں مذکور ہے...... اور اگر ضمیر مجرور نکالیں تو یہ بھی درست نہیں' کیونکہ محذوف ہونے کی شرط (موصول کا جار اور عائد کا جار لفظ اور معنیٰ میں متحد ہو) نہیں پائی جا رہی...... لہٰذا ما کو موصولہ بنانا صلہ میں عائد ضمیر نہ ہونے کی وجہ سے درست نہیں۔

ما موصولہ ہونے کی صورت میں معنوی فساد: واما معنى فلان الحمد على الانعام الخ "ما" کو موصولہ بنائیں تو معنیٰ ہوگا "اللہ تعالیٰ کی حمد ہے اس نعمت پر جو اس نے ہم پر انعام کی"...... اور اگر ما مصدریہ بنائیں' تو ما مصدریہ چونکہ مابعد فعل کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتا ہے...... لہٰذا انعم کا مصدر فاعل کی طرف مضاف ہوگا...... اور تقدیر عبارت "على انعامه" ہوگی...... اب اس صورت میں معنیٰ ہوگا "اللہ

تعالیٰ کی حمد ہے اس کے فعل انعام پر......اور فعل انعام کا تعلق منعم سے بلا واسطہ ہے جبکہ نعمت'' جو کہ فعل انعام پر مرتب ہونے والا نتیجہ ہے) کا تعلق منعم سے بالواسطہ ہے......اور منعم کی حمد اس کے فعل انعام پر کرنا اولیٰ......بہ نسبت اس کے فعل انعام پر مرتب ہونے والے نتیجہ پر حمد کرنے کے......کیونکہ بالواسطہ حمد سے بلا واسطہ حمد اولیٰ ہوتی ہے......تو ما موصولہ بنانے کی صورت میں خلاف اولیٰ لازم آ رہا ہے' اس لیے اس معنوی خرابی سے بچنے کے لیے ما کو مصدر یہ قرار دیا جائے گا......موصولہ نہیں۔

(ج) لفظ ''آل'' کی اصل اور اس کا معنیٰ:

لفظ ''آل'' کا اصل ''اهل'' تھا' اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کا اسم تصغیر ''أهيل'' (یعنی ها کے ساتھ ہے) اس کا استعمال معزز لوگوں کے لیے ہوتا ہے (یعنی بنو ہاشم' بنو عبدالمطلب' ازواج مطہرات اور ہر صاحب تقویٰ آدمی ہے)

سوال نمبر 2:- والفصاحة فی الكلام خلوصه من ضعف التاليف وتنافر الكلمات والتعقيد مع فصاحتها.

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں؟

(ب) ضعف تالیف اور تنافر کلمات کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟

(ج) مع فصاحتها کی ترکیب تحریر کریں نیز بتائیں کہ تنافر الكلمات میں مذکور ''الکلمات'' سے حال بنانا کیوں درست نہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت:

اور کلام میں فصاحت یہ ہے کہ وہ ضعف تالیف' تنافر کلمات اور تعقید سے خالی ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے کلمات بھی فصیح ہوں۔

(ب) ضعف تالیف' تنافر کلمات کی تعریفات اور امثلہ:

۱- ضعف تالیف: یہ ہے کہ اجزاء کلام کی ترکیب اس قانون نحوی کے خلاف ہو' جو علم نحو کے جلیل القدر آئمہ کے درمیان مشہور ہے۔

مثال: جیسے لفظ اور معنوی اضمار قبل الذکر ہو جیسے ضرب غلامه زيدًا' کیونکہ غلامه کی ضمیر مجرور زید کی طرف لوٹتی ہے' اور یہاں ضمیر لفظ زید سے پہلے ہے' اور معنیٰ بھی زید کے ذکر سے پہلے ہے' کیونکہ زید مفعول بہ ہونے کی وجہ سے رتبہ کے اعتبار سے مؤخر ہے۔ تاہم جب مفعول بہ کی ضمیر فعل سے متصل ہو تو اخفش نے اسے جائز قرار دیا اور ابن جنی نے اس کی اتباع کی ہے۔

۲- تنافر کلمات: یہ ہے کہ کلمات زبان پر ثقیل ہوں۔

مثال: بعض صورتوں میں ثقیل انتہائی درجہ کا ہوتا ہے:

وقبر حرب بمكان قفر   ليس قرب قبر حرب قبر

(یعنی حرب (نامی شخص) کی قبر کے پاس کوئی قبر نہیں اور حرب کی قبر ایسی جگہ میں ہے' جہاں پانی اور لباس کا نام ونشان نہیں۔)

(ج) "مع فصاحتها" کی ترکیب نحوی اور "تنافر کلمات" میں مذکور "کلمات" سے حال واقع نہ ہونے کی وجہ:

"مع فصاحتها" خلوصه کی ضمیر مجرور سے حال واقع ہو رہا ہے۔ یہ "تنافر کلمات" میں مذکور "کلمات" سے حال واقع نہیں ہوسکتا' کیونکہ "مع فصاحتها" کی ضمیر مجرور خواہ مجرور محلاً ہے مگر معنوی طور پر لفظ "فصاحت" کا فاعل ہے جبکہ "تنافر کلمات" میں "کلمات" نہ فاعل ہے' اور نہ مفعول ہے' کیونکہ ذوالحال کے لیے فاعل یا مفعول' یا دونوں کا ہونا ضروری ہے۔

سوال نمبر 3: درج ذیل کا ترجمہ کریں نیز بتائیں کہ یہ کس چیز کی امثلہ ہیں' شاعر کا نام ضرور لکھیں؟

(۱) وتسعدني في غمرة بعد غمرة   سبوح لها منها عليها شواهد

(۲) حمامة جرعى حومة الجندل اسجعي   فانت بمرأى من سعاد ومسمع

(۳) ومقلة وحاجبا مزججا   وفاحما ومرسنا مسرجا

جواب: ترجمہ اجزاء' کس قاعدہ کی مثالیں اور شاعر کا نام:

(۱) وہ تیز گھوڑا شدید پانی میں میری مدد کرتا ہے' اس کے لیے اس کی طرف سے اس پر گواہ ہیں۔

یہ متنبی کا شعر ہے' یعنی شاعر کا نام ابوالطیب احمد بن حسین الجعفی الکندی ہے' مصنف نے اسے اس مسئلہ میں بطور مثال پیش کیا ہے کہ فصاحت کلام میں یہ چیز بھی ضروری ہے کہ وہ کثرت تکرار اور تتابع اضافات سے خالی ہو۔

(۲) (اے) پتھریلی زمین کے کھلے مقام کی ریتلی جگہ کی کبوتری' تو آواز نکال' کیونکہ تو سعاد کے دیکھنے اور سننے کی جگہ میں ہے۔

شاعر کا نام ابن مبارک ہے۔ یہ شعر مصنف نے اس مسئلہ کی مثال میں پیش کیا ہے کہ فصاحت کلام میں کثرت تکرار اور تتابع اضافات سے خالی ہونا ضروری نہیں ہے' اس لیے کہ اس کی وجہ سے یہ لفظ زبان پر ثقیل نہیں ہے' تاہم تنافر کی وجہ سے اس سے احتراز کیا گیا ہے۔

(۳) مقلۃ' حاجبا' مزججا' مرسنا اور سرجا میں لفظ مسرجا ہے۔

یاد رہے شاعر کا نام عجاج ہے۔ مصنف نے غرابت کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہا: کلمہ کا وحشی' غیر

ظاہر الدلالت اور غیر مانوس الاستعمال ہونا غرابت کہلاتا ہے پھر عجاج کا یہ شعر بطور مثال پیش کیا ہے۔

سوال نمبر 4:- درج ذیل کی تعریفات وامثلہ لکھیں نیز مطول کے مصنف کا نام بتائیں؟

حشو، تطویل، تعقید، امثلہ، شواھد، ملکہ

جواب: اصطلاحات غرابت کی تعریفات:

۱-حشو: اصل مراد پر کلام کا زائد ہونا بغیر فائدہ کے اور وہ زائد ہونا متعین ہو۔

۲-تطویل: اصل مراد پر کلام کا زائد ہونا بغیر فائدہ کے اور وہ ہونا متعین نہ ہو۔

۳-تعقید: وہ کلام جو مغلق ہو اور اس کے معنی مراد کو سمجھنے میں دشواری و دقت پیش آتی ہو۔

۴-امثلہ: امثلہ، مثال کی جمع ہے، مثال اس جز کو کہتے ہیں، جو قاعدے کی توضیح کے لیے ذکر کی جائے جیسے آپ نے کہا: ہر کافر کو خلود فی النار ہونا ہے مثلاً ابولہب دائما جہنمی ہے۔

۵-شواھد: شواہد شاہد کی جمع ہے۔ شاہد اس جزی کو کہا جاتا ہے جو قاعدہ کے اثبات کے لیے ذکر کی جائے مثلاً آپ نے قاعدہ بیان کیا: لام امر، مضارع کے آخر سے حرف علت کو ساقط کر دیتا ہے، اور اس کے ثبوت میں آپ نے یہ الفاظ پڑھے: ویخش الذین لو ترکوا الخ۔

٦-ملکہ: ایسی صلاحیت ہے، جس کے ذریعے انسان ایک ایک جزی کا ادراک کرنے پر قادر ہوتا ہے، اور اس کا دوسرا نام "ضاعۃ" ہے۔

سوال نمبر 5:- (وینحصر المقصود من علم المعانی (فی ثمانیۃ ابواب) انحصار الکل فی اجزائہ لا الکلی فی جزئیاتہ والالصدق علم المعانی علی کل باب۔

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ کی وضاحت اس طرح کریں کہ شارح کی مراد واضح ہو جائے۔

(ب) ابواب ثمانیہ کے نام لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت اور خط کشیدہ کی وضاحت:

۱-ترجمہ: اور علم معانی کا مقصود آٹھ ابواب میں منحصر ہے، یہ حصر کل کا اپنے اجزاء میں ہے نہ کہ کلی کا اپنی جزئیات میں حصر ہے، اور اگر یہ نہ ہوتو پھر علم معانی کا صدق ہر ہر باب پر ہوگا۔

۲-خط کشیدہ کی وضاحت: یہ عبارت درحقیقت ایک سوال کا جواب ہے، اور وہ سوال و جواب درج ذیل ہیں:

قبل از جواب کلی اور کل میں فرق معلوم کر لیں! کلی کا اپنی جزئیات میں سے ہر ہر جزی پر حمل ہوتا ہے مثلاً انسان ایک کلی ہے، اور زید، خالد، اور بکر وغیرہ اس کی جزئیات ہیں، تو ان تمام جزئیات پر کلی کا حمل

ہوتا ہوتا ہے اور ہم یوں کہہ سکتے ہیں: "زید انسان" و "خالد انسان" وغیرہ۔ جبکہ اس کا اپنے اجزاء پر حمل نہیں ہوتا مثلاً رأس (سر) ید (ہاتھ) اجزاء اور زید کل ہے تو ہم "الرأس زید" یا "الید زید" نہیں کہہ سکتے۔

الغرض اعتراض یہ ہے کہ علم معانی کے مقصود کا آٹھ ابواب میں انحصار ہے تو "مقصود" صفت کا صیغہ ہے اور صیغہ صفت سے متبادر یہ ہے کہ یہ کلی کا اپنی جزئیات میں حصر ہے اور یہ درست نہیں ہے کیونکہ پھر ہر ہر باب پر مقصود علم معانی کا حمل کرنا درست ہوگا اور جس شخص نے ان آٹھ ابواب علم معانی میں سے کسی ایک باب کا بھی علم حاصل کیا ہوگا اسے علم معانی کا عالم کہا جا سکے گا حالانکہ ایسا نہیں ہے لہٰذا اس کلی کا اپنی جزئیات میں حصر درست نہیں ہے؟

جواب: یہاں کلی کا اس کی جزئیات میں نہیں بلکہ کل کا حصر ہے اپنے اجزاء میں تو چونکہ کل کا اپنے اجزاء پر حمل نہیں ہوتا لہٰذا یہ حصر کرنا درست نہیں ہے۔

(ب) علم معانی کے ابواب ثمانیہ کے نام:

علم معانی کے ابواب ثمانیہ کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) احوال اسناد خبری (۲) احوال مسند الیہ (۳) احوال مسند (۴) احوال متعلقات فعل (۵) قصر (۶) انشاء (۷) فصل و وصل (۸) ایجاز اطناب اور مساوات۔

☆☆☆

الاختبار السنوی للشهادة العالیة (بی اے)

السنة الثانیة للطلاب السنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة الخامسة: الفلسفة والمناظرة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوال حل کریں؟

حصہ اوّل......فلسفہ

سوال نمبر 1:-إن الهیولی لاتتجرد عن الصورة لأنها لو تجردت عن الصورة فإما أن تكون ذات وضع أو لا تكون لا سبیل إلی كل واحد من القسمین .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ (۱۰=۵+۵)

(ب) ہیولی کی تعریف کریں نیز مذکورہ بالا دعویٰ کو بالتفصیل دلیل سے ثابت کریں؟ (۱۵=۵+۱۰)

سوال نمبر 2:- (الف) صورۃ نوعیہ کی تعریف کریں اور اس کے اثبات پر دلیل قائم کریں؟ (۱۵=۵+۱۰)

(ب) حیز کی تعریف کرکے اس کے اثبات پر دلیل لکھیں؟ (۱۰=۵+۵)

سوال نمبر 3:- (الف) حرکت، سکون کی تعریف کریں نیز اقسام حرکت کی وضاحت کریں؟ (۱۵)

(ب) کل جسم فله شکل طبعی مذکورہ دعویٰ کو دلیل سے ثابت کریں؟ (۱۰)

دوسرا حصہ......مناظرہ

سوال نمبر 4:-المناظرة توجه المتخاصمین فی النسبة بین الشیئین إظهار اللصواب .

(الف) مناظرہ کا ماخوذ منہ ذکر کرکے کم از کم دو وجوہ مناسبت ذکر کریں؟ (۱۰=۵+۵)

(ب) مناظرہ، مجادلہ، مکابرہ کی تعریفات ذکر کریں نیز بتائیں مصنف نے دیگر مصنفین کی تعریف النظر من الجانبین فی النسبة بین الشیئین الخ سے عدول کیوں کیا ہے؟ (۱۵=۹=۶)

سوال نمبر 5:- درج ذیل میں سے کسی پانچ کی تعریفات لکھیں؟ (۲۵=۵×۵)

نقل، دعویٰ، دلیل، تقریب، سند، منع

سوال نمبر 6:-(الف) معارضہ کی تعریف کریں؟ (۵)

(ب) معارضہ کی اقسام مع تعریفات لکھیں؟ (۱۰)

(ج) معارضہ بالغیر کی فقہی مثال کے ذریعہ وضاحت کریں؟ (۱۰)

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2021ء

پانچواں پرچہ: فلسفہ ومناظرہ

حصہ اوّل......فلسفہ

سوال نمبر 1:- إِنَّ الْهُيُوْلٰى لَا تَتَجَرَّدُ عَنِ الصُّوْرَةِ لِأَنَّهَا لَوْ تُجُرِّدَتْ عَنِ الصُّوْرَةِ فَإِمَّا أَنْ تَكُوْنَ ذَاتَ وَضْعٍ أَوْلَا تَكُوْنُ لَا سَبِيْلَ إِلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْقِسْمَيْنِ .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) ھیولیٰ کی تعریف کریں نیز مذکورہ بالا دعویٰ کو بالتفصیل دلیل سے ثابت کریں؟

جواب: (الف) عبارت پر اعراب اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ درج ذیل ہے:

بے شک ھیولیٰ صورت سے الگ ہو کر نہیں پایا جاتا، اس لیے اگر اسے صورت سے الگ کیا جائے، تو وہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا، وہ ذات وضع ہوگا یا غیر ذات وضع ہوگا، تو یہ دونوں صورتیں باطل ہیں۔

(ب) ھیولیٰ کی تعریف اور مذکورہ دعویٰ پر دلیل:

۱- ھیولیٰ کی تعریف: ہر جسم دو جوہروں سے مرکب ہوتا ہے، جن میں سے ایک نے دوسرے میں حلول کیا ہوا ہوتا ہے، جو جزء محل ہوتی ہے، اسے ھیولیٰ اور جو حال ہوتی ہے، اسے صورت جسمیہ کہا جاتا ہے۔

دعویٰ پر توضیح دلیل:

اس فصل میں دعویٰ یہ ہے کہ ھیولیٰ صورت جسمیہ کو لازم ہے، اور صورت جسمیہ ملزوم، لہٰذا صورت جسمیہ کبھی بھی ھیولیٰ سے جدا نہیں ہوسکتی۔

اس دعویٰ کی توضیح دلیل درج ذیل ہے:

صورت جسمیہ کا ھیولٰی کے بغیر غیر متناہی ہو کر پایا جانا اس لیے باطل ہے کہ تمام اجسام متناہی ہیں' ان کا غیر متناہی ہونا محال ہے' کیونکہ اگر ان کا غیر متناہی ہو کر پایا جانا محال نہ ہونا مانا جائے بلکہ ممکن مانا جائے' تو پھر لازم آئے گا کہ ایک مبداء سے ایک ہی رخ پر دو غیر متناہی خطوط کا اس طرح نکالا جانا ممکن ہو جیسے مثلث کے دو ضلعے ہوتے ہیں۔اب جوں جوں وہ دونوں خطوط بڑھتے چلے جائیں گے' ان کے درمیان کا بُعد اور مسافت بھی زیادہ ہوتی چلی جائے گی' تو جب وہ خطوط غیر متناہی طور پر بڑھیں گے' تو ان کے درمیان کا بُعد بھی غیر متناہی ہوگا' حالانکہ وہ دو حاصروں کے درمیان محصور ہے' اور جو دو حاصروں کے درمیان محصور ہو' وہ متناہی ہوتا ہے' تو اس طرح متناہی و غیر متناہی کا اجتماع لازم آیا جو کہ باطل ہے۔چنانچہ ثابت ہو گیا کہ صورت جسمیہ کا ھیولٰی کے بغیر غیر متناہی ہو کر پایا جانا باطل و محال ہے۔اجسام غیر متناہیہ کے بطلان کو مذکورہ بالا دلیل کو برہان سُلّمی کہا جاتا ہے۔اسی طرح صورت جسمیہ کا ھیولٰی کے بغیر متناہی ہو کر پایا جانا بھی محال ہے۔اس لیے کہ اگر وہ متناہی ہو کر پائی جائے تو ضروری ہوگا کہ ایک یا ایک سے زائد حدود نے اس کا احاطہ کر رکھا ہو' جیسے کُرہ' کہ ایک حد نے اس کا احاطہ کر رکھا ہے۔یا کہ کوئی مخروطی شکل کہ دو حدوں نے اس کا احاطہ کر رکھا ہوتا ہے' یا مثلث کہ تین حدوں نے اس کا احاطہ کر رکھا ہوتا ہے' یا مربع کہ چار حدوں نے اس کا احاطہ کر رکھا ہوتا ہے' تو دریں صورت اس صورت جسمیہ کا کسی شکل سے متشکل ہونا ضروری ہے' کیونکہ شکل اس ہیئت کو کہتے ہیں' جو ایک یا متعدد حدوں کے مقدار کا احاطہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے' تو اب یہ شکل اس صورت جسمیہ کو باعتبار اس کی ذات کے حاصل ہوئی ہے یا اس کے کسی لازم کی وجہ سے حاصل ہوئی یا اس کے کسی عارض کی وجہ سے حاصل ہوئی' اور یہ تینوں صورتیں باطل ہیں۔اوّل و ثانی تو اس لیے کہ اگر یہ شکل مخصوص اس صورت جسمیہ کو اس ذات یا اس کے لازم تقاضے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہو' تو پھر تمام اجسام کا اس ایک ہی شکل سے متشکل ہونا لازم آئے گا' اور یہ باطل ہے۔ثالث اس لیے کہ جب وہ شکل کسی عارض کی وجہ سے حاصل ہوئی ہو' پھر اس شکل کا صوؔرت جسمیہ سے زائل ہونا اور اس صورت کا کسی دوسری شکل سے متشکل ہونا ممکن ہوگا' اور یہ ایک شکل کا زوال اور دوسری شکل کا حصول انفصال مقتضی ہے' تو اس طرح صورت جسمیہ کا قابل انفصال ہونا لازم آئے گا۔جو قابل انفصال ہو' وہ ھیولٰی اور صورت سے مرکب ہوتا ہے' تو اس طرح وہی صوؔرت جسے ہم نے ھیولٰی سے خالی مانا تھا' اس کا ھیولٰی سے مقترن ہونا لازم آیا' اور وہ صورت جو ھیولٰی سے خالی ہو' اس کا ھیولٰی سے مقترن ہونا باطل ہے۔چنانچہ ثابت ہو گیا کہ صورت جسمیہ کا ھیولٰی کے بغیر متناہی ہو کر پایا جانا باطل ہے۔

سوال نمبر 2:-(الف) صورۃ نوعیہ کی تعریف کریں اور اس کے اثبات پر دلیل قائم کریں؟

(ب) حیز کی تعریف کر کے اس کے اثبات پر دلیل لکھیں؟

جواب: (الف) صورت نوعیہ کی تعریف اور اس کے اثبات پر دلیل:

صورت نوعیہ کی تعریف: صورت نوعیہ اس صورت کو کہتے ہیں' جس کی وجہ سے اجسام کی ایک نوع دوسری انواع سے ممتاز ہوتی ہے' کیونکہ یہ صورت ایک ہی نوع کے ساتھ مختص ہوتی ہے' دوسری نوع میں نہیں پائی جاتی۔

اس کے اثبات پر دلیل:

دعویٰ یہ ہے کہ ہر جسم طبعی میں ھیـولـی وصورت جسمیہ کے علاوہ ایک اور صورت بھی ہوتی ہے' جسے صورت نوعیہ کہا جاتا ہے۔

اس کے اثبات پر دلیل درج ذیل ہے:

بعض اجسام طبعیہ کا بعض احیاز سے جو اختصاص ہوتا ہے' وہ چار حال سے خالی نہیں کہ وہ اختصاص کسی امر خارج کی وجہ سے ہوگا' یا ھیولٰی کی وجہ سے ہوگا' یا صورت جسمیہ کی وجہ سے ہوگا' یا جسم میں پائی جانے والی کسی اور صورت کی وجہ سے ہوگا' امر خارج کی وجہ سے ہونا باطل ہے' کیونکہ جو شیء جسم طبعی سے خارج ہے' وہ اس جسم کے کسی حیز کے ساتھ مختص ہونے کا سبب نہیں بن سکتی۔ اسی طرح ھیـولـی اور صورت کی وجہ سے اختصاص کا ہونا باطل' کیونکہ اگر ھیـولـی کی وجہ سے اختصاص مانیں تو لازم آئے گا کہ تمام عنصریات ایک حیز میں مشترک ہو جائیں' کیونکہ تمام اجسام عنصریہ کا ھیـولـی ایک ہے' اور تمام عنصریات کا حیز واحد میں مشترک ہونا باطل' اگر صورت جسمیہ کو اختصاص کا سبب مانیں' تو لازم آئے گا کہ تمام اجسام عالم کی صورت جسمیہ ایک ہے۔ تمام اجسام کا حیز واحد میں مشترک ہونا باطل ہے' تو ثابت ہو گیا کہ بعض اجسام کی بعض مخصوص حیزوں کے ساتھ وجہ اختصاص نہ تو امر خارج ہے' نہ ھیـولـی ہے' اور نہ ہی صورت جسمیہ ہے' بلکہ جسم میں پائی جانے والی کوئی اور صورت ہے' اور اسی کو صورت نوعیہ کہا جاتا ہے۔

(ب) حیز کی تعریف اور اس کے اثبات پر دلیل:

حیز کی تعریف: وہ شیء جس کے ساتھ اجسام اشارہ حسیہ میں ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں۔

حیز کے اثبات پر دلیل:

دعویٰ یہ ہے کہ ہر جسم کے لیے حیز طبعی کا ہونا ضروری ہے۔ اس پر دلیل درج ذیل ہے:

جب ہم قواسر وموانع کا عدم فرض کر لیں' تو اس وقت جسم جس حیز میں ہوگا' اس کے بارے میں ہم پوچھیں گے کہ اس حیز میں اس جسم کے پائے جانے کا سبب کیا ہے؟ کسی قاسر کی وجہ سے اس حیز میں پایا گیا' یا اپنی ذات اور طبیعت کے تقاضے کی وجہ سے' صورت اوّل تو باطل ہے' کیونکہ ہم نے قواسر کا عدم فرض کیا ہوا ہے۔ لہٰذا دوسری صورت متعین ہو گئی کہ وہ اپنی ذات اور طبیعت کے تقاضے کی وجہ سے اس حیز میں پایا گیا'

وہی اس کا حیز طبعی ہے' اور یہی ہمارا مطلوب ہے۔

سوال نمبر 3:۔(الف) حرکت' سکون کی تعریف کریں نیز اقسام حرکت کی وضاحت کریں؟

(ب) کل جسم فله شکل طبعی مذکورہ دعویٰ کو دلیل سے ثابت کریں؟

جواب: (الف) حرکت وسکون کی تعریف اور اقسام حرکت:

حرکت: اپنی قوت سے ایک چیز کا دوسری چیز کی طرف آہستہ آہستہ جانا' حرکت ہے۔

حرکت کی اقسام: حرکت کی اقسام اربعہ کی تعریفات درج ذیل ہیں:

۱۔حرکت فی الکم: یعنی جسم کا بڑھنا اور سمٹنا۔

۲۔حرکت فی الکیف: یعنی کسی جسم کا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف حرکت کرنا اور بدلنا جیسے پانی کا گرم اور ٹھنڈا ہونا۔

۳۔حرکت فی الاین: یعنی کسی جسم کا ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف آہستہ آہستہ منقلب ہونا۔

۴۔حرکت فی الوضع: جسم کے اجزاء مکان کے اجزاء سے مختلف ہو جائیں مگر جسم کا کل اسی مکان میں رہے' جیسے گیند کا حرکت کرنا۔

حرکت کی یہ چاروں اقسام عرضیہ ہیں۔

سکون کی تعریف:

کسی ایسی شیء کا حرکت نہ کرنا جس کی شان یہ ہے کہ وہ حرکت کرے۔

(ب) مذکورہ دعویٰ کا دلائل سے اثبات:

تشریح العبارۃ: اس عبارت میں مصنف جزء الذی الخ کے بطلان کا دعویٰ کر رہے ہیں کہ جزء الذی لا یتجزی باطل ہے۔لا جزء الذی لا یتجزی کیا ہے؟ جزء الذی لا یتجزی وہ جزء ہے جو کسی بھی تقسیم کو قبول نہ کرے یعنی نہ تقسیم قطعی' نہ کسری' نہ وہمی اور نہ ہی فرضی کو۔

مذکورہ دعویٰ پر دلیل: جزء الذی یا یتجزی باطل ہے۔اس پر دلیل یہ ہے کہ ہم تین جزء لیتے ہیں' ان میں سے دو کو نیچے رکھیں اور تیسری کو دونوں کے ملتقی پر رکھتے ہیں۔اب ہم پوچھتے ہیں کہ یہ درمیان والی جزء تلاقی طرفین سے مانع ہے یا نہیں؟ اگر تم کہو کہ مانع نہیں ہے' تو پھر تداخل اجزاء لازم آئے گا جو کہ باطل ومحال ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ وسط وسط نہ رہے گا' اور طرف طرف نہ رہے گی۔یہ خلاف مفروض ہے' کیونکہ ہم نے ان کو وسط اور طرفین فرض کیا تھا' اگر درمیان والا جزء تلاقی طرفین سے مانع ہو تو پھر اس کی تقسیم ہو گئی۔وہ اس طرح کہ اس جزء کا وہ حصہ جو ایک طرف کو ملا ہوا ہے وہ غیر ہو اس کا جو دوسری طرف کو

ملا ہوا ہے۔ اپنی دونوں طرفوں میں بھی تقسیم ہوگئی کہ طرف کا ہر وہ حصہ جو جزء وسط سے ملا ہوا ہو وہ غیر ہے اس کا جو وسط نہیں ملا۔ معلوم ہوا کہ جزء الذی لا یتجزی باطل ہے۔

دوسرا حصہ.....مناظرہ

سوال نمبر 4:- المناظرة توجه المتخاصمين في النسبة بين الشيئين إظهار اللصواب.

(الف) مناظرہ کا ماخوذ منہ ذکر کر کے کم از کم دو وجوہ مناسبت ذکر کریں؟

(ب) مناظرہ، مجادلہ، مکابرہ کی تعریفات ذکر کریں نیز بتائیں مصنف نے دیگر مصنفین کی تعریف النظر من الجانبين في النسبة بين الشيئين الخ سے عدول کیوں کیا ہے؟

جواب: (الف) مناظرہ کا ماخوذ منہ اور دو وجوہ مناسبت:

لفظ مناظرہ لفظ "نظیر" سے مشتق ہے۔ اس کی دو وجوہ مناسبت درج ذیل ہیں:

(i) مناظرہ کا نظیر سے مشتق ہونا، حقیقی اشتقاق مراد نہیں ہے، بلکہ مجازی اشتقاق مراد ہے، وہ یہ ہے کہ نظیر اور مناظرہ دونوں ایک چیز یعنی نظر سے مشتق ہے۔ اس طرح مجازی طور پر کہا گیا کہ "مناظرہ" مشتق ہے "نظیر" سے۔

(ii) "مناظرہ" مشتق "نظر" سے ہے۔ اور نظر کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ نظر کا معنیٰ ہے: دیکھنا، تو اس صورت میں مطلب یہ ہوگا: دونوں مناظرہ ایک دوسرے کے سامنے ہوں۔ صورت ثانی یہ ہے کہ نظر بمعنیٰ تأمل کے ہو، اس طرح مطلب یہ ہوگا کہ مناظر بات کہنے سے پہلے تأمل یعنی غور و فکر کرے پھر گفتگو کا آغاز کرے۔

(ب) اصطلاحات مناظرہ کی تعریفات:

۱- مناظرہ: دو متخاصم دو چیزوں کے درمیان درست وجہ کے اظہار کے لیے متوجہ ہوں۔

۲- مجادلہ: یہ ایسا منازعت ہے، جس میں اظہار صواب نہیں پایا جاتا بلکہ خصم پر الزام لگایا جاتا ہے۔

۳- مکابرہ: یہ ایسا منازعت ہے، جس میں اظہار صواب نہیں ہوتا، لیکن خصم پر الزام بھی نہیں ہوتا بلکہ لوگوں کے سامنے وہ اپنے جھگڑے سے اپنی علمیت کا اظہار کرتا ہے، یا اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔

دوسرے مصنفین کی تعریف سے مصنف کے اعراض کرنے کی وجہ:

مصنفین سے "مناظرہ" کی مشہور تعریف یوں کی تھی:

"النظر من الجانبين في النسبت بين الشيئين اظهار اللصواب" یعنی دو جانبوں سے دو چیزوں کے درمیان نسبت میں نظر کرنا اظہار صواب کے لیے۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس مشہور تعریف سے اعراض وعدول کرنے کی وجہ یہ ہے کہ "نظر" کا اصطلاحی طور پر معنی یہ ہے کہ امور معلومہ کو ترتیب دینا تا کہ اس سے مجہول حاصل ہو جائے۔ جب سائل صرف منع پر اقتصار کرے تو وہاں نظر نہیں پائی جاتی۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ "جانبین" کا لفظ عام جو متخاصمین اور غیر متخاصمین کو شامل ہے جیسے متعلم اور معلم کو بھی شامل ہے۔

سوال نمبر 5:- درج ذیل کی تعریفات لکھیں؟

نقل، دعویٰ، دلیل، تقریب، سند، منع

جواب: اصطلاحات مناظرہ کی تعریفات:

۱-نقل: اس کا مطلب یہ ہے کہ غیر کا قول پیش کرنا بعینہ بالفاظہ پیش کرنا زیادہ بہتر ہے تاہم اپنے الفاظ سے اس کے معنی کو پیش کرنا بھی جائز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کا مفہوم نہ بدلنے پائے لیکن یہ واضح ہو کہ یہ غیر کا قول ہے، تو اس وقت اسے نقل کہا جائے گا، اس کی مثال یہ ہے کہ کہے مثلاً "قال ابو حنيفة تعالىٰ: النية في الوضوء ليست بفرض" یعنی امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وضوء میں نیت فرض نہیں۔

۲-دعویٰ: ایسا قضیہ جو مشتمل ہو حکم پر جیسے کل کا اشتمال جزء پر ہوتا ہے، خواہ دلیل سے ثابت کیا جائے یا تنبیہ کے ذریعے اظہار کیا جائے۔

۳-دلیل: اسے کہا جاتا ہے جو دو قضیہ سے مرکب ہو اور مجہول نظری تک پہنچا دے۔

۴-تقریب: یہ ہے کہ دلیل کو اس طرح پیش کیا جائے کہ وہ مستلزم مطلوب ہو، اگر دلیل یقینی ہو تو وہ مستلزم یقین ہوگی، اور اگر دلیل ظنی ہو تو وہ مستلزم ظن ہوگی۔

۵-سند: جو چیز منع کی تقویت کے لیے ذکر کی جائے اسے سند کہا جاتا ہے، سند کا دوسرا نام "مستند" ہے۔ تقویت حکم کے لیے سند کو ذکر کیا جائے واقع میں تقویت کا فائدہ دے یا نہ دے، عام ہے۔

٦-منع: مقدمہ معینہ پر طلب دلیل کو منع کہا جاتا ہے۔

نوٹ: یاد رہے منع، مناقضہ اور نقض تینوں ایک چیز کے تین نام ہیں۔

سوال نمبر 6:- (الف) معارضہ کی تعریف کریں؟

(ب) معارضہ کی اقسام مع تعریفات لکھیں؟

(ج) معارضہ بالغیر کی فقہی مثال کے ذریعہ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) معارضہ کی تعریف:

معارضہ یہ ہے کہ ایک خصم نے اپنے دعویٰ پر دلیل قائم کی ہو تو دوسرا خصم اس کے خلاف دلیل قائم کرے اس کے خلاف' دلیل قائم کرنا عام ہے' خواہ خصم کے دعویٰ کے منافی ہو خواہ اس کی دلیل کی نقیض ہو یا مساوی نقیض ہو یا اس سے اخص ہو مطلقاً مغایر ہونا ضروری نہیں ہے۔

(ب) معارضہ کی اقسام:

معارضہ کی تین اقسام ہیں' جو درج ذیل ہیں:

۱- معارضہ بالقلب: تعریف: معلل کی دلیل کے خلاف معارض دلیل قائم کرے' مگر بظاہر دونوں دلیلیں مادہ اور صورت کے اعتبار پر متحد نظر آئیں۔

مثال: معارض بالقلب کی مثال جیسے حنفی کہے:

مسح وضوء کے ارکان میں سے ایک رکن ہے جیسے چہرے کو دھونا ارکان وضوء سے ایک رکن ہے' مسح صرف اتنا کافی نہیں کہ چند بالوں پر مسح ہو جائے جسے مسح کہا جا سکے جیسے چہرے کا دھونا اتنا کافی نہیں کہ اس پر صرف غسل کا اطلاق ہو سکے۔

۲- معارضہ بالمثل: تعریف: معلل جو دلیل پیش کرے' اسی کی مثل معارض دلیل پیش کرے' یعنی دونوں کی دلیلیں صورت کے لحاظ سے متحد ہوں' مادہ کے لحاظ سے متحد نہ ہوں' دونوں کی دلیلیں حکم کے اعتبار سے ایک دوسرے کے مخالف ہوں گی' تب ہی معارضہ ثابت ہوگا۔

مثال: معلل حدوث عالم پر دلیل پیش کرے: "العالم محتاج الی المؤثر" "وكل محتاج الی المؤثر حادث" نتیجہ یہ آئے گا: "العالم حادث" معارض اس کے خلاف عالم کے قدیم ہونے پر یوں دلیل پیش کرے العالم مستغن عن المؤثر' وكل مستغن عن المؤثر قديم' نتیجہ آئے گا: "العالم قديم" دونوں دلیلیں صورت کے لحاظ سے متحد ہیں' اس لیے کہ دونوں شکل اوّل' مادہ دونوں میں علیحدہ علیحدہ ہے۔

۳- معارضہ بالغیر: تعریف: معلل جو دلیل پیش کرے معارض اس کے خلاف دلیل قائم کرے' دونوں دلیلوں کا مادہ اور صورت ایک نہ ہو۔

مثال: معلل یوں کہے: العالم محتاج الی المؤثر و كل محتاج الی المؤثر حادث' فالعالم حادث' معارض اس کے خلاف دلیل یوں قائم کرے: "لو كان العالم حادثا اما كان مستغنيا لكنه مستغن فليس بحادث" دونوں دلیلیں ایک دوسرے کے معارض ہیں۔ دونوں کا مادہ اور صورت ایک نہیں' پہلی دلیل قیاس اقترانی شکل اوّل ہے' اور دوسری دلیل قیاس شرطی اتصالی (استثنائی) ہے۔

الاختبار السنوی للشهادة العالیة (بی اے)

السنة الثانیة للطلاب السنة ۱۴۴۲ھ/2021ء

الورقة السادسة: الأدب العربی

الوقت المحدد: ثلاث ساعات   مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں جزوی رعایت سوالات میں موجود ہے۔

حصہ اوّل: حماسه

سوال نمبر 1:- درج ذیل میں سے چار اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟ ۵+۲۰

(۱) فدت نفسي وما ملكت يميني   فوارس صدقت فيهم ظنوني

(۲) فوارس لا يملون المنايا   إذا دارت رحى الحرب الزبون

(۳) فوالله ما أدري وإني لصادق   أداء عراني من حبابك أم سحر

(۴) وما ضرنا أنا قليل وجارنا   عزيز وجار الأكثرين ذليل

(۵) وما مات منا سيد حتف أنفه   ولا طلّ منا حيث كان قتيل

سوال نمبر 2:- درج ذیل میں سے چار اشعار کا ترجمہ کریں اور دو اشعار پر اعراب لگائیں؟ ۵+۲۰

(۱) وننكر إن شئنا على الناس قولهم   ولا ينكرون القول حين نقول

(۲) شهدن مع النبي مسومات   حنينا وهي دامية الحوامي

(۳) ووقعة خالد شهدت وحكت   سنابكها على البلد الحرام

(۴) فجاشت إلى النفس أول مرة   فردت على مكروهها فاستقرت

(۵) نستوقد النبل بالحضيض ونصطا   د نفوسا بنت على الكرم

حصہ دوم: متنبّی

سوال نمبر 3:- صرف چار اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ جموع کے مفردات اور مفردات کے جموع لکھیں؟ ۵+۲۰

(۱) عجب الوشاة من اللحاة وقولهم   دع ما نراك ضعفت عن إخفائه

(۲) والعشق كالمعشوق يعذب قربه   للمبتلى وينال من حوبائه

(۳)يستاسر البطل الكمي بنظرة ويحول بين فؤاده وعزائه

(۴)المنهبات قلوبنا وعقولنا وجناتهن الناهيات الناهبا

(۵)ونصبنني غرض الرماة تصيبني محن أحد من السيوف مضاربا

سوال نمبر 4:- درج ذیل اشعار میں سے چار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کی نحوی تشریح کریں؟

۲۰+۵

(۱)لا تجزني بي بعدها بقر تجزي دموعي مسكوبا بمسكوب

(۲)سوائر ربما سارت هوادجها منيعة بين مطعون ومضروب

(۳)أضرت شجاعته' أقصى كتائبه على الحمام فما موت بمرهوب

(۴)هو البحر غُص فيه إذا كان راكدا على الدر واحذره إذا كان مزبدا

(۵)وما تاب حتى غادر الكروجه جريحا وخلى جفنه النقع إرمدا

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2021ء

چھٹا پرچہ: ادب عربی

حصہ اوّل: حماسہ

سوال نمبر 1:- درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ صیغے حل کریں؟

(۱)فدت نفسي وما ملكت يميني فوارس صدقت فيهم ظنوني

(۲)فوارس لا يملون المنايا إذا دارت رحى الحرب الزبون

(۳)فوالله ما أدرى وإني لصادق أداء عراني من حبابك أم سحر

(۴)وما ضرنا أنا قليل وجارنا عزيز وجار الأكثرين ذليل

(۵)وما مات منا سيد حتف أنفه ولا طُلّ منا حيث كان قتيل

جواب: ترجمہ اشعار:

۱- میری جان اور میرا سب کچھ نثار ان شہسواروں پر! جن کے بارے میں میرے خیالات سچے ہوئے۔

۲- ایسے شہسوار جو موت سے نہیں گھبراتے' جب دور کرنے والی جنگ کی چکی گھومے۔

۳- اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں اور بے شک میں سچ بول رہا ہوں کہ تیری سخت محبت کی بیماری مجھے لاحق

ہوئی ہے یا جادو ہے۔

۴-تھوڑی تعداد میں ہونا ہمارے لیے نقصان دہ نہیں' کیونکہ ہمارے پڑوسی معزز ہیں اور اکثر لوگوں کے پڑوسی ذلیل ہیں۔

۵-ہمارا کوئی بھی سردار طبعی موت نہیں مرتا اور ہمارے مقتول کا خون رائیگاں نہیں جاتا مقتول جہاں بھی ہو۔

خط کشیدہ الفاظ کے صیغے:

۱-فَدَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ثلاثی مجرد اجوف یائی فعل ماضی معروف از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ ۔ فدیہ دینا۔

۲-لَا يَمَلُّوْنَ: صیغہ جمع مذکر غائب نفی فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد مضاعف ثلاثی از باب فَتَحَ يَفْتَحُ کسی چیز سے اکتانا۔

۳-اَدْرِیْ: صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ ۔ معلوم کرنا۔

۴-ضَرَّنَا: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد مضاعف ثلاثی از باب نَصَرَ يَنْصُرُ ۔ تکلیف دینا۔

۵-مَاتَ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف اجوف واوی از باب نَصَرَ يَنْصُرُ ۔ مرنا۔

سوال نمبر 2:-درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور دو اشعار پر اعراب لگائیں؟

(۱) وَنُنْكِرُ إِنْ شِئْنَا عَلَى النَّاسِ قَوْلَهُمْ ... وَلَا يُنْكِرُوْنَ الْقَوْلَ حِيْنَ نَقُوْلُ

(۲) شَهِدْنَ مَعَ النَّبِيِّ مُسَوَّمَاتٌ ... حُنَيْنًا وَهِيَ دَامِيَةُ الْحَوَامِي

(۳) ووقعة خالد شهدت وحكت ... سنابكها على البلد الحرام

(۴) فجاشت إلى النفس أول مرة ... فردت على مكروهها فاستقرت

(۵) نستوقد النبل بالحضيض ونصطا ... د نفوسا بنت على الكرم

جواب: دو اشعار پر اعراب اور اشعار کا ترجمہ:

نوٹ: دو اشعار پر اعراب لگا دیے گئے ہیں' اور اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے:

۱-اگر ہم چاہیں تو لوگوں کی بات کا انکار کر دیں لیکن جب ہم بات کریں' تو وہ ہماری بات کا انکار نہیں کر سکتے۔

۲-غزوہ حنین میں ایسے نشان زدہ گھوڑے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے' جن کے سم

خون آلود تھے۔

۳-اور خالد بن ولید کے واقعہ میں حاضر ہوئے اور ان کے سموں نے مکہ معظمہ (کی زمین) کو روندا۔

۴-میرا نفس پہلی بار گھبرایا' اسے ناپسند چیز پر لوٹا دیا گیا' تو وہ ٹھہر گیا۔

۵-ہم ہموار زمین میں تیروں کی آگ روشن کرتے تھے اور ایسی جانوں کا شکار کرتے تھے' جن کی بنیاد جو دوسخا پر رکھی گئی تھی۔

حصہ دوم: متنبّی

سوال نمبر 3:-اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ جموع کے مفردات اور مفردات کے جموع لکھیں؟

(۱)عجب الوشاة من اللحاة وقولهم	دع ما نراك ضعفت عن إخفائه
(۲)والعشق كالمعشوق يعذب قربه	للمبتلى وينال من حوبائه
(۳)يستأسر البطل الكمي بنظرة	ويحول بين فؤاده وعزائه
(۴)المنهبات قلوبنا وعقولنا	وجناتهن الناهيات الناهبا
(۵)ونصبتني غرض الرماة تصيبني	محن أحد من السيوف مضاربا

جواب: ترجمہ اشعار' خط کشیدہ جموع کے مفردات اور مفردات کے جموع:

ترجمہ اشعار:

۱-(رقیبوں) کو ملامت کرنے والوں پر خود اور ان کی اس بات پر تعجب ہے کہ جس چیز کو ہم تم میں دیکھ رہے ہیں' اس کو چھوڑ دو کہ تم اس کو چھپانے کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہو۔

۲-عشق کی قربت معشوق ہی کی طرح شیریں ہوتی ہے حالانکہ عشق عاشق کی جان لے لیتا ہے۔

۳-مسلح بہادر شخص کو ایک نگاہ میں قید کر لیتی ہے' اور اس کے دل اور اس کے صبر کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔

۴-ہمارے دلوں اور عقلوں کو اپنے ایسے رخساروں سے لوٹنے والیاں ہیں جو (رخسار) لوٹنے والوں کو لوٹ لینے والے ہیں۔

۵-اور انہوں نے مجھے تیراندازی کا ہدف بنایا' تو مجھے کاٹنے والی تلواروں سے مصیبت پہنچی۔

خط کشیدہ الفاظ' جموع کے مفردات اور مفردات کے جموع:

۱-الوشاة: یہ جمع ہے' اس کا مفرد "واشی" ہے چغلخور۔

اللحات: یہ جمع ہے اور اس کا مفرد "لاحی" ملامت کرنے والا۔

۲-حوبائه: "حوباء" مفرد ہے اور اس کی جمع "حوباء ات" ہے۔

۳-البطل: یہ واحد اس کی جمع ابطال ہے یعنی بہادر ہونا۔

فؤاد: یہ واحد ہے اور اس کی جمع "افئدة" ہے۔

۴-المنبهات: یہ جمع ہے اس کا واحد "المنبهة" باخبر ہونا۔

۵-الرماة: یہ جمع ہے اور اس کا مفرد "رمية" (تیر) ہے۔

سوال نمبر 4:- درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کی نحوی تشریح کریں؟

(۱) لا تجزني بي بعدها بقر — تجزي دموعي مسكوبا بمسكوب

(۲) سوائر ربما سارت هوادجها — منيعة بين مطعون ومضروب

(۳) لقد عودت شجاعته' أقصى كتائبه — على الحمام فما موت بمرهوب

(۴) هو البحر غُص فيه إذا كان راكدا — على الدر واحذره إذا كان مزبدا

(۵) وما تاب حتى غادر الكروجه — جريحا وخلى جفنه النقع إرمدا

جواب: اشعار کا ترجمہ:

۱- کاش کہ وہ گائے جس نے میرے بہتے آنسوؤں کا بہے ہوئے آنسوؤں سے بدلہ دیا ہے وہ جدائی کے بعد مجھے بیماری کا بدلہ نہ دے۔

۲- وہ چلنے والیاں ہیں کئی مرتبہ ان کے ہوادج نیزہ زدہ اور مقتولوں کے درمیان سے بحفاظت گزر جاتے ہیں۔

۳- اس کی شجاعت نے اس کے دور کے لشکروں کو موت کا عادی بنا دیا تو کوئی موت خوفناک نہ رہی۔

۴- میرا ممدوح سمندر ہے جب وہ ساکن ہو تو اس وقت تو غوطہ لگا موتیوں کے لیے اور جب وہ جوش میں ہو تو اس سے بچ۔

۵- اس نے توبہ نہیں کی یہاں تک کہ سختیوں نے اس کے چہرے کو زخمی کر کے چھوڑا اور اغبار نے اس کو آشوب چشم کی حالت میں چھوڑا۔

خط کشیدہ الفاظ کی نحوی تشریح:

۱-بقر: یہ اسم جنس ہے اس کی جمع "بقرات" ہے گائے۔

مَسْكُوْبًا: یہ اسم مفعول ہے صیغہ واحد مذکر اسم مفعول ثلاثی مجرد صحیح از باب نَصَرَ يَنْصُرُ ۔ یہ تجزی

کا مفعول بہ ہے یعنی بہایا ہوا۔

۲-مُـنِيْـعَةً: صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل ثلاثی مزید از باب انفعال اجوف یائی' گزرنے والی۔ یہ سارت کا مفعول بہ ہے۔

۳-اَقْصٰی: صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل ناقص یائی از باب نَـصَـرَ یَنْصُرُ ۔ دور ہونا۔ یہ اَضَوَّتْ کا مفعول بہ ہے۔

۴-رَاكِدًا: یہ کان کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۵-تَـابَ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد اجوف واوی۔ رجوع کرنا۔ ھو ضمیر جائز الاستتار۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية العالية (بی اے-سال دوم)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

الورقة الاولیٰ: التفسير واصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات . مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: سوال نمبر ایک اور پانچ لازمی ہیں باقی میں سے کوئی دو حل کریں۔

پہلا حصہ......تفسیر

سوال نمبر1:-سورۃ الفاتحہ کے مزید کوئی پانچ نام تفسیر بیضاوی کے مطابق لکھیں؟(۲×۵=۱۰)

سوال نمبر2: الذين يؤمنون بالغيب إما موصول بالمتقين على أنه صفة مجرورة مقيدة له إن فسر التقوى بترك مالاينبغى مترتبة عليه ترتب التحلية على التخلية والتصوير على التصقيل أو موضحة إن فسر بمايعم فعل الحسنات وترك السيات .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟(۷+۸=۱۵)

(ب) ایمان کا لغوی وشرعی معنی نیز ایمان کی بساطت وترکیب علامہ بیضاوی کے مطابق لکھیں؟ (۵+۱۰=۱۵)

سوال نمبر3:-الرحمٰن الرحيم اسمان بنيا للمبالغة من رحم كالغضبان من غضب والعليم من علم' والرحمة فى اللغة: رقة القلب' وانعطاف يقتضى التفضل والأحسان' ومنه الرحم لانعطافها على مافيها ۔ وأسماء الله تعالى إنما تؤخذ باعتبار الغايات التى هى أفعال دون المبادى التى تكون انفعالات .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟(۷+۸=۱۵)

(ب) خط کشیدہ عبارت ایک سوال مقدر کا جواب ہے' آپ سوال و جواب وضاحت کے ساتھ لکھیں؟(۷+۸=۱۵)

سوال نمبر4:-ختم الله على قلوبهم...... واضطرب المعتزلة فيه فذكروا وجوها من التاويل ۔

(الف) اس آیت میں معتزلہ کو کیا اضطراب لاحق ہوا ہے؟ ان کی کوئی سی دو تاویلیں ذکر کریں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ب) لفظ اللہ کی اصل کیا ہے؟ مختلف اقوال میں سے کوئی سے تین اقوال تحریر کریں؟

(۱۵=۵+۵+۵)

دوسرا حصہ......اصول تفسیر

سوال نمبر 5:-درج ذیل اجزاء میں سے صرف تین حل کریں؟ (۳۰=۳×۱۰)

(۱) اصول تفسیر کی تعریف' موضوع اور غرض وغایت لکھیں؟

(۲) اگر ایک ہی آیت کے متعدد اسباب نزول بیان کیے جائیں تو پھر کیا حکم ہے؟

(۳) مکی اور مدنی سورتوں کی علامات لکھیں؟

(۴) قرأت متواتر' احاد اور شاذ کو کیسے پہچانا جائے گا؟

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء سال 2022

پہلا پرچہ: تفسیر و اصول تفسیر

پہلا حصہ......تفسیر

سوال نمبر 1:-سورۃ الفاتحہ کے کوئی پانچ نام تفسیر بیضاوی کے مطابق لکھیں؟

جواب: سورۃ فاتحہ کے اسماءِ خمسہ:

☆ام القرآن' ☆سورۃ کنز' ☆سورۃ وافیہ' ☆حمد' ☆شکر ☆تعلیم مسئلہ۔

سوال نمبر 2:-اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ إِمَّا مَوْصُوْلٌ بِالْمُتَّقِيْنَ عَلٰى أَنَّهُ صِفَةٌ مَجْرُوْرَةٌ مُقَيِّدَةٌ لَهُ إِنْ فُسِّرَ التَّقْوٰى بِتَرْكِ مَالَايَنْبَغِى مُتَرَتِّبَةٌ عَلَيْهِ تَرَتُّبَ التَّحْلِيَةِ عَلَى التَّخْلِيَةِ وَالتَّصْوِيْرِ عَلَى التَّصْقِيْلِ أَوْ مُوْضِحَةٌ إِنْ فُسِّرَ بِمَا يَعُمُّ فِعْلَ الْحَسَنَاتِ وَتَرْكَ السَّيِّئَاتِ۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) ایمان کا لغوی و شرعی معنی نیز ایمان کی بساطت و ترکیب علامہ بیضاوی کے مطابق لکھیں؟

جواب: (الف) تشکیل عبارت: تشکیل عبارت اوپر ہوگئی۔

ترجمۃ العبارۃ: "الذین یؤمنون" یا تو متقین کے ساتھ متعلق ہے' اس بناء پر کہ اس کی صفت مقیدہ ہے اور حالتِ جر میں ہے۔ان کی تفسیر کی جائے تقویٰ کے ترک کے ساتھ جو مناسب نہیں۔اس کا ترتب متقین ایسے ہے جیسے سجاوٹ اور آراستگی کا ترتب صفائی پر اور صورت کا ترتب قلعی پر' یا صفت موضحہ ہے اگر تفسیر کی جائے تقویٰ کی اس کے ساتھ جو عام ہو فعلِ حسنات اور ترکِ سیئات کو"۔

(ب) ایمان کا لغوی معنیٰ: ''تصدیق'' ہے۔

شرعی معنیٰ: ایمان کا شرعی معنیٰ یہ ہے کہ ان احکام کی تصدیق کرنا جو نبی علیہ السلام لے کر آئے اور ان کا دین محمدی سے ہونا بالبداہت معلوم ہو جیسے توحید، بعثت، حشر ونشر وغیرہ۔

ترکیب ایمان: جمہور محدثین، معتزلہ اور خوارج کے نزدیک ایمان شرعی تین چیزوں سے مرکب ہے: (i) حق باتوں کا دل سے اعتقاد کرنا، (ii) زبان سے ان کا اقرار کرنا، (iii) اور جوارح سے ان کے مقتضاء کے مطابق عمل کرنا۔

پس جس شخص کے فقط اعتقاد میں خلل آیا، اسے منافق کہیں گے اور جس شخص کے اعتقاد کے ساتھ اقرار میں بھی خلل آیا وہ کافر ہے۔ جس شخص کا صرف عمل خراب ہوا سے بالاتفاق فاسق کہیں گے۔ تینوں گروہ ایمان کو اعتقاد حق، اقرار باللسان اور عمل بالارکان سے مرکب مانتے ہیں۔ البتہ مذکورہ تینوں امور میں سے اگر ایک نہ پایا جائے، تو اس پر حکم الگ الگ لگاتے ہیں۔ بعض کے مفقود ہونے میں حکم بھی بالاتفاق لگاتے ہیں مثلاً جس شخص میں اعتقاد مفقود ہو وہ بالاتفاق منافق ہے۔ اعتقاد کے ساتھ اگر اقرار بھی مفقود ہے، تو بالاتفاق وہ کافر ہے۔ جس میں تیسری چیز نہ پائی جائے وہ بالاتفاق فاسق ہے۔ تیسری صورت میں فاسق تو ہوگا اب آیا ایمان سے خارج ہوگا یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے۔ عند الجمہور محدثین وہ ایمان سے خارج نہ ہوگا جبکہ عند الخوارج ایمان سے خارج ہو جائے اور کافر ہو جائے گا۔ معتزلہ واسطے کے قائل ہیں کہ فاسق تو ہوگا مگر مومن بھی نہیں رہے اور کافر بھی نہ ہوگا۔

سوال نمبر3:- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِسْمَانِ بُنِيَا لِلْمُبَالَغَةِ مِنْ رَحِمَ، كَالْغَضْبَانِ مِنْ غَضِبَ، وَالْعَلِيْمِ مِنْ عَلِمَ، وَالرَّحْمَةُ فِي اللُّغَةِ: رِقَّةُ الْقَلْبِ، وَانْعِطَافٌ يَقْتَضِي التَّفَضُّلَ وَالْاِحْسَانَ، وَمِنْهُ الرَّحِمُ لِاِنْعِطَافِهَا عَلٰى مَا فِيْهَا . وَأَسْمَاءُ اللهِ تَعَالٰى إِنَّمَا تُؤْخَذُ بِاعْتِبَارِ الْغَايَاتِ الَّتِيْ هِيَ أَفْعَالٌ دُوْنَ الْمُبَادِيْ الَّتِيْ تَكُوْنُ اِنْفِعَالَاتٍ .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ عبارت ایک سوال مقدر کا جواب ہے آپ سوال و جواب وضاحت کے ساتھ لکھیں؟

جواب: (الف) تشکیل عبارت وترجمۃ العبارۃ: تشکیل عبارت اوپر ہوگئی ترجمہ درج ذیل ملاحظہ کریں:

''الرحمٰن الرحیم دونوں اسم ہیں جو مبالغہ کے لیے موضوع ہیں۔ رَحِمَ سے ماخوذ ہیں جیسے غَضْبَان ماخوذ ہے غَضِبَ سے اور علیم ماخوذ ہے عَلِمَ سے۔ اور رحمت کا لغوی معنیٰ دل کا نرم ہونا اور انعطاف ہے۔ جو تفضّل اور احسان کا تقاضا کرتا ہے اور اسی سے رحم ہے، کیونکہ رحم بھی اپنے اندر موجود بچہ کی حفاظت کرتا

ہے۔اللہ تعالیٰ کے اسماء غایات کے اعتبار سے ملحوظ ہوتے ہیں جو کہ افعال و تاثیر ہیں۔مبادیات کے اعتبار سے ملحوظ نہیں ہوتے جو کہ انفعالات ہیں''۔

(ب) سوال کی تقریر: جب رحمت کا معنیٰ ہوا''رقتِ قلب''یعنی دل کا نرم ہونا۔اب اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ کی ذات پر کس طرح ہوسکتا ہے'اللہ تعالیٰ تو دل یعنی جسم سے پاک ہے؟

جواب کی تقریر: جب رحمت کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر کیا جائے تو پھر اس سے وضعی و حقیقی معنی مراد نہیں ہو گا کہ اعتراض ہو بلکہ اس کا اطلاق غایت اور اثر کے اعتبار سے ہوگا۔اب رقتِ قلب کی غایت اور اثر تفضل اور احسان ہے۔لہٰذا جب اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہوگا'تو مراد تفضّل اور احسان ہوگا۔اس طرح اللہ تعالیٰ پر صفات کا اطلاق اگر وضع اور حقیقت کے اعتبار سے کسی خرابی کو مستلزم ہو تو ان میں غایات کے اعتبار کا لحاظ کریں گے۔

سوال نمبر4:-ختم اللہ علی قلوبھم...... واضطرب المعتزلة فيه فذكروا وجوها من التاويل ۔

(الف) اس آیت میں معتزلہ کو کیا اضطراب لاحق ہوا ہے؟ ان کی کوئی سی دو تاویلیں ذکر کریں؟

(ب) لفظ اللہ کی اصل کیا ہے؟ مختلف اقوال میں سے کوئی سے تین اقوال تحریر کریں؟

جواب: (الف) معتزلہ کو لاحق ہونے والا اضطراب:

آیت کریمہ کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی۔اس آیت کریمہ میں ختم کا اسناد اللہ تعالیٰ کی طرف کیا گیا۔جب مہر لگانے کا اسناد اللہ تعالیٰ کی طرف ہوا تو معتزلہ اضطراب میں پڑ گئے اور بے چین ہو گئے کہ اس اسناد کو حقیقت میں تسلیم کر لیا جائے اور اسناد حقیقی مانا جائے تو پھر لازم آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ان کے لیے قبولِ حق میں رکاوٹ ہے اور یہ قبیح امر ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ان کے لیے سماعِ حق میں رکاوٹ ہے اور یہ بھی قبیح امر ہے۔اس لیے وہ مضطرب ہوئے اور مذکورہ اسناد کی انہوں نے کئی تاویلات کیں:

پہلی تاویل: ختم کا اسناد اللہ تعالیٰ کی طرف حقیقتاً نہیں بلکہ کنایۃً ہے۔وہ اس طرح کہ جب کفار نے حق سے اعراض کیا'تو اعراض عن الحق ان کے دلوں میں اس قدر پختہ اور پیوست ہوا کہ وہ فطرت طبیعہ اور وصفِ خلقی کی طرح ہو گیا۔تو ان کے اعراض عن الحق اس وصف خلقی اور فطرتی وصف کے ساتھ تشبیہ دی گئی جس پر انسان پیدا ہوتا ہے۔اب وصف خلقی کو تمکن اور راسخ ہونا لازم ہے اور وصف خلقی ملزوم۔لہٰذا ملزوم بول کر لازم مراد لیا گیا۔یہی کنایہ ہوتا ہے کہ لازم سے ملزوم یا ملزوم سے لازم کی طرف انتقال کرنا۔

دوسری تاویل: آیت کریمہ میں تمثیل بیان ہوئی ہے یعنی مقصود اس سے یہ ہے کہ کفار کو ان بہائم کے ساتھ تشبیہ دینا جن کو اللہ تعالیٰ نے فطانت و عقل سے عاری پیدا فرمایا ہے۔اس آیت سے مقصود کافروں کو

ان قلوب سے تشبیہ دینا مراد ہے جن کے بارے میں فرض کرلیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔ اگر بہائم سے تشبیہ دینا مقصود ہو تو یہ تمثیل حقیقی ہوگا اور اگر وہ قلوب کا مختوم ہونا فرض کرلیا گیا ہو تو اس سے تشبیہ دینا مقصود ہے تو پھر یہ تشبیہ تخیلی ہوگی۔ تمثیل میں جو جملہ مشتبہ کے لیے استعمال ہوتا ہے اس جملے میں فعل و فاعل کا حقیقی تحقق اور وجود مشلہ میں ہوتا ہی نہیں بلکہ مشبہ بہ میں ہوتا ہے۔ اس لیے قبیح کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف لازم نہیں آئے گی۔

(ب) لفظ اللہ کی اصل میں اقوالِ ثلثہ کا بیان:

پہلا قول: لفظ اللہ یا تو وَلَہَ سے مشتق ہے جس کا معنیٰ عقل کا حیران ہونا ہے، تو معرفت الٰہی میں چونکہ عقلیں بھی حیران ہیں اس لیے اس ذات کو اللہ کہتے ہیں۔

دوسرا قول: بعض نے کہا: لَاہٌ سے ماخوذ جس کا معنیٰ ہے پوشیدہ اور بلند ہونے کے ہیں، تو چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بھی مخفی اور بلند و بالا ہے، اس لیے اسے اللہ کہتے ہیں۔

تیسرا قول: ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ اصل میں اِلٰہٌ تھا۔

دوسرا حصہ......اصول تفسیر

سوال نمبر 5:- درج ذیل اجزاء حل کریں؟

(۱) اصول تفسیر کی تعریف، موضوع اور غرض و غایت لکھیں؟

(۲) اگر ایک ہی آیت کے متعدد اسباب نزول بیان کیے جائیں تو پھر کیا حکم ہے؟

(۳) مکی اور مدنی سورتوں کی علامات لکھیں؟

(۴) قرأت متواتر، احاد اور شاذ کو کیسے پہچانا جائے گا؟

جواب: اجزاء کے جوابات:

(۱) اصول تفسیر کی تعریف:

انسانی طاقت کے مطابق نظمِ قرآن کے معانی اور مفہوم کے بارے میں بحث کرنا۔

موضوع: علم تفسیر کا موضوع ''کلام لفظی'' ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اوقات مختلفہ میں نازل ہوا اور حکمت سے لبریز کلام ہے۔

غرض: نظمِ قرآن کے معانی کو انسانی طاقت کے مطابق جاننا اس علم کی غرض ہے۔

(۲) ایک آیت کے متعدد اسباب نزول کا حکم:

اگر ایک ہی آیت کے متعدد اسبابِ نزول بیان کیے جائیں تو اس صورت میں حکم یہ ہے اس واقعہ کی

نوعیت معلوم کی جائے کہ اس کی نوعیت کیا ہے۔ اگر ایک راوی نے ایک سبب بیان کیا اور دوسرے راوی نے دوسرا سبب بیان کیا۔ نزول کی تصریح کسی نے نہ کی تو اس صورت میں غالباً دوسرا قول آیت کی تفسیر ہو گا۔ اگر ایک راوی نے کوئی سبب صریح بیان کر دیا اور دوسرے نے اس کے برعکس سبب بیان کیا' تو اس صورت میں قول اوّل کا اعتبار کیا جائے گا نہ کہ قول ثانی کا۔

(۳) مکی و مدنی سورتوں کی علامات:

صلحاء نے مکی اور مدنی سورتوں کی پہچان کے تین طریقے بیان کیے ہیں:

پہلا طریقہ: ہجرت سے قبل نازل ہونے والی سورت یا آیت مکی کہلائے گی اور ہجرت کے بعد نازل ہونے والی مدنی اور یہی مشہور طریقہ ہے۔

دوسرا طریقہ: جو سورت مکہ میں نازل ہوئی وہ مکی کہلاتی ہے اور جو مدینہ میں نازل ہوئی وہ مدنی کہلاتی ہے۔

تیسرا طریقہ: وہ آیت یا سورۃ کہ جس کے مخاطب مکہ والے ہوں وہ مکی اور جن کے مخاطب مدینہ والے ہوں وہ مدنی کہلاتی ہے۔

(۴) قرأت متواتر' احاد اور شاذ کی پہچان کا طریقہ:

قرأت کی مذکورہ اقسام کی پہچان ان کی تعریفوں سے ہوگی۔ ان کی تعریفیں درج ذیل ہیں:

قرأت متواتر: وہ قرأت جس کو ہر زمانہ میں اتنے کثیر تعداد میں لوگ نقل کریں کہ ان کا جھوٹ پر اتفاق محال ہو۔

قرأۃ احاد: ایسی قرأت کہ جس کی سند تو درست ہو لیکن عربیت اور رسم الخط کی مخالفت اس میں موجود ہو۔

قرأۃ شاذ: ایسی قرأت کہ جس کی صحیح سند ثابت نہ ہو' شاذ قرأت کہلاتی ہے۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية العالية (بی اے-سال دوم)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

الورقة الثانية: الحديث وأصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات — مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دوسوالات حل کریں۔

القسم الاول...... حدیث

سوال نمبر1:-عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ .

(الف) مذکورہ حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) مذکورہ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن پہلا سوال خون کے بارے میں ہوگا جبکہ دوسری حدیث میں ہے کہ پہلا سوال نماز کے بارے میں ہوگا دونوں حدیثوں میں تطبیق دیں؟ ۵

(ج) قتل ناحق کی مذمت پر تین حدیثیں تحریر کریں؟ ۱۵

سوال نمبر2:-عن عكرمة قال أتى على رضي الله عنه بزنادقة فأحرقهم فبلغ ذلك ابن عباس فقال لو كنت أنا لم أحرقهم لنهي رسول الله لا تعذبوا بعذاب الله ولقتلتهم لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم من بدل دينه فاقتلوه .

(الف) حدیث پاک کی تشکیل کے بعد ترجمہ کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) زنادقہ کے عقائد کے بارے مختلف اقوال بیان کریں؟ ۱۰

(ج) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسی سزا کیوں دی؟ وجہ بیان کریں؟ ۱۰

سوال نمبر3:-وعن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سلم عليكم أهل الكتاب فقولوا وعليكم .

(الف) ترجمہ کریں اور بتائیں کہ وعلیکم سے کیا مراد ہے؟ ۱۰

(ب) بعض روایات میں علیکم واؤ کے بغیر ہے آپ بتائیں کہ ان دونوں میں راجح کون سی ہے اور کیوں؟ ۱۰

(ج) مصافحہ کی وضاحت کریں آج کل نمازوں کے بعد جو مصافحہ کیا جاتا ہے اس کی شرعی حیثیت

بتائیں؟ ۱۰

القسم الثانی...... اصول حدیث

سوال نمبر 4:- (الف) درج ذیل اقسام حدیث میں سے کسی چار میں فرق بیان کریں؟ ۵×۴=۲۰

(۱) فرد مطلق و فرد نسبی (۲) حدیث منکر و حدیث شاذ (۳) حدیث قدسی و حدیث نبوی (۴) حدیث مستفیض و حدیث عزیز (۵) حدیث مرفوع و حدیث موقوف (۶) حدیث معلق و حدیث مرسل

(ب) حدیث قدسی اور قرآن کے درمیان فرق کی دو صورتیں بیان کریں؟ ۱۰

(ج) حدیث موضوع کی پہچان کے دو طریقے بیان کریں؟ ۱۰

یا

حدیث منقطع کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں؟ ۱۰

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء سال 2022

دوسرا پرچہ: حدیث و اصول حدیث

القسم الاول...... حدیث

سوال نمبر 1:- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ۔

(الف) مذکورہ حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مذکورہ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن پہلا سوال خون کے بارے میں ہوگا جبکہ دوسری حدیث میں ہے کہ پہلا سوال نماز کے بارے میں ہوگا دونوں حدیثوں میں تطبیق دیں؟

(ج) قتل ناحق کی مذمت پر تین حدیثیں تحریر فرمائیں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کے بارے ہے۔

(ب) دونوں احادیث میں تطبیق:

نماز ایک فرض عبادت ہے۔ اس کو ترک کرنے والا کفر کے قریب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا نماز کی فرضیت و

اہمیت کو واضح کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ قیامت کے دن پہلا سوال نماز کے بارے میں ہوگا' کیونکہ ہر انسان کو اپنے فرائض سے متعلق جوابدہ ہونا ہوتا ہے۔ مذکورہ حدیث مبارکہ میں مومن کے ناحق قتل کو ناقابل معافی گناہ قرار دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے جو کسی مومن کو ناحق قتل کرے گا' تو وہ اپنے اس عمل کا جوابدہ ہوگا۔ اس حدیث مبارکہ کو بیان کرنے کا مقصد حقوق العباد اور مقام مسلم کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ الحاصل یہ کہ حقوق العباد میں پہلا سوال خون کے بارے ہوگا اور حقوق اللہ میں پہلا سوال نماز کے بارے ہوگا۔ جب محل بدل گئے تو کوئی تعارض نہ رہا۔

(ج) قتل ناحق کی مذمت میں احادیث مبارکہ:

۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آسمان وزمین کے تمام رہنے والے ایک مومن کا خون بہانے میں شریک ہوجائیں' تو اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں ڈال دے گا۔

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں۔ مگر تین خصلتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے: محصن ہونے کے بعد زنا کرنا' مرتد ہوجانا یعنی اسلام کے بعد کفر اختیار کرنا' کسی کو ناحق قتل کرنا جس کے بدلے اُسے قتل کیا جائے۔

۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ہمیشہ تیز رفتار اور نیکی کرنے والا ہوتا ہے جب تک وہ حرام خون کو نہ پہنچے' پس جب وہ خون حرام کو پہنچ جاتا ہے' تو سست رفتار ہوجاتا ہے۔

سوال نمبر 2:- عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ اُتِىَ عَلِىٌّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ بِزَنَادِقَةَ فَأَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللهِ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ.

(الف) حدیث پاک کی تشکیل کے بعد ترجمہ کریں؟

(ب) زنادقہ کے عقائد کے بارے مختلف اقوال بیان کریں؟

(ج) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسی سزا کیوں دی؟ وجہ بیان کریں؟

جواب: (الف) تشکیل حدیث: حدیث کی تشکیل اوپر کردی گئی ہے۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مرتدین لائے گئے۔ تو آپ نے انہیں جلا دیا۔ یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم اللہ کے عذاب جیسا عذاب نہ دو میں انہیں قتل کرتا' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو اپنا دین بدلے اسے قتل کردو۔

(ب) زنادقہ کے عقائد سے متعلق مختلف اقوال:

۱-زندیق بقاءِ زمانہ کا قائل ہوتا ہے۔

۲-زندیق آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔

۳-زندیق خالق کو نہیں مانتا۔

۴-ان کا عقیدہ ہے کہ حلال وحرام مشترک ہیں۔

۵-زندیق وہ ہے جو کسی شئی کی حرمت کا قول نہیں کرتا اور مذکورہ باتوں کا قائل ہوتا ہے۔

۶-بعض علماء فرماتے ہیں کہ زندیق وہ ہے، جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتا اور خالق کی واحدانیت کا منکر ہے۔

۷-شیخ محقق فرماتے ہیں: زندیق اصل میں مجوسیوں کی ایک قوم کو کہتے ہیں، جو زردشت مجوسی کی تیار کردہ کتاب زند کے پیروکار ہیں۔ اب وہ شخص جو اللہ کی ربوبیت کا منکر ہو اور آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو وہ زندیق ہے۔

(ج) ایسی سزا دینے کی وجہ:

بعض محدثین کے نزدیک یہ عبداللہ بن سبا کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ ہیں جن کا تعلق سبائیہ سے تھا۔ انہوں نے فتنہ پردازی اور امت کو گمراہ کرنے کے لیے اسلام ظاہر کیا اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ حضرت علی خدا ہیں۔ آپ نے انہیں گرفتار کیا اور انہیں توبہ کا موقع اور حکم دیا مگر انہوں نے توبہ نہ کی۔ آپ نے ان کے لیے گڑھے کھدوائے، ان میں آگ جلائی اور انہیں اس میں جلا دیا۔

سوال نمبر3:-وعن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سلم عليكم أهل الكتاب فقولوا وعليكم .

(الف) ترجمہ کریں اور بتائیں کہ وعلیکم سے کیا مراد ہے؟

(ب) بعض روایات میں علیکم واؤ کے بغیر ہے آپ بتائیں کہ ان دونوں میں راجح کون سی ہے اور کیوں؟

(ج) مصافحہ کی وضاحت کریں آج کل نمازوں کے بعد جو مصافحہ کیا جاتا ہے اس کی شرعی حیثیت بتائیں؟

جواب: (الف) ترجمۃ الحدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں، تو تم "وعلیکم" کہو۔

وعلیکم سے مراد: اس سے مراد یہ ہے کہ تم پر وہ چیز ہو جس کے تم حقدار ہو یعنی ہلاکت۔ اس سے مراد

وعلیکم السلام نہیں ہے۔

(ب) راجح روایت:

کافر لوگوں کے سلام کا جواب دینے میں ''وعلیکم'' (واؤ کے ساتھ) اور ''علیکم'' (حذف واؤ کے ساتھ) دونوں وجہیں جائز ہیں۔ لیکن کہا گیا ہے کہ حذف واؤ والی روایت مختار ہے' کیونکہ اس میں مشارکت کا احتمال ختم ہو جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک تشریک میں بھی کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ موت تمام کے درمیان مشترک ہے۔ بعض کے نزدیک واؤ مشارکت کے لیے نہیں ہے بلکہ استیناف کے لیے ہے۔

(ج) مصافحہ کی وضاحت:

''مصافحہ'' ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑنے کو کہتے ہیں لغت میں صفح کا معنی چوڑائی ہے۔ مصافحہ کا طریقہ یہ ہے کہ ایک شخص کی ہتھیلی کا عرض دوسرے کی ہتھیلی سے مس کرے۔ ملاقات کے وقت مصافحہ سنت ہے۔

بعد از نماز مصافحہ کی شرعی حیثیت:

نماز کے بعد جو مصافحہ کیا جاتا ہے' اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اس وقت کو مصافحہ مخصوص کرنا بدعت ہے۔

القسم الثانی ..... اصول حدیث

سوال نمبر 4:- (الف) درج ذیل اقسام میں فرق بیان کریں؟

(۱) فرد مطلق و فرد نسبی' (۲) حدیث منکر و حدیث شاذ' (۳) حدیث قدسی و حدیث نبوی' (۴) حیدث مستفیض و حدیث عزیز' (۵) حدیث مرفوع و حدیث موقوف' (۶) حدیث معلق و حدیث مرسل

(ب) حدیث قدسی اور قرآن کے درمیان فرق کی دو صورتیں بیان کریں؟

(ج) حدیث موضوع کی پہچان کے دو طریقے بیان کریں؟

یا

حدیث منقطع کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب: (الف) ۱- فرد مطلق اور فرد نسبی میں فرق:

فرد مطلق وہ حدیث ہوتی ہے جس کی سند کے آغاز میں غرابت ہو جبکہ فرد نسبی وہ حدیث ہوتی ہے جس کی سند کے درمیان میں غرابت ہو۔

۲- حدیث منکر و حدیث شاذ میں فرق:

حدیث منکر وہ ہے جسے ضعیف راوی روایت کرے اور وہ ثقہ کے مخالف ہو جبکہ حدیث شاذ وہ ہے

جسے مقبول راوی روایت کرے اور وہ اولیٰ کے خلاف ہو۔ منکر کا مقابل معروف اور شاذ کا مقابل محفوظ ہے۔

۳-حدیث قدسی وحدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق:

حدیث قدسی کا معنیٰ اللہ کی طرف سے اور الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوتے ہیں' اس کی سند اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔ حدیث نبوی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال' افعال اور تقریرات کو کہتے ہیں یعنی سند آپ کی طرف ہو۔

۴-حدیث مستفیض اور حدیث عزیز میں فرق:

حدیث مستفیض وہ ہے جس کی سند کی دوطرفیں برابر ہوں جبکہ حدیث عزیز وہ ہے جس کے راوی تمام طبقاتِ سند میں دو سے کم نہ ہوں۔

۵-حدیث مرفوع وحدیث موقوف میں فرق:

حدیث مرفوع وہ ہے جس کی نسبت یا سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہو۔ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال' افعال اور تقریرات کو حدیث مرفوع کہا جاتا ہے۔ حدیث موقوف وہ قول' فعل یا سکوت جس کی اضافت صحابی کی طرف ہو۔

۶-حدیث معلق وحدیث مرسل میں فرق:

حدیث معلق وہ ہے جس کی سند کے آغاز سے ایک یا زیادہ راوی مسلسل حذف ہوں جبکہ حدیث مرسل وہ ہے جس کے آخر سے (تابعی کے بعد) سند میں سقوط ہو۔

(ب) حدیث قدسی اور قرآن کے درمیان فرق:

i-قرآن وحی متلو ہے جبکہ حدیث قدسی وحی غیر متلو ہے۔

ii-ثبوت قرآن کے لیے تواتر شرط ہے جبکہ حدیث قدسی کے ثبوت کے لیے تواتر شرط نہیں ہے۔

(ج) حدیث موضوع کی پہچان کے طریقے:

i-راوی میں قرینہ کا پایا جانا جیسے راوی رافضی ہو اور حدیث اہل بیت کے فضائل میں ہو۔

ii-واضع' وضع کا اقرار کرے جیسے ابوعصمہ نوح بن ابی مریم نے اقرار کیا کہ اس نے ایک ایک سورت کے فضائل کے لیے حدیث گھڑی اور اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتا ہے۔　یا

حدیث منقطع کا لغوی معنیٰ:

لغت میں یہ "الانقطاع" سے اسم فاعل ہے' جو اتصال کی ضد ہے اور اس کا لغوی معنیٰ ہے "کاٹنا"

اصطلاحی معنیٰ: جس حدیث کی سند متصل نہ ہو' وہ منقطع ہے اور خواہ یہ انقطاع کسی بھی وجہ سے ہو۔

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظيم المدارس (اهل السنة) باكستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية العالية (بی اے-سال دوم)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

الورقة الثالثة: الفقه

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1:- ويجوز بإناء بعينه لايعرف مقداره وبوزن حجر بعينه لايعرف مقداره لأن الجهالة لاتفضى إلى المنازعة لما أنه يتعجل فيه التسليم فيندر هلاكه قبله بخلاف السلم لأن التسليم فيه متأخر والهلاك ليس بنادر قبله فيتحقق المنازعة وعن أبي حنيفة أنه لايجوز في البيع أيضا والأول أصح وأظهر .

(الف) ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) مذکورہ بالا عبارت کی روشنی میں عام بیع کے جواز اور بیع سلم کے عدم جواز کی وجہ تحریر کریں؟ ۱۴

(ج) بیع سلم کی شرائط قلمبند کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 2:- بيع الأعمى وشراه جائزه وله الخيار إذا اشترى لأنه اشترى مالم يره وقد قررناه من قبل ثم يسقط خياره بجسه المبيع إذا كان يعرف بالجس وبشمه إذا كان يعرف بالشم وبذوقه إذا كان يعرف بالذوق كمافي البصير ولايسقط خياره في العقار حتى يوصف له .

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) مذکورہ بالا عبارت میں وقد قدرناه من قبل اور كمافي البصير کی تشریح کریں؟ ۱۰

(ج) ولا يسقط خياره في العقار حتى يوصف له کی تشریح ہدایہ کی روشنی میں کریں؟ ۱۴

سوال نمبر 3:- (الف) بيع الطير في الهواء، بيع ضربة القانص، بيع المزابنة، بيع المنابذه، بيع الحبل میں سے چار کی تعریف اور شرعی حکم مع الادلۃ والعلل ذکر کریں؟ ۴×۵=۲۰

(ب) بیع فاسد اور بیع باطل اور بیع مکروہ، ان میں سے ہر ایک کی تعریف مع امثلہ تحریر کریں؟ ۱۴

سوال نمبر 4:- ولا يجوز أخذ أجرة عسب التيس ولا استيجار على الأذان والحج وكذا الإمامة وتعليم القرآن والفقه ولايجوز الاستيجار على الغناء والنوح .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰

(ب) عبارت پر اجارہ کے مسئلہ میں اختلاف حنفیہ اور شافعیہ مع الدلائل نقل کریں؟ ۱۸

(ج) استیجار علی الغناء والنوح کے عدم جواز کی دلیل ذکر کریں؟ ۵

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء سال 2022

تیسرا پرچہ: ہدایۃ شریف

سوال نمبر 1:- ويجوز بإناء بعينه لايعرف مقداره وبوزن حجر بعينه لايعرف مقداره لأن الجهالة لاتفضي إلى المنازعة لما أنه يتعجل فيه التسليم فيندر هلاكه قبله بخلاف السلم لأن التسليم فيه متأخر والهلاك ليس بنادر قبله فيتحقق المنازعة وعن أبي حنيفة أنه لايجوز في البيع أيضا والأول أصح وأظهر .

(الف) ترجمہ کریں؟

(ب) مذکورہ بالا عبارت کی روشنی میں عام بیع کے جواز اور بیع سلم کے عدم جواز کی وجہ تحریر کریں؟

(ج) بیع سلم کی شرائط تعین کریں؟

جواب: (الف) ترجمۃ العبارت: اور جائز ہے بیع معین برتنوں کے ساتھ جن کی مقدار معلوم نہ ہو اور معین پتھر کے ساتھ جس کی مقدار معلوم نہ ہو، کیونکہ جہالت جھگڑے کی طرف نہیں پہنچائے گی۔ اس لیے اس میں تسلیم یعنی حوالے کرنا جلد ہوتا ہے۔ پس اس کا ہلاک ہونا نادر ہے ادائیگی ثمن سے پہلے۔ بخلاف بیع سلم کے کہ اس میں حوالے کرنا تاخیر سے ہوتا ہے اور اس سے پہلے ثمن کا ہلاک ہونا نادر نہیں، اس لیے جھگڑا متحقق ہونے کا امکان ہے۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ صورت بیع میں بھی جائز نہیں لیکن پہلا قول اصح اور اظہر ہے۔

(ب) عام بیع کے جائز اور بیع سلم کے جائز ہونے کی وجہ:

عبارت میں مذکورہ صورت میں عام بیع جائز ہے۔ اگرچہ برتن اور پتھر کی مقدار نہ معلوم ہونے کی وجہ سے مبیعہ میں جہالت ہو۔ مگر چونکہ یہ جہالت کسی جھگڑے اور فساد کا باعث نہیں بنتی اس لیے جائز ہے۔ عدم فساد کی وجہ یہ ہے کہ اس میں لین دین کا معاملہ جلدی ہو جاتا ہے۔ لہٰذا یہاں جھگڑا نہیں ہوگا۔ لین دین کے دوران معین برتن اور پتھر کا ہلاکت نادر ہے۔ بخلاف بیع سلم کے کہ وہ جائز نہیں ہوگی، کیونکہ اس میں لین دین تاخیر سے ہوتا ہے۔ لہٰذا وہاں مخصوص برتن اور پتھر کے ہلاکت ہونے کا خطرہ ہے۔ لہٰذا بائع اور مشتری کے درمیان جھگڑا ہونے کا قوی اندیشہ وامکان ہے۔ تو مفضی الی المنازعۃ کی وجہ سے مذکورہ صورت میں بیع

سلم جائز نہ ہوگی۔

(ج) بیع سلم کی شرائط کا بیان:

بیع سلم کی سات شرطیں ہیں:

۱۔مسلم فیہ کی جنس معلوم ہو کہ گندم ہے یا جو وغیرہ۔

۲۔اس کی نوع معلوم ہو کہ اس کو پانی سینچا گیا ہے یا نہر سے۔

۳۔صفت معلوم ہو یعنی جید ہے یا ردّی۔

۴۔مقدار معلوم ہو کہ مسلم فیہ فلاں پیمانے سے دس یا تیس کلو گندم ہوگی۔

۵۔وقت معلوم ہو کہ ادا کرنے کا وقت مہینہ ہے یا سال۔

۶۔اگر عقد سلم راس المال سے متعلق ہو تو پھر راس المال کی مقدار معلوم ہو کہ مکیلی ہے یا موزونی یا عددی۔

۷۔ادائیگی اور سپرد کرنے کی جگہ معلوم ہو کہ مسلم الیہ مسلم فیہ کو کہاں اداء کرے گا۔ یہ تب ہوگا جب مسلم فیہ میں مشقت ہو اور سپرد کرنے میں خرچ وغیرہ ہوتا ہو۔

سوال نمبر 2:- بَيْعُ الْأَعْمٰى وَشِرَاؤُهُ جَائِزَةٌ وَلَهُ الْخِيَارُ إِذَا اشْتَرَى لِأَنَّهُ اشْتَرَى مَالَمْ يَرَهُ وَقَدْ قَرَّرْنَاهُ مِنْ قَبْلُ ثُمَّ يَسْقُطُ خِيَارُهُ بِجَسِّهِ الْمَبِيْعَ إِذَا كَانَ يُعْرَفُ بِالْجَسِّ وَبِشَمِّهِ إِذَا كَانَ يُعْرَفُ بِالشَّمِّ وَبِذَوْقِهِ إِذَا كَانَ يُعْرَفُ بِالذَّوْقِ كَمَا فِي الْبَصِيْرِ وَلَا يَسْقُطُ خِيَارُهُ فِي الْعِقَارِ حَتّٰى يُوْصَفَ لَهُ ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مذکورہ بالا عبارت میں وقد قدرناه من قبل اور كمافي البصير کی تشریح کریں؟

(ج) ولا يسقط خياره في العقار حتي يوصف له کی تشریح ہدایہ کی روشنی میں کریں؟

جواب: (الف) تشکیل عبارت اور ترجمہ: تشکیل عبارت اوپر ہوگئی ترجمہ درج ذیل ملاحظہ کریں:

''اور نابینا کی بیع اور فروخت جائز ہے اور اس کو خیار حاصل ہوگا جب وہ خریدے' کیونکہ وہ چیز خریدی ہے جو اس نے نہیں دیکھی اور تحقیق نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ پھر ساقط ہو جائے گا نابینا کا اختیار مبیع کو پرکھنے اور ٹٹولنے سے جب مبیعہ پرکھنے سے معلوم ہو سکتی ہو۔ اس کو سونگھنے سے جب وہ سونگھنے سے معلوم ہو سکتی ہو اور اس کو چکھنے سے جب وہ چکھنے سے پہچانی جا سکتی ہو۔ جیسا کہ بینا آدمی میں ہوتا ہے اور نہیں ساقط ہوگا اس کا اختیار زمین میں حتیٰ کہ اس زمین کا وصف بیان کیا جائے''۔

(ب) جملہ اوّل کی تشریح:

شارح کے قول ''قد قدرنا من قبل'' کا مطلب یہ ہے کہ ہم پہلے یہ مسئلہ بیان اور ثابت کر چکے

ہیں کہ جس شئی کو دیکھا نہ ہو اس کی خرید و فروخت تو جائز ہے مگر مشتری کو دیکھنے پر اختیار حاصل ہوگا۔ چاہے تو لے لے چاہے تو بیع رد کر دے۔ نابینا آدمی بینا کی طرح ہے کہ اسے بھی خیار رؤیت حاصل ہوگا اور اس کا بیع کرنا جائز ہے۔

جملہ ثانی کی تشریح:

اور شارح کے قول "کما فی البصیر" کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح بینا آدمی ایسی چیز خریدے جسے دیکھا نہیں تو اس کا بیع کرنا جائز ہے۔ اسے اختیار رؤیت بھی حاصل ہوگا لیکن اس مبیعہ کو دیکھنے سے اس کا خیار ساقط ہو جائے گا۔ اسی طرح نابینا آدمی کوئی خریدنا چاہے تو خرید سکتا ہے اور اسے خیار رؤیت بھی حاصل ہوگا لیکن نابینا نے اگر مبیعہ چیز کو ٹٹول لیا یا سونگھ لیا یا پھر چکھ لیا تو پھر اس کا اختیار بھی ساقط ہو جائے گا تو نابینا کا سونگھنا اور چکھنا وغیرہ بینا آدمی کے دیکھنے کی طرح ہے۔

زمین میں اختیار ساقط نہ ہونے کی وجہ:

نابینا آدمی اگر زمین خریدے تو زمین کو ٹٹولنے یا سونگھنے سے اس کا خیار ساقط نہیں ہوگا، کیونکہ زمین نہ ہی تو اشیاء مذوقہ سے ہے اور نہ ہی اشیاء مشمومہ سے۔ اب زمین سے خیار ساقط ہونے کی وجہ اور صورت یہ ہوگی کہ جب اس زمین کے تمام اوصاف نابینا آدمی کو بیان کر دیے جائیں تب اس کا خیار ساقط ہوگا۔ جب تمام اوصاف اتم طور پر بیان نہ کر دیے جائیں نابینا آدمی کا خیار ساقط نہ ہوگا۔ زمین کی خرید و فروخت کی صورت اس کے اوصاف ہی رؤیت کے قائم مقام ہوں گے۔

سوال نمبر 3:- (الف) بیع الطیر فی الهواء، بیع ضربة القانص، بیع المزابنة، بیع المنابذه، بیع الحبل میں سے چار کی تعریف اور شرعی حکم مع الادلة والعلل ذکر کریں؟

(ب) بیع فاسد اور بیع باطل اور بیع مکروہ، ان میں سے ہر ایک کی تعریف مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) بیع الطیر فی الهواء کی تعریف:

ہوا میں اڑتے پرندے کی بیع کرنا۔

حکم: اس طرح بیع کرنا جائز نہیں۔

دلیل: ہوا میں اڑتا پرندہ کوئی مملوک چیز نہیں بلکہ غیر مملوک ہے اور غیر مملوک یعنی جو ملک میں نہ ہو، کی بیع درست نہیں۔

ضرب القانص:

کوئی شخص شکاری سے کہے کہ ایک مرتبہ جال پھینکنے سے جتنی مچھلی حاصل ہوئی وہ اتنے میں، تو اس کو ضرب القانص کہتے ہیں۔

حکم: مذکورہ صورت جائز نہیں ہے۔

دلیل: کیونکہ مبیعہ یعنی شکار مجہول ہے اور مجہول کی بیع درست نہیں۔

بیع المزابنہ کی تعریف:

درختوں پر لگی کھجوروں کی چھوہاروں کے عوض بیع کرنا اندازے سے۔

حکم: یہ بیع جائز نہیں ہے۔

دلیل: نبی علیہ السلام نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ اس میں دھوکہ بھی ہے۔

بیع المنابذہ کی تعریف:

بائع اور مشتری کے مابین کوئی قیمت مقرر ہو جائے اور بائع کہے کہ جو چیز تیری طرف پھینکوں اس کی بیع لازم ہے۔

حکم: یہ بیع جائز نہیں ہے۔

دلیل: حدیثِ رسول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

ویسے بھی اس میں دھوکہ اور ملکیت کو ہلاکت میں ڈالنا ہے، سو جائز نہیں ہے۔

بیع الحبل کی تعریف:

جانور کے پیٹ میں موجود بچہ کی بیع کرنا۔

دلیل: نبی علیہ السلام نے حمل کی بیع سے منع فرمایا ہے اور دھوکہ بھی ہے ممکن ہے پیٹ میں بچہ نہ ہو۔

حکم: یہ بیع جائز نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے پیٹ ہوا سے پھولا ہو۔

(ب) بیع فاسد، باطل اور مکروہ کی تعریفیں اور مثالیں:

کسی چیز کی بیع اصل اور ذات کے اعتبار سے جائز ہے لیکن کسی وصف کی وجہ سے منع ہو تو اسے بیع فاسد کہتے ہیں جیسے اس چیز کی بیع کرنا جس کو مشتری کے حوالے کرنا قدرت میں نہیں۔ اگر اصل و ذات اور وصف دونوں کے اعتبار سے بیع جائز نہ ہو، تو اسے بیع باطل کہتے ہیں مثلاً مردار کی بیع۔ اگر کسی منہی عنہ کی وجہ سے بیع منع ہو لیکن ذات اور وصف کے اعتبار سے منع نہیں تو اسے بیع مکروہ کہتے ہیں جیسے اذانِ جمعہ کے بعد بیع کرنا۔

سوال نمبر 4:- وَلَا يَجُوْزُ أَخْذُ أُجْرَةِ عَسْبِ التَّيْسِ وَلَا اسْتِيْجَارُ عَلَى الْأَذَانِ وَالْحَجِّ وَكَذَا الْإِمَامَةُ وَتَعْلِيْمُ الْقُرْآنِ وَالْفِقْهُ وَلَايَجُوْزُ الْإِسْتِيْجَارُ عَلَى الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عبارت پر اجارہ کے مسئلہ میں اختلاف حنفیہ اور شافعیہ مع الدلائل نقل کریں؟

(ج) استیجار علی الغناء والنوح کے عدم جواز کی دلیل ذکر کریں؟

جواب: (الف) تشکیل عبارت اور ترجمہ: تشکیل عبارت ہوگئی ترجمہ ملاحظہ کریں:

''اور نہیں جائز نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینا اور نہ ہی اذان اور حج پر اجرت لینا' ایسی امامت، تعلیم قرآن وفقہ کی اجرت لینا (بھی جائز نہیں) اور گانے اور نوحہ کرنے پر اجرت لینا جائز نہیں''۔

(ب) عبارت میں مذکورہ مسئلہ پر اجارہ لینے میں اختلاف:

احناف کا مؤقف: احناف کے نزدیک حج' اذان اور قرآن وفقہ کی تعلیم پر اجرت لینا جائز نہیں' کیونکہ ہر وہ عبادت جو مسلم کے ساتھ مختص ہے اس کی اجرت لینا جائز نہیں۔ مذکورہ افعال ایسی عبادت ہیں جو مسلمانوں کے ساتھ خاص ہیں۔ لہٰذا ان پر اجرت جائز نہیں۔

نوٹ: یہ مؤقف متقدمین احناف کا ہے۔ علماء ومتاخرین کے نزدیک مذکورہ کاموں کی اجرت لینا جائز ہے جن کے دلائل کتب مبسوطہ میں ہیں۔

شوافع کا مؤقف: امام شافعی کے نزدیک ہر اس کام کی اجرت لینا جائز ہے جو اجیر پر متعین ہو کر واجب نہ ہو۔ یہ اجرت لینا جائز ہے کیونکہ یہ ایسے متعین کام پر اجرت لینا ہے' جو اجیر پر واجب نہیں ہے۔

احناف کی نقلی دلیل: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اقرءوا القرآن ولا تاکلوا بہ'' یہ نص صریح اس باب میں ہے کہ تعلیم قرآن وفقہ پر اجرت منع ہے۔ دوسرا ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے: جو حضرت عثمان بن ابو العاص کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے عثمان! ''اگر تجھے مؤذن بنایا جائے' تو اذان پر اجرت نہ لینا''۔ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اذان پر اجرت جائز نہیں ہے۔

(ج) غناء اور نوحہ پر اجرت نہ لینے کی دلیل:

نوحہ کرنے اور گانا گانے کی اجرت لینا درست نہیں' کیونکہ یہ معصیت اور گناہ پر اجرت ہے۔ معصیت اور گناہ عقد کے مستحق اور لائق نہیں۔ اس لیے غناء اور نوحہ پر اجرت جائز نہیں کہ عقد صرف مباح کاموں میں ہوتا ہے' غیر مباح اور معصیت والے کاموں میں نہیں ہوتا۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظيم المدارس (اهل السنة) باكستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية العالية (بی اے۔سال دوم)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

الورقة الرابعة: البلاغة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات　　　　مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:-الحمد لله الذی ألهمنا حقائق المعانی ودقائق البيان وخصصنا ببدائع الأيادي وروائع الإحسان أتقن بحكمته نظام العالم علی وفق ما اقتضته الحال وأورد برأفته فرق الأنام فی طرق الإنعام والإفضال۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) تلخیص المفتاح اور مفتاح العلوم کے مصنفین کا نام وکنیت، تاریخ ولادت و وفات لکھیں؟ ۷+۷=۱۴

سوال نمبر 2:-(الف) علم معانی کی تعریف تحریر کریں؟ ۸

(ب) مندرجہ ذیل میں سے کوئی سی پانچ اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟ ۵×۵=۲۵

مقتضیٰ حال، تعقید معنوی، ضعف تالیف، بلاغت کلام، غرابت، تتابع اضافات

سوال نمبر 3:-(الف) صدق وکذب کی صرف تعریف جمہور، جاحظ اور نظام کے مطابق تحریر کریں؟ ۵+۵+۵=۱۵

(ب) افتری علی الله كذبا أم به جنة یہ کس کے مؤقف پر دلیل ہے؟ استدلال کی وضاحت کریں، نیز جمہور کی طرف سے اس کا جواب لکھیں؟ ۹+۹=۱۸

سوال نمبر 4:-وقد ينزل المخاطب العالم بهما أی بفائدة الخبر ولازمها منزلة الجاهل لعدم جريه علی موجب العلم فان من لايجری علی مقتضی علمه هو والجاهل سواء۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر اس کا سلیس اردو میں ترجمہ تحریر کریں نیز خط کشیدہ کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟ ۷+۷+۷=۲۱

(ب) مقتضیٰ ظاہر کے خلاف کلام لانے کی کوئی دوصورتیں مع امثلہ لکھیں؟ ۶+۶=۱۲

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء سال 2022

چوتھا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر 1:- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَلْهَمَنَا حَقَائِقَ الْمَعَانِیْ وَدَقَائِقَ الْبَیَانِ وَخَصَّصَنَا بِبَدَائِعِ الْأَیَادِیْ وَرَوَائِعِ الْإِحْسَانِ أَتْقَنَ بِحِکْمَتِهٖ نَظَامَ الْعَالَمِ عَلٰی وَفْقِ مَا اقْتَضَتْهُ الْحَالُ وَأَوْرَدَ بِرَ أُفْقِهٖ فِرَقَ الْأَنَامِ فِیْ طُرُقِ الْإِنْعَامِ وَالْإِفْضَالِ.

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) تلخیص المفتاح اور مفتاح العلوم کے مصنفین کا نام وکنیت' تاریخ ولادت ووفات لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب وترجمۃ العبارۃ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ترجمہ درج ذیل ملاحظہ کریں:

"سب تعریفیں اللہ کے لیے جس نے الہام کیا معانی کی حقیقتوں کو اور بیان کیا دقائق کو اور اس نے ہمیں خاص کیا نئی نئی نعمتوں کے ساتھ اور مزید احسان کے ساتھ اس نے مضبوط کیا عالم کے نظام کو اس کے مطابق جس کا حال تقاضا کرتا ہے۔ اس نے داخل کیا اپنی رحمت سے لوگوں کی جماعت کو انعام وافضال کے راستوں میں"۔

(ب) تلخیص المفتاح کے مصنف کا تعارف:

نام: محمد' ولدیت: عبدالرحمٰن' کنیت: ابوعبداللہ' تاریخ ولادت: 666 ہجری' تاریخ وفات: 739 ہجری ہے۔

سوال نمبر 2:- (الف) علم معانی کی تعریف تحریر کریں؟

(ب) مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟

مقتضٰی حال' تعقید معنوی' ضعف تالیف' بلاغت کلام' غرابت' تتابع اضافات

جواب: (الف) علم معانی کی تعریف:

علم معانی وہ علم ہے جس کے ذریعے لفظ عربی کے ایسے احوال معلوم ہوں' جو لفظ کو مقتضی الحال کے مطابق کر دیں۔

(ب) اصطلاحات کی تعریفیں:

مقتضیٰ الحال کی تعریف: مقتضیٰ مضاف ہے اور الحال مضاف الیہ ہے۔ دونوں کی الگ الگ تعریفیں ہیں۔ حال وہ امر ہے' جو متکلم کو اس بات پر ابھارے کہ وہ اپنی کلام کے ساتھ فلاں خصوصیت کا اعتبار کرے وہ خصوصیت اس کا مقتضیٰ اور تقاضا ہے۔

مثلاً انکار ایک حال ہے، جو تاکید کا تقاضا کرتا ہے، لہٰذا منکر مخاطب کو یوں کہا جائے گا: ''إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ''

تعقید معنوی کی تعریف: انتقال نہیں واقع خلل کی وجہ سے کلام کا اپنے مرادی معنی پر جلدی سے دلالت نہ کرنا جیسے شعر

سَاَطْلُبُ بُعْدَ الدَّارِ عَنْكُمْ لِتَقْرَبُوْا　　وَتَسْكُبُ عَيْنَایَ الدُّمُوْعَ لِتَجْمُدَ

میں تعقید معنوی پائی جا رہی ہے۔

ضعف تالیف کی تعریف: کلام کا اس قانون کے خلاف ہونا جو نحویوں کے درمیان مشہور ہے جیسے لفظاً اور رتبۃً اضمار قبل الذکر جیسے ضَرَبَ غُلَامُهُ زَيْدًا ۔

بلاغتِ کلام: فصیح کلام کا ضعفِ تالیف، تنافر کلمات اور تعقید سے خالی ہونا جیسے أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔

غرابت کی تعریف: کلمہ کا وحشی ہونا یعنی وہ مانوسۃ الاستعمال نہ ہو جیسے مسرج۔

تتابعت اضافات کی تعریف: کلام میں یکے بعد دوسرے ایک سے زائد اضافتوں کا استعمال ہونا جیسے ع حَمَامَةَ جَرْعٰى حَوْمَةِ الْجَنْدَلِ اسْجَعِیْ ۔ میں پے در پے اضافتیں ہیں۔

سوال نمبر 3:- (الف) صدق و کذب کی صرف تعریف جمہور، جاحظ اور نظام کے مطابق تحریر کریں؟

(ب) افترى على الله كذبا أم به جنة کس کے مؤقف پر دلیل ہے؟ استدلال کی وضاحت کریں، نیز جمہور کی طرف سے اس کا جواب لکھیں؟

جواب: (الف) جمہور کا مذہب: حکم کا واقع اور خارج کے مطابق ہونا صدق خبر ہے۔ حکم کا واقع اور خارج کے مطابق نہ ہونا، کذب خبر ہے۔

جاحظ کا مذہب: خبر کا واقع اور اعتقاد دونوں کے مطابق ہونا صدق خبر ہے۔ خبر کا واقع اور اعتقاد کے مطابق نہ ہونا، کذب خبر ہے۔

نظام کا مذہب: خبر کا مخبر کے اعتقاد کے مطابق ہونا صدق خبر ہے۔ خواہ اعتقاد غلط ہی ہو۔ خبر کا مخبر کے اعتقاد کے مطابق نہ ہونا کذب خبر ہے خواہ وہ اعتقاد غلط ہی ہو۔

(ب) مؤقف کی وضاحت:

مذکورہ آیت جاحظ معتزلی کے مؤقف کی دلیل ہے۔

طرزِ استدلال: جاحظ کا مؤقف یہ ہے کہ صدق و کذب کے درمیان واسطہ بھی ہے یعنی کچھ خبریں ایسی ہیں، جو نہ سچی ہیں اور نہ جھوٹی۔ اپنے اس مؤقف پر مذکورہ آیت کریمہ کو دلیل بنایا۔

طرز استدلال اس طرح ہے کہ کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مابعد شدت احوال کی خبروں کو دو

چیزوں میں بند کردیا کہ آپ کی حشر ونشر کی خبریں یا تو جھوٹ ہیں یا پھر معاذ اللہ آپ کو جنون ہے۔ اب ام به جنة یعنی حالت جنون میں خبر دینے سے مراد کذب نہیں لے سکتے' کیونکہ یہ افتراء (کذب) کا قیم ہے اور قیم (مدمقابل) غیر ہوتا ہے۔ اس سے مراد صدق بھی نہیں لے سکتے' کیونکہ کفار آپ کی صداقت کا اعتقاد ہی نہیں رکھتے تھے۔ تو پھر ماننا ہوگا کہ کچھ خبریں ایسی بھی ہیں جو نہ سچی ہیں اور نہ جھوٹی۔

جمہور کی طرف سے جواب:

جمہور' جاحظ کی دلیل کو اس طرح رد کرتے ہیں کہ ام به جنة کا معنٰی ہے ام لم یفتر ۔ تو مطلب ہوا کہ آپ افتراء باندھتے یا افتراء نہیں باندھتے۔ اب عدم افتراء کو ام بــه جنة سے تعبیر اس لیے کیا' کیونکہ مجنون کو افتراء ہی نہیں ہوتا۔ افتراء کا مطلب ہے عمداً جھوٹ بولنا اور مجنون کا کوئی عمد ہی نہیں ہوتا۔

اب ام به جنۃ مطلق کذب کا مدمقابل نہیں کہ جاحظ اپنے مؤقف پر دلیل پکڑ سکے۔ بلکہ خاص جھوٹ کا مدِ مقابل ہے۔

اب ہر کذب کی گویا دو قسمیں ہو جائیں۔ ارادے سے کذب بیانی کرنا اور بغیر ارادے کے کذب بیانی کرنا۔ ثابت یہ ہوا کہ حالت جنون میں خبر دینا کذب ہی ہے۔ تو پھر خبر کی دو ہی قسمیں ہوئیں: صدق اور کذب۔ واسطہ ثابت نہ ہوا۔

سوال نمبر 4:- وَقَدْ يُنَزَّلُ الْمُخَاطَبُ الْعَالِمُ بِهِمَا أَيْ بِفَائِدَةِ الْخَبَرِ وَلَازِمِهَا مَنْزِلَةَ الْجَاهِلِ لِعَدَمِ جَرْيِهِ عَلٰى مُوْجَبِ الْعِلْمِ فَإِنَّ مَنْ لَا يَجْرِيْ عَلٰى مُقْتَضٰى عِلْمِهٖ هُوَ وَالْجَاهِلُ سَوَاءٌ .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر اس کا سلیس اُردو میں ترجمہ تحریر کریں نیز خط کشیدہ کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟

(ب) مقتضیٰ ظاہر کے خلاف کلام لانے کی کوئی دو صورتیں مع امثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) اعراب و ترجمۃ العبارۃ: اعراب اوپر لگا دیے گئے۔ ترجمہ درج ذیل ملاحظہ کریں:

''اور کبھی اتارا جاتا ہے ان دونوں کے عالم کو یعنی فائدہ خبر اور لازم فائدہ خبر کے عالم کو جاہل کی جگہ' کیونکہ وہ عالم علم کے تقاضا کا عمل نہیں کرتا۔ تو جو علم کے تقاضا کے مطابق عمل نہ کرے اور جاہل دونوں برابر ہیں''۔

خط کشیدہ کی تعریفات اور مثالیں:

فائدہ خبر: متکلم اور مخبر کا اپنی خبر سے مقصود اگر مخاطب کو حکم کا فائدہ دینا ہے' تو اسے فائدہ خبر کہتے ہیں جیسے جو شخص قیامِ زید کو نہ جانتا ہوا سے زَيْدٌ قَائِمٌ کہنا۔

لازم فائدہ خبر: خبر سے مقصود اگر یہ بتانا ہو کہ میں بھی حکم کا عالم ہوں؛ جس طرح مخاطب عالم ہے؛ تو یہ لازم فائدہ خبر ہے جیسے وہ شخص جس نے توراۃ حفظ کی؛ اس کو کہنا "قد حفظت التوراة" یہ خبر حکم کا فائدہ نہیں دے گی؛ کیونکہ مخاطب کو اپنے حافظ ہونے کا علم پہلے سے ہے۔

(ب) مقتضی الظاہر کے خلاف کام لانے کی صورتیں:

پہلی صورت: کبھی کبھی منکر کو غیر منکر کی طرح بنا لیا جاتا ہے۔ پھر اس منکر کے ساتھ غیر منکر جیسا کلام کیا جاتا ہے یعنی بغیر تاکید کے جیسے "لَا رَیْبَ فِیْهِ" قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ "اِنَّهٗ لَا رَیْبَ فِیْهِ" کہا جاتا؛ کیونکہ یہ کلام منکرین قرآن کے ساتھ ہے لیکن ان کے پاس چونکہ ایسے دلائل ہیں جو ان کے انکار کو زائل کر دیں اس لیے انہیں غیر منکر کی طرح بنا کر ان کے ساتھ سادہ کلام کیا گیا۔

دوسری صورت: کبھی کبھی غیر منکر کو منکر کی طرح بنا کر اس منکر جیسا کلام کیا جاتا ہے یعنی تاکید والا۔ یہ اس وقت ہوگا جب اس غیر منکر سے کوئی ایسی شئی ظاہر ہو؛ جو انکار کی علامات سے ہو جیسے جَاءَ شَقِیْقٌ عَارِضًا رُمْحَهٗ۔ اب شقیق کا بغیر تیاری کے اور نیزہ کو عرضا رکھ کر آنا اس بات کی علامت ہے کہ وہ منکر ہے اس بات کا کہ اس کے چچا کے بیٹوں کے پاس اسلحہ ہے؛ اب منکر نہیں تھا۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ ان کے پاس اسلحہ ہے لیکن اس کے آنے کی حالت انکار کی علامت ہے۔ تو اسے کہا گیا: "ان بنی عمك فيهم رماح" تائید کے ساتھ۔ تو یہ بھی حقیقی الظاہر کے خلاف ہے؛ کیونکہ ظاہر کا تقاضا یہی تھا کہ تاکید نہ لائی جاتی۔

لازم فائدہ خبر کے جاننے والے کو جاہل کی جگہ اتار لیا جاتا ہے کیونکہ علم کے مقتضیٰ پر جاری نہیں ہوتا؛ اس لیے وہ شخص جو علم کے مقتضائے پر جاری نہ ہو اور وہ جو جاہل ہو دونوں برابر ہیں۔

فائدہ خبر کی تعریف:

مخبر کا اپنی خبر سے مقصود اگر مخاطب کو حکم کا فائدہ دینا ہو؛ تو یہ فائدہ خبر ہے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اس کو کہنا جو قِیَامَ زَیْدٌ کو نہ جانتا ہو۔

لازم فائدہ خبر:

مخبر کا اپنی خبر سے مقصود اگر مخاطب کو یہ بتانا ہو کہ تیری طرح میں بھی حکم کا عالم ہوں؛ تو یہ لازم فائدہ خبر ہے جیسے تیرا قول حافظ قرآن کو "قد حفظت القرآن"

(ب) صورت نمبر 1: کبھی کبھی غیر سائل کو سائل کی طرح بنا لیا جاتا ہے۔ پھر اس غیر سائل سے سائل جیسا کلام کیا جاتا ہے۔ یہ تب ہوگا جب غیر سائل کے لیے کسی خبر کا اشارہ مل رہا ہو۔ پھر وہ اس خبر کا ایسے انتظار کرتا ہے جیسے متردد اور طالب کرتا ہے جیسے وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا یعنی اے نوح اب

اپنی قوم کے بارے کوئی سفارش نہ کرنا دفع عذاب کی۔اس کلام سے کسی خبر کی طرف اشارہ مل رہا ہے کہ اب ضرور کچھ ہونے والا ہے۔تو پھر مقام گویا ایسا ہوگیا کہ گویا مخاطب متردد ہوگیا کہ کیا اب ان پر اغراق کا حکم لگایا جائے گا یا نہیں؟ تو فرمایا گیا: "اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ"

صورت نمبر 2: کبھی غیر منکر کو منکر کی طرح بنالیا جاتا ہے' جب اس غیر منکر کے پاس ایسی شئی ہو جو انکار کی علامات سے ہو جیسے جَـاءَ شَقِيْقٌ عَارِضًا رُمْحَهٗ ۔ اب شقیق اس بات کا منکر نہیں ہے کہ اس کے چچا کے بیٹوں کے ساتھ اسلحہ نہیں۔لیکن اس کے آنے کی حالت بتا رہی ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ان کے پاس اسلحہ نہیں۔تو پھر کہا گیا "ان بنی عمك فيهم رماح" ۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) پاکستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية العالية (بی اے۔سال دوم)
(برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

الورقة الخامسة: الفلسفة والمناظرة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوال حل کریں۔

پہلا حصہ......فلسفہ

سوال نمبر 1:- (الف) علم حکمت کی تعریف، موضوع اور غرض و غایت تحریر کریں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ب) جزء لا یتجزیٰ ثابت ہے یا باطل؟ اپنے موقف پر دو دلیلیں تحریر کریں؟ (۵+۵=۱۰)

سوال نمبر 2:- إن الفلك لا يقبل الكون والفساد ولا الخرق والالتيام.

(الف) فلک، خرق، التیام، کون اور فساد کی تعریفات لکھیں؟ (۳×۵=۱۵)

(ب) مذکورہ بالا دعووں کو دلیل سے ثابت کریں؟ (۵+۵=۱۰)

سوال نمبر 3:- مندرجہ ذیل کی تعریفات لکھیں؟ (۵×۵=۲۵)

ہیولیٰ، جسم طبعی، مکان، صورت نوعیہ، شکل

دوسرا حصہ......مناظرہ

سوال نمبر 4:- هذه قواعد البحث متضمنة لما يجب استحضار في فن المناظرة الباحث عن كيفية البحث صيانة للذهن عن الضلالة مرتبة على مقدمة وابحاث وخاتمة.

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگاتے ہوئے ترجمہ زیب قرطاس کریں؟ (۵+۱۰=۱۵)

(ب) دلیل کی تعریف کرتے ہوئے بتائیں کہ مصنف نے مشہور تعریف سے عدول کیوں کیا؟ (۳+۷=۱۰)

سوال نمبر 5:- ثم التعريف إما حقيقي يقصده به تحصيل صورة غير حاصلة الخ.

(الف) تعریف لفظی کی تعریف لکھیں نیز تعریف حقیقی کی دونوں قسمیں مع تعریفات و امثلہ لکھیں؟

(۵+۵+۵=۱۵)

(ب) آداب مناظرہ میں سے کوئی سے پانچ آداب لکھیں؟ (۲×۵=۱۰)

سوال نمبر6:- درج ذیل کی تعریفات تحریر کریں؟ (۵×۵=۲۵)

تصحیح نقل، تنبیہ، معارضہ، نقض اجمالی، ملازمہ

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء سال 2022

پانچواں پرچہ: فلسفہ ومناظرہ

قسم اوّل: فلسفہ

سوال نمبر1:- (الف) علم حکمت کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت تحریر کریں؟

(ب) جزء لا یتجزیٰ ثابت ہے یا باطل؟ اپنے مؤقف پر دو دلیلیں تحریر کریں؟

جواب: (الف) تعریفِ علمِ حکمت:

وہ علم جس میں انسانی و بشری طاقت کے لحاظ سے موجودات خارجیہ کے نفس الامر احوال معلوم ہوں۔

موضوع: علم حکمت کا موضوع موجوداتِ خارجیہ ہیں۔

غرض: علم حکمت کی غرض تمام اشیاء کے حقائق پر بشری طاقت کے مطابق واقفیت حاصل کرنا ہے۔

(ب) جزء لا یتجزیٰ کے بطلان پر دلیلِ اوّل:

جزء لا یتجزی باطل ہے۔ اس لیے کہ ایک جزء دو جزوں کے درمیان فرض کرتے ہیں پھر ہم پوچھتے ہیں کہ وسطی جزء طرفین کو ملنے سے مانع ہے یا نہیں۔ دوسری صورت باطل ہے، کیونکہ پھر اجزاء متداخل ہو جائیں گے، وسط وسط نہیں رہے گا، طرف طرف نہیں رہے گا۔ یہ خلاف مفروض ہے، کیونکہ ہم نے وسط اور طرف فرض کیا ہے۔ پس اس کا تلاقی طرفین سے مانع ہونا ثابت ہو گیا۔ پس وسط کی وہ جانب ایک طرف کو ملی ہے وہ غیر ہے اس کے جو دوسری جانب کو ملا ہے۔ پس تقسیم لازم آ گئی۔ یہی ہمارا دعویٰ تھا۔

دلیل ثانی: جزء لا یتجزیٰ کے بطلان پر دوسری دلیل یہ ہے کہ ہم ایک جزء کو دو جزوں کے ملتقیٰ پر فرض کرتے ہیں، پھر ہم پوچھتے ہیں کہ وہ جزء ان میں سے صرف ایک کو ملاقی ہے یا دونوں کے مجموعے کو یا ان میں سے ہر ایک کو یا بعض کو۔ اوّل محال ہے، ورنہ وہ ملتقیٰ پر نہ ہو گی حالانکہ ملتقیٰ پر فرض کیا ہے۔ پس دوسری دو صورتوں میں ایک متعین ہو گئی۔ پھر لا محالہ تقسیم ہونا لازم آئے گا اور یہی ہمارا دعویٰ ہے۔

سوال نمبر 2:- إن الفلك لايقبل الكون والفساد ولا الخرق والالتيام۔

(الف) فلک' خرق' التیام' کون اور فساد کی تعریفات لکھیں؟

(ب) مذکورہ بالا دعوؤں کو دلیل سے ثابت کریں؟

جواب: (الف) فلک کی تعریف: وہ گیند نما جسم جس کو دو سطحیں ظاہری اور باطنی احاطہ کرتی ہیں کہ جو دونوں متوازی ہیں اور ان کا مرکز ایک ہے۔

خرق: لغوی معنی پھٹنے کے ہیں۔ کسی شئی کے اجزاء کا بکھر جانا فرق کہلاتا ہے۔

التیام: لغوی معنیٰ ملنے کے ہیں۔ کسی چیز کے بکھرے اجزاء کا مل جانا التیام کہلاتا ہے۔

کون: عدم سے وجود کی طرف کسی چیز کا ظاہر ہونا' کون کہلاتا ہے۔

فساد: وجود سے عدم کی طرف لوٹنا کسی چیز کا فساد کہلاتا ہے۔

(ب) مذکورہ بالا دعوؤں پر دلیل:

مذکورہ عبارت میں دو دعوے مذکور ہیں:

(۱) فلک کون وفساد کو قبول نہیں کرتا۔ (۲) فلک خرق والتیام کو قبول نہیں۔

دعویٰ اوّل پر دلیل یہ کہ فلک محدد الجہات ہے یعنی اس کی جہتوں کی حد بندی ہے۔ اس کی جہتیں محدود ہیں۔ اور ہر وہ چیز جو محدد الجہات ہو وہ کون فساد کو قابل نہیں ہوتی۔ پس ثابت ہوا کہ فلک کون و فساد کا قابل نہیں اور یہی ہمارا دعویٰ ہے۔

دعویٰ ثانی پر دلیل یہ کہ خرق اور التیام بھی حرکتِ مستقیمہ سے متحقق ہوں گے اور فلک حرکتِ مستقیمہ کو قبول نہیں کرتا۔ لہٰذا خرق والتیام کو بھی قبول نہیں کرے گا۔ یہی ہمارا دعویٰ ہے۔

سوال نمبر 3:- مندرجہ ذیل کی تعریفات لکھیں؟

ہیولیٰ' جسم طبعی' مکان' صورت نوعیہ' شکل

جواب: اصطلاحات کی تعریفات:

ہیولیٰ کی تعریف: ہر جسم دو جزوں سے مرکب ہوتا ہے کہ ان میں ایک دوسری میں حلول کیے ہوتی ہے' محل کو ہیولیٰ کہتے ہیں۔

جسم طبعی کی تعریف: ہیولیٰ اور صورت سے مرکب جسم کو جسم طبعی کہتے ہیں یا پھر جو طول' عرض اور عمق میں تقسیم کو قبول کرے جسم طبعی کہلاتا ہے۔

مکان کی تعریف: وہ چیز جس میں جسم ٹھہرے اور قرار پکڑے' مکان کہلاتا ہے۔

صورت نوعیہ کی تعریف: وہ صورت جس کی وجہ سے جسم کی ایک نوع دوسری انواع سے امتیاز اور

فرق پاتی ہے صورت نوعیہ کہلاتی ہے۔

قسم ثانی: مناظرہ رشیدیہ

سوال نمبر 4:- هٰذِهٖ قَوَاعِدُ الْبَحْثِ مُتَضَمِّنَةٌ لِمَا يَجِبُ اِسْتِحْضَارٌ فِيْ فَنِّ الْمَنَاظِرَةِ الْبَاحِثِ عَنْ كَيْفِيَّةِ الْبَحْثِ صِيَانَةً لِلذِّهْنِ عَنِ الضَّلَالَةِ مُرَتَّبَةٌ عَلٰى مُقَدِّمَةٍ وَاَبْحَاثٍ وَخَاتِمَةٍ.

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگاتے ہوئے ترجمہ زیب قرطاس کریں؟

(ب) دلیل کی تعریف کرتے ہوئے بتائیں کہ مصنف نے مشہور تعریف سے عدول کیوں کیا؟

جواب: (الف) اعراب اور ترجمہ: اعراب لگا دیے گئے۔ ترجمہ درج ذیل ملاحظہ کریں:

"یہ بحث کے قواعد وضوابط ہیں، جو ایسے امور کو متضمن ہیں جن کا فن مناظرہ استحضار (یاد رہنا) ضروری ہے کہ جو بحث کی کیفیت سے بحث کرنے والا ہو، تاکہ محفوظ رکھ سکے وہ ذہن کو غلطی سے۔ یہ ایک مقدمہ کئی بحثوں اور خاتمہ پر مشتمل ہے"۔

(ب) دلیل کی تعریف:

وہ شئی جو دو قضیوں سے مرکب ہوتا کہ مجہول نظری تک پہنچا دے۔

مصنف کے تعریف مشہور سے عدول کی وجہ:

ماتن نے دلیل کی مشہور تعریف سے عدول اس لیے کیا، کیونکہ مشہور تعریف پر اعتراض وارد ہوتا تھا۔ تو اس اعتراض سے بچنے کے لیے ماتن نے مشہور تعریف پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ الگ تعریف کر دی۔ دلیل کی مشہور تعریف یہ ہے کہ دلیل وہ شئی ہے کہ جس کے علم سے دوسری شئی کا علم آ جائے۔ اب ایک چیز کے علم سے اگر دوسری شئی کا علم آئے، تو اسے تصور کہتے۔ تصور سے تو عبارت ہے نہیں، بلکہ تصدیق کا نام ہے۔

سوال نمبر 5:- ثم التعريف إما حقيقي يقصده به تحصيل صورة غير حاصلة الخ

(الف) تعریف لفظی کی تعریف لکھیں نیز تعریف حقیقی کی دونوں قسمیں مع تعریفات وامثلہ لکھیں؟

(ب) آداب مناظرہ میں سے کوئی سے پانچ آداب لکھیں؟

جواب: (الف) تعریف لفظی:

جس تعریف سے لفظ کے مدلول اور مسمّٰی کی تفسیر معلوم ہو، اسے تعریف لفظی کہتے ہیں۔

اقسام کی تعریفیں:

تعریف حقیقی کی دو قسمیں:

۱-تعریف بحسب الاسم ۲-تعریف حقیقی بحسب الحقیقۃ۔

تعریف حقیقی بحسب الحقیقۃ کی تعریف: جس کے ذریعے نفس الامر اور خارج میں کسی شئی کی ماہیت اور حقیقت معلوم ہو اُسے تعریف حقیقی بحسب الحقیقۃ کہتے ہیں جیسے اسد کی تعریف حِیَوَانٌ مُفْتَرِسٌ سے اور انسان کی تعریف حیوان ناطق سے کرنا۔

تعریف حقیقی بحسب الاسم کی تعریف: وہ تعریف جو خارج میں کسی شئی کی ماہیت اور حقیقت معلوم کرنے کا فائدہ نہ دے بلکہ اصطلاح کے اعتبار سے لفظ کی تفسیر کر دے۔ تعریف حقیقی بحسب الاسم کہلاتی ہے جیسے "اَلْکَلَامُ لَفْظٌ تَضَمَّنَ کَلِمَتَیْنِ بِالْاِسْنَادِ" اس مثال میں لفظٌ الخ سے کلام کی تعریف اسمی بیان ہو رہی ہے۔

پانچ آداب مناظرہ:

نمبر۱-مناظرین میں کسی کا کلام اتنی مختصر نہ ہو کہ دوسرے کو سمجھ ہی نہ آئے۔

نمبر۲-مناظرین میں کسی کا کلام اتنا لمبا نہ ہو کہ ملالت اور رنجیدگی کا باعث بنے۔

نمبر۳-غیر مانوس الاستعمال اور غیر مشہور الفاظ کے استعمال سے گریز کیا جائے۔

نمبر۴-کئی معانی کے درمیان مشترک الفاظ استعمال کرنے سے گریز کیا جائے۔

نمبر۵-مخل بالمقصود چیزوں سے احتراز کیا جائے۔

نمبر۶-ہنسی مذاق، آواز کو بلند کرنا اور نا سمجھ لوگوں جیسا کلام کرنے سے بچا جائے۔

سوال نمبر6:-درج ذیل کی تعریفات تحریر کریں؟

تصحیح نقل، تنبیہ، معارضہ، نقض اجمالی، ملازمہ

جواب: اصطلاحات کی تعریفات:

تصحیح نقل: وہ قول جو منقول عنہ کی طرف منسوب ہے، اس نسبت کی تصحیح اور صدق کو بیان کرنا۔

تنبیہ: وہ دلیل جیسے بدیہی غیر اوّلی کے اخفاء کو دور کرنے کے لیے ذکر کیا جائے۔

معارضہ: مدعی کے اس دعویٰ جس پر اس نے دلیل قائم کی، کے خلاف دلیل قائم کرنا۔

ملازمہ: ایک حکم کا دوسرے حکم کے لیے اس طرح تقاضا کرنے والا ہونا کہ جب مقتضی پایا جائے تو مقتضٰی بھی پایا جائے۔

نقض اجمالی: غیر معینہ مقدمہ پر دلیل کا مطالبہ کرنا، نقض اجمالی کہلاتا ہے۔

☆☆☆

الاختبار السنوی النهائی تحت اشراف تنظیم المدارس (اهل السنة) باکستان

سالانہ امتحان شهادة الثانوية العالية (بی اے-سال دوم)

(برائے طلباء) الموافق سنة 1443ھ 2022ء

الورقة السادسة: الأدب العربی

الوقت المحدد: ثلاث ساعات — مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں جزوی رعایت سوالات میں موجود ہے۔

القسم الأول...... ديوان الحماسه

سوال نمبر 1:-مندرجہ ذیل میں سے صرف چار اشعار کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ پانچ صیغے حل کریں؟(۲۰+۱۰=۳۰)

لم أرقو ماثلنا خير قولهم — أقلّ به منا على قومهم فخرا
ومبرّء من كل غبّر حيضة — وفساد مرضعة وداء مغيل
فأتت به حوش الفؤاد مبطّنا — سهدا إذا ما نام ليل الهوجل
ونحن بنو ماء السماء فلا نرى — لأنفسنا من دون مملكة قصرا
وإذا رميتَ به الفجاج رأيته — يهوى مخارمها هوىّ الأجدل

سوال نمبر 2:-مندرجہ ذیل میں سے چار اشعار کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ اشعار پر اعراب لگائیں؟(۲۰+۱۰=۳۰)

ما كان ينفعني مقال نسائهم — وقتلت دون رجالها لاتبعد
فقلنا لهم تلكم إذا بعد كرة — تغادر صرعى نوء ها متخاذل
إذا ما ابتدرنا مازقا فرجت لنا — بأيماننا بِيض جلتها الصياقل
أخادع عن أطلالها العين أنه متئ — تعرف الأطلال عينك تدمع
ألمت فحيت ثم قامت فوّدعت — فلما تولت كادت النفس تزهق

القسم الثاني...... ديوان المتنبی

سوال نمبر 3:-مندرجہ ذیل میں سے صرف تین اشعار کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ پانچ کے واحد اور جمع لکھیں؟(۱۵+۵=۲۰)

وقـى الأميـر هوى العيـون فـإنـه ... مـا لايـزول ببـأسـه وسـخـائـه
يستـأسـر البطل الـكـمى بـنـظـرة ... ويـجـول بيـن فـؤاده و عـزائـه
ومـاتـاب حتـى غـادر الكرّ وجهه ... جريـحـا وخلى جفنه النقع أرمد
تـجـرى الـنـفـوس حـواليـه مخلطة ... مـنـهـا عـداة وأغـنـام وأبـال
الـنـاعـمـات القاتلات الـمـحـييات ... الـمبـديـات مـن الـدلائـل غـرائبا

سوال نمبر 4:- مندرجہ ذیل میں سے صرف تین اشعار کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ پانچ صیغے حل کریں؟ (۱۵+۵=۲۰)

جـاولـن تـفـديـنـي وخفن مـراقبا ... فـوضـعـن أيـديهـن فـوق تـرائبا
أزورهـم وسـواد الـلـيـل يشـفـع لـى ... وأنثنى وبيـاض الـصـبح يـغرى بى
جـيـرانهـا وهـم شـر الـجـوار لهـا ... وصـحـبهـا وهـم شـر الأصـاحيب
إنـى دعـوتك لـلـنـوائـب دعـوة ... لـم يدع سـامـعـهـا إلـى أكـفائـه
فـأتيت من فوق الـزمـان وتحتـه ... مـتـصـلـصـلا وأمـامـه ورائـه

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء سال 2022

چھٹا پرچہ: عربی ادب

القسم الأول ...... ديوان الحماسه

سوال نمبر 1:- مندرجہ ذیل چار اشعار کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ پانچ صیغے حل کریں۔

لـم أرقـو مـامثـلـنـا خيـر قـومـهـم ... أقل بـه مـنـا عـلـى قـومـهـم فخـرا
ومبـرّء مـن كـل غبّـر حيـضـة ... وفسـاد مـرضـعـة وداء مـعـيـل
فـأتت بـه حـوش الـفـؤاد مبطّنـا ... سهـدا إذا مـانـام ليـل الهـوجـل
ونـحـن بـنـو مـاء السمـاء فـلا نرى ... لأنـفـسـنـا مـن دون مـمـلكة قصرا
وإذا رميـتَ بـه الـفـجـاج رأيتـه ... يهـوى مـخـارمَهـا هـوىّ الأجـدل

جواب: اشعار کا اُردو ترجمہ:

۱- میں نے کوئی قوم اپنے جتھے کی طرح بہتری میں کم فخر کرنے والی نہیں دیکھی۔

۲- وہ نوجوان جو حیض کے اختتامی ایام میں جماع، دودھ پلانے والی کے نقص دودھ اور رضاعت کے

دنوں میں جماع شدہ عورت کی بیماری سے پاک تھا۔

۳- اس کی والدہ نے اسے ذہین، چالاک اور کم سونے والا جنا، جبکہ سُست شخص رات بھر سوتا ہے۔

۴- اور ہم شریف حسب ونسب والوں کی اولاد ہیں۔ پس ہم اپنے لیے سلطنت کے علاوہ کوئی اور محل پسند نہیں کرتے۔

۵- اور جب تو اس کو تکلیف دہ پہاڑ کی گھاٹیوں میں چلنے لگی، تو اس کو پہاڑ کی چوٹیوں سے اتنی تیزی سے آتا دیکھا گیا جیسے چرغ جانور شکار پر۔

خط کشیدہ صیغے:

لَمْ أَرْ: صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معروف جحد بلم از باب فَتَحَ يَفْتَحُ۔

أَقَلّ: صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

مُبَرِّءٌ: صیغہ واحد مذکر اسم فاعل از باب تفعیل۔

مرضعة: صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل ثلاثی مجرد صحیح از باب افعال۔

فأتت: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد مہموز الفاء وناقص یائی از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

فلانری: صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب فَتَحَ يَفْتَحُ۔

سوال نمبر 2:- مندرجہ ذیل اشعار کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ اشعار پر اعراب لگائیں؟

ماكان ينفعني مقال نسائهم — وقتلت دون رجالها لاتبعد

فقلنا لهم تلكم إذا بعد كرة — تغادر صرعى نوءها متخاذل

إذا ما ابتدرنا مازقا فرجت لنا — بأيماننا بيض جلتها الصياقل

أخادع عن أطلالها العين أنه متى — تعرف الأطلال عينك تدمع

ألمت فحيت ثم قامت فودعت — فلما تولت كادت النفس تزهق

جواب: اشعار کا اُردو ترجمہ:

۱- اور مجھے عورتوں کی یہ بات "تو ہلاک نہ ہو" فائدہ نہ دیتی۔ اگر مردوں کے سامنے میں قتل کر دیا جاتا۔

۲- پس ہم نے انہیں کہہ دیا کہ یہ صورت تو ایسے حملے کے بعد ہی ہوگی جب ایک حملہ آور دوسرے کو ایسا پچھاڑ دے گا کہ اس کا دوبارہ اٹھنا مشکل ہو جائے گا۔

۳- جب ہم تنگ جگہ (جنگ میں) پہنچ جاتے ہیں، تو ہمارے دائیں ہاتھوں میں چمکتی تلواریں، اس کو (تنگ

جگہ) کشادہ کر دیتی ہیں۔

۴- میں اپنی آنکھوں کو (محبوبہ) سعاد کے بوسیدہ نشانات سے پوشیدہ رکھتا ہوں کہ جب تیری آنکھیں بوسیدہ نشانات کو دیکھیں گی' تو آنسو بہانا شروع کر دیں گی۔

۵- محبوبہ آئی' پس اس نے سلام کیا' پھر کھڑی ہوئی اور الوداع کہا۔ پھر جب وہ پیٹھ پھیر کر واپس جانے لگی' تو قریب تھا کہ میری جان نکل جاتی۔

خط کشیدہ اشعار پر اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

القسم الثاني...... ديوان المتنبي

سوال نمبر 3:- مندرجہ ذیل اشعار کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ پانچ کے واحد اور جمع لکھیں؟

وقى الأمير هوى العيون فإنه   ما لا يزول ببأسه وسخائه

يستأسر البطل الكمي بنظرة   ويحول بين فؤاده وعزائه

وما تاب حتى غادر الكر وجهه   جريحا وخلى جفنه النقع أرمدا

تجري النفوس حواليه مخلطة   منها عداة وأغنام وأبال

الناعمات القاتلات المحييات   المبديات من الدلائل غرائبا

جواب: اشعار کا اُردو ترجمہ:

۱- محفوظ رہے سردار آنکھوں کی محبت سے' کیونکہ وہ اس کی بہادری اور سخاوت سے زائل نہ ہوگی۔

۲- گرفتار کرتی ہے آنکھوں کی محبت طاقتور و بہادر مسلح نوجوانوں کو ایک نظر میں اور حائل ہو جاتی ہے ان کے دل اور صبر کے درمیان۔

۳- اس نے اس وقت تک توبہ نہیں کی یہاں تک کہ حملہ آور نے اس کے چہرے کو زخمی کر کے چھوڑا اور غبار نے اس کی آنکھوں کو چندھیا دیا۔

۴- اس کے گرد اگرد مختلف خون بہتے ہیں۔ ان میں سے بعض خون دشمن کا ہے اور بعض بکریوں اور اونٹوں کا ہے۔

۵- نازک اندام قتل کرنے والیاں ہیں (فراق سے) زندہ کرتی ہیں (وصال سے) اور ناز و نخروں سے عجیب و غریب اداؤں کا اظہار کرتی ہیں۔

خط کشیدہ الفاظ کے واحد اور جمع:

i- عين' ii- اكماة/ كماة' iii- جفون' iv- غنم' v- محيية' vi- مبدية

سوال نمبر 4:۔مندرجہ ذیل اشعار کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ پانچ صیغے حل کریں۔

جاولن تفدیني وخفن مراقبا — فوضعن أيديهن فوق ترائبا

أزورهم وسواد الليل يشفع لي — وأنثني وبياض الصبح يغري بي

جيرانها وهم شر الجوار لها — وصحبها وهم شر الأصاحيب

إني دعوتك للنوائب دعوة — لم يدع سامعها إلى أكفائه

فأتيتَ من فوق الزمان وتحته — متصلصلا وأمامه ورائه

جواب: اشعار کا اُردو ترجمہ:

۱-انہوں نے مجھ پر قربان ہونے کا ارادہ کیا' اور رقیبوں سے ڈر گئیں۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سینے پر رکھ لیے۔

۲-جب میں اس سے (محبوبہ) سے ملاقات کرتا تو رات کی سیاہی میری سفارشی ہوتی تھی۔ اور جب میں صبح کرتے واپس لوٹتا تھا' تو سفیدی مجھے غیرت دلاتی تھی۔

۳-اور وہ ہمسائے ہیں اور ان کے اور برے ہمسائے ہیں۔ ان کے لیے۔ ساتھی ان کے' ان کے لیے اور برے ساتھی ہیں۔

۴-میں نے تجھے مصیبتوں کے لیے بلایا کہ اس کا سننے والا کبھی اپنے ہمسروں کی طرف نہیں پکارا گیا۔

۵-تو زمانہ کے آگے پیچھے' اوپر نیچے سے گرجتے ہوئے آیا۔

خط کشیدہ صیغے:

تَفْدِيْنِيْ: مصدر ثلاثی مزید فیہ از باب تفعیل۔

أَنْثَنِيْ: واحد متکلم فعل مضارع معروف از باب انفعال۔

يُغْرِيْ: واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف از باب افعال۔

دَعَوْتُكَ: واحد متکلم فعل ماضی معروف از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔

لَمْ يَدْعُ: واحد مذکر غائب فعل نفی جحد بلم معروف ناقص واوی از باب نَصَرَ يَنْصُرُ۔

فَأَتَيْتُ: واحد متکلم فعل ماضی معروف از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

مُتَصَلْصِلًا: واحد مذکر اسم فاعل از باب تَفَعْلُلْ۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الأولى: التفسير و أصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: سوال نمبر ایک اور پانچ لازمی ہیں باقی میں سے کوئی دو حل کریں؟

پہلا حصہ...... تفسیر

سوال نمبر 1:- تسمیہ سورہ فاتحہ کا جز ہے یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا موقف مدلل لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

سوال نمبر 2:- اَلْاِسْمِ عِنْدَ اَصْحَابِنَا الْبَصْرِيِّيْنَ مِنَ الْاَسْمَاءِ الَّتِيْ حُذِفَتْ اَعْجَازُهَا لِكَثْرَةِ الْاِسْتِعْمَالِ وَبُنِيَتْ اَوَائِلُهَا عَلَى السُّكُوْنِ فَاُدْخِلَ عَلَيْهَا مُبْتَدَأً بِهَا هَمْزَةُ الْوَصْلِ لِاَنَّ مِنْ دَأْبِهِمْ اَنْ يَبْتَدِئُوْا بِالْمُتَحَرِّكِ وَيَقِفُوْا عَلَى السَّاكِنِ .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

(ب) اسم اپنے مسمّٰی کا عین ہوتا ہے یا غیر؟ مدلل بیان کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر 3:- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ لَمَّا افْتَتَحَ سُبْحَانَهُ بِشَرْحِ حَالِ الْكِتَابِ الْعَظِيْمِ وَسَاقَ لِبَيَانِهِ ذِكْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَوَاطَأَتْ فِيْهِ قُلُوْبُهُمْ اَلْسِنَتَهُمْ وَثَنّٰى بِاَضْدَادِهِمُ الَّذِيْنَ مَحَضُوا الْكُفْرَ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

(ب) "الناس" جمع ہے یا اسم جمع نیز بتائیں کہ الناس پر الف ولام کون سا ہے؟ اپنا موقف مدلل لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

سوال نمبر 4:- (اهدنا الصراط المستقيم) والفعل منه هدى واصله يعدى باللام اوالى فعومل معه معاملة اختار فى قوله تعالىٰ واختار موسىٰ قومه وهداية الله تتنوع انواعا لايحصيها عدلكنها تنحصر فى اجناس مترتبة الخ .

(الف) مذکورہ عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کی تشریح لکھیں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

(ب) مذکورہ عبارت میں "المستقيم، هدى اوراختار" کا اعراب سپرد قلم کریں؟ ۱۰

دوسرا حصہ......اصول تفسیر

سوال نمبر 5:- درج ذیل اجزاء میں سے صرف تین حل کریں؟

(۱) تلاوت قرآن مجید کے پانچ آداب تحریر کریں؟ (۵×۲=۱۰)

(۲) قرآن مجید کی تعریف لکھیں نیز فوائد و قیود بھی سپرد قلم کریں؟ (۴+۶=۱۰)

(۳) نص میں کس امر کا اعتبار کیا جائے گا؟ لفظ کے عموم کا یا نزول کے سبب خاص کا؟ اپنا مؤقف مفصل لکھیں؟ (۴+۶=۱۰)

(۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کن چار اشخاص سے علم قرآن حاصل کرنے کا حکم دیا تھا؟ ان کے نام لکھیں نیز بتائیں کہ ان چار کے علاوہ دوسروں سے علم قرآن حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اپنا مؤقف مدلل لکھیں؟ (۴+۶=۱۰)

☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2023ء

پہلا پرچہ: تفسیر و اصول تفسیر

پہلا حصہ......تفسیر

سوال نمبر 1:- تسمیہ سورہ فاتحہ کا جز ہے یا نہیں؟ احناف اور شوافع کا موقف ... لکھیں؟

جواب: (الف) تسمیہ کا فاتحہ کی جز ہونے کے بارے میں اختلاف:

احناف کا مؤقف: احناف کا مؤقف یہ ہے کہ تسمیہ سورۂ فاتحہ کا جز نہیں ہے۔

دلیل ۱- امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھی نماز پڑھی اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے بھی نماز پڑھی۔ پس ان میں سے کسی نے بھی بسم اللہ کا جہر نہیں کیا۔"

اس سے معلوم ہوا کہ تسمیہ سورہ فاتحہ کا جز نہیں ورنہ سورۃ فاتحہ کی طرح تسمیہ کا بھی جہر کیا جاتا۔

دلیل ۲- حدیث قدسی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے فاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا، نصف فاتحہ میرے لیے اور نصف میرے بندے کے لیے اور میرا بندہ جو مانگتا ہے اسے دیا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: بندہ جب اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "حمدنی

عبدی'' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ کی ابتداء الحمد للہ سے ہوتی ہے۔تسمیہ اگر فاتحہ کی جز ہوتی تو پھر ابتداء بھی تسمیہ سے ہوتی۔

شوافع کا موقف: شوافع کے نزدیک تسمیہ سورۃ فاتحہ کی جز ہے۔

دلیل ا- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ فاتحہ کی سات آیتیں ہیں، اوّل بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہے۔

دلیل ۲- حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی اور بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَo کو ایک آیت شمار کیا۔

سوال نمبر 2:-وَالْاِسْمِ عِنْدَ اَصْحَابِنَا الْبَصْرِيِّيْنَ مِنَ الْاَسْمَاءِ الَّتِيْ حُذِفَتْ اَعْجَازُهَا لِكَثْرَةِ الْاِسْتِعْمَالِ وَبُنِيَتْ اَوَائِلُهَا عَلَى السُّكُوْنِ فَاُدْخِلَ عَلَيْهَا مُبْتَدَأً بِهَا هَمْزَةُ الْوَصْلِ لِاَنَّ مِنْ دَأْبِهِمْ اَنْ يَّبْتَدِئُوْا بِالْمُتَحَرِّكِ وَيَقِفُوْا عَلَى السَّاكِنِ ۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) اسم اپنے مسمّٰی کا عین ہوتا ہے یا غیر؟ مدلل بیان کریں؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: ''اور لفظ اسم ہمارے اصحاب بصریوں کے نزدیک اُن اسماء سے ہے کہ جن کے آخری حرف کو حذف کر دیا جاتا ہے کثرت استعمال کی وجہ سے اور ابتدائی حرف کو سکون پر مبنی قرار دیا جاتا ہے۔ پس اس پر ہمزہ داخل کیا گیا تا کہ ابتداء ہو سکے، کیونکہ اہل عرب کی عادت ہے کہ حرف متحرک سے ابتداء کرتے ہیں اور ساکن پر وقف کرتے ہیں۔''

(ب) اسم کا اپنے مسمّٰی کا عین ہونا:

اسم اپنے مسمّٰی کا عین ہے یا غیر؟ اس میں اختلاف ہے۔

معتزلہ کے نزدیک اسم اپنے مسمّٰی کا غیر ہے عین نہیں، کیونکہ اگر عین ہو تو اللہ تعالیٰ کے چونکہ متعدد اسماء ہیں لہٰذا مسمّٰی کا بھی متعدد ہونا لازم آئے گا تو اس سے توحید باطل ہو جائے گی۔ پس ثابت ہوا کہ اسم اپنے مسمّٰی کا غیر ہے۔

بعض اشاعرہ کے نزدیک اسم اپنے مسمّٰی کا عین ہے غیر نہیں جس طرح کہ آیت مبارکہ ''تبارك اسم ربك'' اور ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَىo'' میں برکت اور تسبیح کی نسبت اسم کی طرف ہو رہی ہے حالانکہ برکت والا ہونا عیوب سے پاک ہونا ذات کی صفت ہے لفظ کی نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ اس جگہ اسم سے مراد ذات و مسمّٰی ہے۔

علامہ بیضاوی فرماتے ہیں: یہ اختلاف و نزاع لفظی ہے حقیقی نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ اسم سے مراد لفظ

ہو تو پھر اسم اپنے مسمیٰ کا غیر ہے۔ کیونکہ وہ ایسی اصوات سے مرکب ہوتا ہے الگ الگ اور غیر قارہ ہے۔ اُمتوں اور زمانوں کے مختلف ہونے سے مختلف ہو جاتے ہیں۔ اسماء کبھی متعدد ہوتے (حالانکہ ذات ایک ہوتی ہے) اور کبھی متعدد نہیں...... اگر اسم سے مراد ذاتِ شیء ہو تو پھر وہ اپنے مسمیٰ کا عین ہوگا۔ لیکن اس معنی کے ساتھ مشہور نہیں۔ اگر اسم سے مراد صفت ہو جیسا کہ شیخ ابوالحسن کی رائے ہے تو پھر صفت کی طرح اسم کی بھی تین قسمیں ہو جائیں گی۔ نمبر ۱- جو مسمیٰ کا عین ہو جیسے وجود۔ نمبر ۲- جو مسمیٰ کا غیر ہو جیسے خلق، احیا۔ نمبر ۳- جو اپنے مسمیٰ کا نہ عین ہے اور نہ غیر جیسے علم وقدرت۔

سوال نمبر 3:- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ لَـمَّا افْتَتَحَ سُبْحَانَهٗ بِشَرْحِ حَالِ الْكِتَابِ الْعَظِيْمِ وَسَاقَ لِبَيَانِهٖ ذِكْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَوَاطَأَتْ فِيْهِ قُلُوْبَهُمْ اَلْسِنَتَهُمْ وَثَنّٰى بِاَضْدَادِهِمُ الَّذِيْنَ مَحَضُوا الْكُفْرَ ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) "الناس" جمع ہے یا اسم جمع نیز بتائیں کہ الناس پر الف ولام کون سا ہے؟ اپنا موقف مدلل لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ: "اور لوگوں میں بعض کہتے ہیں: ہم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے" جب اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے کتابِ عظیم کے حال کی وضاحت شروع فرمائی اور اس کے بیان کے لیے ان مومنوں کا ذکر کیا جنھوں نے اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کیا اور اس بارے میں ان کی زبانیں ان کے دلوں کے موافق ہیں اور پھر ثانیاً ان مومنوں کی ضدوں کا ذکر فرمایا جو ظاہر و باطن کے اعتبار سے اپنے کفر میں خالص تھے۔"

(ب) لفظ "الناس" کی تحقیق:

لفظ الناس اسم جمع ہے جمع نہیں ہے، کیونکہ الناس کی اصل اناس ہے بروزن فعال اور فعال کا وزن جمع کے اوزان میں سے ثابت نہیں۔

الف لام کا تعین:

الناس کے الف لام میں دو احتمال ہیں:

(۱) جنس کے لیے، (۲) عہد خارجی کے لیے۔

اگر الف لام جنسی بنائیں تو پھر مَنْ نکرہ موصوفہ ہوگا موصولہ نہیں، کیونکہ ناس کی تعیین نہیں اور اس جگہ معین ناس نہیں۔ جب ناس کی تعیین نہیں تو الف لام جنس کا ہوگا، کیونکہ جنس بھی عدم تعیین پر دلالت کرتی گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ومن الناس ناس يقولون......" اور الف لام عہد خارجی بھی بنا سکتے ہیں۔ اس

تقدیر پر مَنْ موصولہ ہوگا موصوفہ نہیں اور الناس کا معہود خارجی "الذین کفروا" ہوگا۔

سوال نمبر 4:-(اهدنا الصراط المستقيم) والفعل منه هدى واصله يعدى باللام او الى فعومل معه معاملة اختار فى قوله تعالىٰ واختار موسىٰ قومه وهداية الله تتنوع انواعا لايحصيها عدلكنها تنحصر فى اجناس مترتبة الخ ـ

(الف) مذکورہ عبارت کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ کی تشریح لکھیں؟

(ب) مذکورہ عبارت میں "المستقیم، هدى اور اختار" کا اعراب سپردِ قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: "تو ہمیں سیدھے راہ کی ہدایت دے" اور اس کا فعل (ماضی) هدىٰ ہے اور اس کی اصل (استعمال میں) یہ ہے کہ وہ لام یا الی کے ساتھ متعدی ہو پس معاملہ کیا گیا اس کے ساتھ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول "واختار موسىٰ قومه" میں اختار کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کئی اقسام میں تقسیم ہوتی ہیں جن کا شمار کوئی عدد نہیں کر سکتا لیکن وہ انواع اجناس مترتبہ میں ہیں۔"

خط کشیدہ کی تشریح:

یہاں سے مفسر رحمہ اللہ تعالیٰ "اهدنا" فعل کی صرفی بحث کر رہے ہیں کہ اهدنا فعل امر حاضر کا صیغہ ہے اور اس کی ماضی هدىٰ آتا ہے جو ناقص یائی باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے ہے۔ خط کشیدہ عبارت میں مفسر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے استعمال کی وضاحت کی ہے کہ اصل استعمال اور اصل وضع کے اعتبار سے اس کا استعمال یہ ہے کہ یا تو لام کے ساتھ اس کا تعدیہ ہوتا ہے یا پھر الی حرف جار کے واسطہ سے متعدی ہوتا ہے۔ آیتِ مذکورہ میں اس کا استعمال اپنی اصل پر نہیں ہے بلکہ ہوا یوں کہ اس کے صلہ (لام یا الیٰ) حذف کر کے بلاواسطہ اس کا تعدیہ مفعول کی طرف کر دیا اور اس حذف کو "ایصال" کہتے ہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے قول "واختار موسىٰ قومه" میں حرف جار مِنْ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ تو یہ "حذف والایصال" کے قبیلہ سے ہو جائے گا۔

(ب) اعراب:

المستقیم: منصوب ہے، کیونکہ یہ الصراط کی صفت ہے۔

هدىٰ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ناقص یائی از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔

اختار: صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ثلاثی مزید فیہ اجوف یائی از باب افتعال۔

دوسرا حصہ: اصول تفسیر

سوال نمبر 5:- درج ذیل اجزاء حل کریں؟

(۱) تلاوت قرآن مجید کے پانچ آداب تحریر کریں؟

(۲) قرآن مجید کی تعریف لکھیں نیز فوائد وقیود بھی سپردِ قلم کریں؟

(۳) نص میں کس امر کا اعتبار کیا جائے گا؟ لفظ کے عموم کا یا نزول کے سبب خاص کا؟ اپنا موقف مفصل لکھیں؟

(۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کن چار اشخاص سے علم قرآن حاصل کرنے کا حکم دیا تھا؟ ان کے نام لکھیں نیز بتائیں کہ ان چار کے علاوہ دوسروں سے علم قرآن حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اپنا موقف مدلل لکھیں؟

جواب: (۱) تلاوتِ قرآن کے پانچ آداب:

۱- قاریٔ قرآن قرآن مجید کے اخلاق سے مزین ہو۔

۲- لباس وجگہ پاک ہو۔

۳- تلاوت کا آغاز تعوذ وتسمیہ سے ہو۔

۴- تلاوت خوب ٹھہر ٹھہر کر کرنا۔

۵- اونچی جگہ پہ بیٹھ کر تلاوت کرنا۔

(۲) قرآن کی عرفی تعریف مع فوائد قیود:

قرآن کریم کی عرفی تعریف یوں کی جاتی ہے: هو اللفظ المنزل على النبي صلى الله عليه وسلم المنقول عنه بالتواتر المتعبد بتلاوته یعنی یہ ان مقدس الفاظ کا مجموعہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا، ہم تک نقل متواتر کے ساتھ پہنچا ہے اور اس کی تلاوت کرنا عبادت ہے۔

اللفظ: یہ کلمہ بمنزل جنس ہے، جو مفرد ومرکب دونوں کو شامل ہے، کیونکہ احکام پر استدلال دونوں سے ہوتا ہے۔

المنزل على النبي صلى الله عليه وسلم: اس قید سے وہ کتب خارج ہو گئیں، جو دیگر انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔

المنقول عنه بالتواتر: نقل تواتر سے مراد ہے کہ ہر دور میں اتنے لوگ اسے نقل کرتے رہے، جن کا جھوٹ پر جمع ہونا عادتاً محال ہو۔ اس قید سے غیر متواتر قراءتیں خارج ہو گئیں۔

المتعبد بتلاوته: یعنی ایسا مقدس وبابرکت کلام ہے، جس کی تلاوت نماز میں کی جاتی ہے اور نماز کی طرح اس کی تلاوت بھی عبادت ہے۔

(۳) نص میں معتبر امر:

جمہور علماء کے نزدیک نص میں لفظ کے عموم کا اعتبار کیا جائے گا سبب خاص کا نہیں، یہی اصح قول ہے

جبکہ بعض علماء کے نزدیک سبب خاص کا اعتبار کیا جائے گا۔ لفظ کے عموم کا اعتبار کرنے کے دلائل میں صحابہ کرام اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واقعات ہیں، جو خاص سبب کی وجہ سے نازل ہوئے۔ لیکن اس کے باوجود عمومِ لفظ سے دلیل پکڑ کر دوسروں تک حکم متعدی ہوا۔ جیسا کہ آیت ظہار ہے، جو سلمہ بن صخر کے بارے میں اور آیت لعان ہلال بن امیہ کے بارے اور حد قذف والی آیت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہی بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: نص میں اعتبار لفظ کے عموم کا ہوگا۔ فرماتے ہیں: چوری کے متعلق آیت جب ایک عورت کے بارے میں نازل ہوئی تو ایک صحابی کے پوچھنے پر نبی علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت حکم کے اعتبار سے عام ہے خاص نہیں ہے۔

علامہ ابن تیمیہ کا مؤقف بھی یہی ہے کہ اعتبار لفظ کے عموم کا ہوگا۔ لیکن کچھ مفسرین کہتے ہیں: نص کے نزول کا سبب خاص ہے اور علامہ جاراللہ زمخشری کا مؤقف بھی یہی ہے کہ انہوں نے کہا: سورۃ ہمزہ کا سبب خاص ہے لیکن اس کی وعید عام ہے۔ پس معلوم ہوا کہ نص میں لفظ کے عموم کا اعتبار کیا جائے گا۔

(۴) چار اشخاص کے نام:

حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت سالم، حضرت معاذ، حضرت ابی بن کعب" رضی اللہ عنہم اجمعین۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب ترغیب دلانا ہے اور یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ان چار صحابہ کرام کے علاوہ کوئی صحابی حافظ قرآن نہ تھا اور کسی اور صحابی سے علم قرآن حاصل نہیں کر سکتے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سیکھا اور کثیر صحابہ سے کثیر تابعین نے علم قرآن حاصل کیا۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثانية: الحديث وأصوله

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوالات حل کریں۔

القسم الاوّل......حدیث

سوال نمبر 1:-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَتَرَدّٰی فِیْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سِمًا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسَمَّهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَةٌ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّأُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا ۔

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حدیث میں خالدا مخلدا فرمایا گیا ہے حالانکہ اہل سنت کے نزدیک مرتکب کبیرہ مسلمان مخلد فی النار نہیں؟ توضیح بیان کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 2:-عن زید بن خالد قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأمر فی من زنی ولم یحصن جلد مائة وتغریب عام ۔

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور احصان کی تشریح کریں؟ ۱۰

(ب) احناف کا موقف اس حدیث کے موافق ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر حدیث مذکور کی توجیہ بیان کریں؟ ۱۰

(ج) حد کی اصطلاحی تعریف اور حدود اللہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ بیان کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3:-قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم علیکم أهل الكتاب فقولوا وعلیکم ۔

(الف) حدیث مذکور کا ترجمہ کرتے ہوئے اہل کتاب کو سلام کرنے کا حکم تحریر کریں؟ ۱۰

(ب) قیام تعظیمی کا جواز دلائل سے سپرد قلم کریں؟ ۱۰

(ج) مصافحہ کا معنی اور نمازوں کے بعد جو مصافحہ کیا جاتا ہے' اس کی شرعی حیثیت ضبطِ تحریر میں لائیں؟ ۱۰

القسم الثانی......اصول حدیث

سوال نمبر 4:- درج ذیل اجزاء میں سے کوئی چار اجزاء حل کریں؟ ۴×۱۰=۴۰

(الف) حدیث صحیح کی تعریف مع فوائد وقیود ضبطِ تحریر میں لائیں؟

(ب) حدیث قدسی اور قرآن میں فرق بیان کریں؟

(ج) معنعن اور مؤنن میں سے ہر ایک کا لغوی معنی مع فرق سپردِ قلم کریں؟

(د) خبر مشہور اور مستفیض کی تعریف مع فرق تحریر کریں؟

(ہ) فرد مطلق اور فرد نسبی کی تعریف لکھیں؟

(و) طعن راوی سے کیا مراد ہے؟ کوئی سے پانچ سبب ضبطِ تحریر میں لائیں؟

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2023ء

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث

القسم الاوّل......حدیث

سوال نمبر 1:- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَتَرَدّٰی فِیْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سِمًا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسَمَّهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَةٌ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّأُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا ۔

(الف) حدیث مذکور پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) حدیث میں خالدا مخلدا فرمایا گیا ہے حالانکہ اہل سنت کے نزدیک مرتکب کبیرہ مسلمان مخلد فی النار نہیں؟ توضیح بیان کریں؟

جواب: (الف) اعراب وترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو آدمی پہاڑ سے چھلانگ لگا کر اپنے آپ کو ہلاک کر لے، تو وہ جہنم کی آگ میں چھلانگ لگاتا رہے گا، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، جو آدمی زہر پی کر اپنے آپ کو ہلاک کرے، تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا، جسے وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ پیتا رہے گا۔ جو آدمی اپنے آپ کو لوہے سے ہلاک کرے گا، تو اس کا لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا، جسے وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا۔

(ب) مرتکب کبیرہ کے ہمیشہ جہنم میں رہنے کا مسئلہ:

ارتکاب کبیرہ، بہت بڑا گناہ ہے، وہ جہنم کا حقدار ہے، چونکہ وہ کلمہ گو اور مسلمان ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ چاہے گا، تو بغیر جہنم میں ڈالے اسے معاف کر دے گا، یا اسے سزا کے بعد معاف کر دے، کیونکہ مسلمان کا دائمی مقام جہنم نہیں، بلکہ جنت ہے۔ مسلمان خواہ کتنا ہی سیاہ کار ہوگا، وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا۔

سوال نمبر2: عن زید بن خالد قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأمر فی من زنی ولم یحصن جلد مائة وتغریب عام۔

(الف) حدیث کا ترجمہ کریں اور احصان کی تشریح کریں؟

(ب) احناف کا مؤقف اس حدیث کے موافق ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر حدیث مذکور کی توجیہ بیان کریں؟

(ج) حد کی اصطلاحی تعریف اور حدود اللہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ بیان کریں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیتے ہوئے سنا ہے کہ غیر شادی شدہ زانی کو سو کوڑے مارے جائیں اور جلاوطن کیا جائے ایک سال کے لیے۔

احصان کی تشریح:

احصان سے مراد رشتہ ازدواج سے منسلک ہونا ہے یعنی آزاد، عاقل، بالغ، مسلمان جو نکاح صحیح سے وطی کرے۔

(ب) احناف کا مؤقف:

احناف کا مؤقف مذکورہ حدیث مبارکہ کے موافق نہیں ہے۔

توجیہہ:

اس کی توجیہہ یہ ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہو چکی ہے اور اس کی ناسخ یہ حدیث ہے "الثیب بالثیب

جلدة مائة الخ" کی جز بھی منسوخ ہے۔لہٰذا وجہ تسخ میں جلد اور تغریب عام یعنی کوڑوں اور ایک سال کی جلاوطنی کو جمع نہیں کیا جائے گا۔اس کی دلیل آیت کریمہ ہے: الزانية والزاني الخ میں کوڑے مارنا غیر شادی شدہ کی زنا کی مکمل سزا قرار دی گئی ہے۔البتہ امام اگر مصلحتاً جلاوطنی کی سزا دے تو دے سکتا ہے مگر یہ حد میں شرعاً شامل نہیں۔

اصطلاحی معنیٰ اور حدود اللہ:

حدود، حد کی جمع ہے،اس کا لغوی معنیٰ ہے: آڑ یا منع،اسی لیے دربان کو عربی میں بواب اور حداد بھی کہا جاتا ہے۔اصطلاح میں جرم کی شرعی مقررہ سزا کو "حد" کہا جاتا ہے کہ یہ لوگوں کو جرموں سے روکتی ہے، کبھی حرام اشیاء کو بھی حدود کہا جاتا ہے۔چنانچہ ارشاد ربانی ہے: تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ط یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں،تم ان کے پاس بھی نہ جاؤ،اس لیے کہ یہ محرمات سزاؤں کا سبب ہیں۔

اقسام: اسلام میں زنا کی سزا رجم ہے یا سو کوڑے ہیں، چور کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے،شرابی کی سزا اسی کوڑے ہے، پاک دامن آزاد عورت پر تہمت لگانے کی سزا بھی اسی کوڑے،ڈکیتی کی سزا سولی اور قتل کی سزا قصاص حد شرعی ہیں،جواء وغیرہ امور کی سزا حد نہیں بلکہ تعزیر ہے۔

سوال نمبر 3: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم عليكم أهل الكتاب فقولوا وعليكم۔

(الف) حدیث مذکور کا ترجمہ کرتے ہوئے اہل کتاب کو سلام کرنے کا حکم تحریر کریں؟

(ب) قیام تعظیمی کا جواز دلائل سے سپرد قلم کریں؟

(ج) مصافحہ کا معنیٰ اور نمازوں کے بعد جو مصافحہ کیا جاتا ہے اس کی شرعی حیثیت ضبط تحریر میں لائیں؟

جوابات: (الف) ترجمۃ الحدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل کتاب تم کو سلام کہیں تو تم "وعليكم" کہہ دیا کرو۔

سلام کرنے کا حکم:

اہل کتاب کو سلام میں پہل نہیں کرنی چاہیے۔لیکن اگر وہ پہل کریں تو ان کو ویسا جواب لوٹا دو۔علماء فرماتے ہیں: ان کے سلام کے جواب میں صرف "وعليك" سے زیادہ نہ کہو۔بعض علماء فرماتے ہیں: اہل کتاب کو ضرورت یا حاجت کے پیش نظر سلام کہنا درست اور جائز ہے۔

(ب) قیام تعظیمی:

بعض علماء کہتے ہیں: یہ بات تحقیق سے ثابت ہے کہ مجلس میں آنے والے شخص کے لیے قیام سنت

ہے، انہوں نے اس حدیث کو دلیل بنایا: "قوموا الی سید کم" بعض کے نزدیک یہ مکروہ و بدعت ہے اور ممنوع ہے۔ جیسا کہ اوپر والی حدیث سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیام صحابہ کو ناپسند کرتے تھے۔

حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مت کھڑے ہوا کرو، کیونکہ یہ عجمیوں کی عادت ہے۔

راجح مؤقف یہ ہے کہ بعض علماء فرماتے ہیں: اہل علم وفضل کے لیے قیام جائز ہے جس طرح کہ حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اس پر دال ہے۔ امام محی السنہ محی الدین نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اہل فضل کی آمد پر ان کے لیے قیام مستحب ہے۔ اس بارے میں احادیث موجود ہیں۔ اس بارے میں صراحتاً منع پر کوئی حدیث نہیں ہے۔ لیکن کسی دنیادار کے لیے دنیاوی غرض کے لیے قیام کرنے کی سخت وعید ہے اور اسے حرمت/انتہائی مکروہ عمل قرار دیا گیا ہے۔

(ج) مصافحہ کا معنی اور نمازوں کے بعد مصافحہ کا شرعی حکم:

ایک شخص کی ہتھیلی کی چوڑائی کا دوسرے شخص کی ہتھیلی کی چوڑائی سے مس کرنا، مصافحہ ہے۔

حکم: نمازوں کے بعد جو مصافحہ کیا جاتا ہے اس کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں ہے اور مصافحہ کے لیے اس وقت کو مخصوص کر لینا بدعت ہے۔

القسم الثانی ...... اصول حدیث

سوال نمبر 4:- درج ذیل اجزاء حل کریں؟

(الف) حدیث صحیح کی تعریف مع فوائد وقیود ضبطِ تحریر میں لائیں؟

(ب) حدیث قدسی اور قرآن میں فرق بیان کریں؟

(ج) معنعن اور مؤنن میں سے ہر ایک کا لغوی معنیٰ مع فرق سپردِ قلم کریں؟

(د) خبر مشہور اور مستفیض کی تعریف مع فرق تحریر کریں؟

(ہ) فرد مطلق اور فرد نسبی کی تعریف لکھیں؟

(و) طعن راوی سے کیا مراد ہے؟ کوئی سے پانچ سبب ضبطِ تحریر میں لائیں؟

جوابات: (الف) حدیث صحیح کی تعریف:

اصطلاح میں صحیح حدیث اسے کہتے ہیں جسے عادل، ضابط، اپنے مثل راوی سے نقل کرے اور آخر سند تک اسی طرح ہو اور اس کی سند میں اتصال پایا جاتا ہو۔ نیز اس میں کوئی شاذ بھی نہ ہو اور علت بھی نہ ہو۔

قیود وفوائد:

حدیث صحیح کی تعریف سے واضح ہوتا ہے کہ اس میں پانچ قیود پائی جاتی ہیں:

۱- سند کا متصل ہونا، ۲- راویوں کا عادل ہونا

۳- راویوں کا ضابط، ۴- عدم علت

۵- عدم شذوذ

ان قیود کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی حدیث میں ان میں سے کوئی ایک قید نہ پائی جائے، تو اسے حدیث صحیح نہیں کہیں گے۔

(ب) فرق:

حدیث قدسی	قرآن مجید
۱- اس کا معنیٰ اللہ کی طرف سے اور الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوتے ہیں۔	یہ لفظاً ومعناً اللہ کی طرف سے ہے۔
۲- اس کی تلاوت بطور عبادت نہیں کی جاتی۔	اس کی تلاوت بطور عبادت کی جاتی ہے۔
۳- اس کے ثبوت کے لیے تواتر شرط نہیں ہے۔	اس کے ثبوت کے لیے تواتر شرط ہے۔

(ج) معنعن کا لغوی معنی:

معنعن لفظ ''عنعن'' سے اسم مفعول ہے، جس کا لغوی معنی ہے ''عن، عن'' کہا۔

المؤنن کا لغوی معنی: لغت کے اعتبار سے یہ أنَّ سے بنا ہے اس کا معنی ہے ''فلاں نے ''أنَّ أنَّ'' کہا۔

دونوں میں فرق: راوی کا یہ کہنا کہ ''فلان عن فلان''، معنعن ہے جبکہ راوی کا یہ کہنا: ''فلان ان فلانا قال'' مؤنن ہے۔

(د) خبر مشہور کی تعریف:

خبر مشہور اس حدیث کو کہتے ہیں جس کو ہر طبقہ سند میں تین یا اس سے زائد راوی روایت کریں جب تک وہ حد تواتر کو نہ پہنچ جائے۔

خبر مستفیض کی تعریف: اس کی تعریف میں تین اقوال ہیں: پہلا یہ کہ ''یہ خبر مشہور کے مترادف ہے۔'' دوسرا یہ کہ ''یہ خبر مشہور سے خاص ہے۔'' تیسرا یہ کہ ''یہ خبر مشہور سے عام ہے۔''

دونوں میں فرق: خبر مستفیض میں شرط ہے کہ اس کی سند کی دونوں طرفیں مساوی ہوں جبکہ خبر مشہور میں یہ شرط مفقود ہے۔

(ہ) فرد مطلق کی تعریف:

اس کی سند کے شروع میں غرابت ہو یعنی جہاں سے سند شروع ہوتی ہو، وہاں ایک ہی راوی ہو۔

فرد نسبی کی تعریف: وہ حدیث جس کے آغاز سند میں ایک سے زیادہ راوی روایت کریں، پھر ان میں سے صرف ایک راوی روایت کرے۔

(و) طعن سے مراد:

راوی پر طعن سے مراد یہ ہے کہ کوئی زبان سے اس پر گفتگو (جرح) کرے اور اس کے عادل ہونے، اس کے دین نیز اس کے ضبط، حفظ اور بیدار مغز ہونے پر گفتگو کرے۔

اسباب طعن: پانچ اسباب طعن یہ ہیں:

۱- جھوٹ کی تہمت، ۲- فسق، ۳- جہالت، ۴- بدعت، ۵- غفلت

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الثالثة: الفقه

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1:- وَإِذَا كَانَ اَحَدُ الْعِوَضَيْنِ اَوْ كِلَاهُمَا مُحَرَّمًا فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ كَالْبَيْعِ بِالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَالْخَمْرِ وَالْخِنْزِيْرِ وَكَذَا اِذَا كَانَ غَيْرَ مَمْلُوْكٍ۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ وتوضیح کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) بیع فاسد اور بیع باطل کی تعریف مع مثال لکھیں نیز بتائیں کہ مدبر اور مکاتب کی بیع، بیع فاسد ہے یا باطل؟ ۵+۵+۵=۱۵

(ج) بیع محاقلہ کی تعریف تحریر کریں؟ ۴

سوال نمبر 2:- ولا يجوز بيع الزيتون بالزيت والسمسم بالشيرج حتى يكون الزيت والشيرج أكثر مما في الزيتون والسمسم فيكون الدهن بمثله والزيادة بالثجير۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور صورت مسئلہ بیان کریں؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) کسی چیز کے موزونی یا مکیلی ہونے کا ضابطہ تحریر کریں؟ ۸

(ج) بیع سلم کی شرائط سبعہ سپرد قلم کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 3:- ولا تصح ولاية القاضي حتى يجتمع في المولى شرائط الشهادة ويكون من أهل الاجتهاد۔

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ و شرائط شہادت تحریر کریں؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) اہل اجتہاد سے کیا مراد ہے؟ فاسق قاضی بننے کا اہل ہے یا نہیں؟ ۱۰

(ج) عہدہ قضاء طلب کرنے کا حکم لکھیں نیز بتائیں قاضی کن لوگوں کا ہدیہ قبول کرسکتا ہے اور کن کا نہیں؟ ۸

سوال نمبر 4:- (الف) "المضاربة" کا لغوی اور اصطلاحی معنی اور اس کے جواز کی دلیل ضبط تحریر میں لائیں؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) اجارہ کی تعریف اور اجارہ کی وجودی شرائط سپرد قلم کریں؟۱۰

(ج) اجیر مشترک اور اجیر خاص کی تعریف مع مثال لکھیں؟۴+۴=۸

☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلبا بابت 2023ء

تیسرا پرچہ: فقہ

سوال نمبر 1:-وَاِذَا كَانَ اَحَدُ الْعِوَضَيْنِ اَوْ كِلَاهُمَا مُحَرَّمًا فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ كَالْبَيْعِ بِالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَالْخَمْرِ وَالْخِنْزِيْرِ وَكَذَا اِذَا كَانَ غَيْرَ مَمْلُوْكٍ ۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ و توضیح کریں؟

(ب) بیع فاسد اور بیع باطل کی تعریف مع مثال لکھیں نیز بتائیں کہ مدبر اور مکاتب کی بیع، بیع فاسد ہے یا باطل؟

(ج) بیع محاقلہ کی تعریف تحریر کریں؟

جوابات: (الف) نوٹ: اعراب سوالیہ حصے میں لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمۃ العبارۃ: جب عوضین میں سے کوئی ایک یا دونوں حرام ہوں پس بیع فاسد ہے جیسے بیع کرنا مردار، خون، شراب اور خنزیر کی اور ایسے ہی جب غیر مملوک کی۔

توضیح:

امام قدوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر عوضین یعنی ثمن اور مبیع دونوں حرام ہوں یا ان میں سے کوئی ایک حرام ہو تو ایسی صورت میں بیع فاسد ہوگی جیسے مردار کی یا خون کی یا خنزیر کی خرید و فروخت کرنا۔ صاحب ہدایہ کے نزدیک انہوں نے اختصار سے کام لیا ہے۔اس کی وضاحت یہ ہے کہ اگر کسی نے کوئی کپڑا خریدا اور مردار یا خون وغیرہ کو ثمن قرار دیا، تو ان صورتوں میں بیع باطل ہوگی لیکن اگر کسی نے شراب یا خنزیر کے عوض کپڑا خریدا تو بیع فاسد ہوگی، کیونکہ مردار اور خون یہ چیزیں کسی کے نزدیک بھی ثمن میں/ مال میں شمار نہیں ہوتیں اور خمر اور خنزیر بعض کے نزدیک مال شمار ہوتے ہیں۔ پہلی صورت میں رکن بیع مبادلۃ المال بالمال معدوم ہے اور دوسری صورت میں موجود ہے۔

(ب) بیع فاسد:

وہ بیع ہے، جو مشروع باصلہ ہو (یعنی مبیع مال متقوم ہو) مگر مشروع بوصفہ نہ ہو (بوصفہ عدم مشروعیت سے مراد یہ ہے کہ فسخ عقد کے لوازم یعنی شرائط میں ہو مثلاً ایسی کسی شرط کے ساتھ بیع کرنا، جس کا عقد مقتضی

نہ ہو)

بیع فاسد کا حکم یہ ہے کہ قبضہ کے بعد ملک کا فائدہ دیتی ہے، اور بغیر قبضہ کے ملک کا فائدہ نہیں دیتی۔

بیع باطل:

وہ بیع ہے، جو نہ باصلہ مشروع ہو، اور نہ بوصفہ (باصلہ عدم مشروعیت سے مراد یہ ہے کہ مال متقوم نہ ہو) جیسے مردار کا فروخت کرنا۔ بیع باطل کا حکم یہ ہے کہ یہ ملک کا فائدہ نہیں دیتی، خواہ مشتری مبیع پر قبضہ کرے یا نہ کرے۔

مدبر کی بیع کا حکم: مدبر کی بیع فاسد ہے۔

مکاتب کی بیع کا حکم: مکاتب کی بیع فاسد ہے۔

فاسد امام قدوری کے نزدیک ہے صاحب ہدایہ کہتے ہیں فاسد کا مفہوم باطل ہے۔

(ج) بیع محاقلہ:

کھیت کی فصل کو اسی جنس کے خشک اناج کے عوض پیمانوں سے بیع کرنے کو محاقلہ کہتے ہیں۔

سوال نمبر2:- ولا يجوز بيع الزيتون بالزيت والسمسم بالشيرج حتى يكون الزيت والشيرج أكثر مما في الزيتون والسمسم فيكون الدهن بمثله والزيادة بالثجير.

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور صورت مسئلہ بیان کریں؟

(ب) کسی چیز کے موزونی یا مکیلی ہونے کا ضابطہ تحریر کریں؟

(ج) بیع سلم کی شرائط سبعہ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ: ''اور زیتون کو اس کے تیل کے عوض بیچنا اور تل کو اس کے تیل کے بدلے بیچنا جائز نہیں ہے حتیٰ کہ روغن زیتون اور تل کا تیل زیتون اور تل میں موجود تیل سے زائد ہو تاکہ ہو جائے تیل تیل کے مثل اور زائد کھل کے مقابل۔''

مسئلہ کی صورت:

صورتِ مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی نے زیتون کو زیتون کے تیل کے عوض فروخت کیا اور تل کو تیل کے عوض فروخت کیا تو اس بیع کے جائز ہونے کی شرط یہ ہے کہ نکالا ہوا تیل زیتون اور تل (جس سے تیل نہ نکالا گیا ہو) سے زائد ہو، کیونکہ ظاہری بات ہے کہ نکالا ہوا تیل ان میں موجود تیل سے یقیناً زائد ہوگا، تو کچھ تیل تل کے مقابلہ میں ہو جائے گا اور کچھ بھوسا اور کھل کے مقابلہ میں ہو جائے گا۔ لہٰذا ربا کی صورت متحقق نہ ہوگی۔ اگر نکالا ہوا تیل ان میں موجود تیل کے مساوی ہو تو پھر جائز نہیں، کیونکہ زائد تیل چونکہ کسی کا عوض

نہیں ہوگا تو ربو متحقق ہو جائے گا جو کہ ناجائز ہے۔

(ب) چیز کے موزونی اور مکیلی ہونے کا معیار:

ہر وہ چیز جس میں نبی علیہ السلام نے بطور کیل کمی زیادتی کو حرام فرمایا اور اس میں حرام ہونے کی نص اور صراحت فرمائی تو وہ مکیلی ہے جیسے گندم اور جو وغیرہ۔

ہر وہ چیز جس میں باعتبار وزن کے نبی علیہ السلام نے تفاضل اور زیادتی کے حرام ہونے کی نص اور صراحت فرمائی' تو وہ تا قیامت موزونی ہے اگر چہ لوگوں نے اس میں وزن کرنا چھوڑ دیا جیسے سونا و چاندی وغیرہ۔

(ج) بیع سلم کی شرائطِ سبعہ:

۱-جنس معلوم ہو، ۲-نوع معلوم ہو، ۳-صفت معلوم ہو، ۴-مقدار معلوم ہو، ۵-وقت معلوم ہو، ۶-راس المال کی مقدار معلوم ہو کہ کیلی ہے یا وزنی یا عددی، ۷-اداء کرنے کی جگہ معلوم ہو۔

سوال نمبر3:-ولا تصح ولاية القاضي حتى يجتمع في المولى شرائط الشهادة ويكون من أهل الاجتهاد .

(الف) مذکورہ عبارت کا ترجمہ، شرائط شہادت تحریر کریں؟

(ب) اہل اجتہاد سے کیا مراد ہے؟ فاسق قاضی بننے کا اہل ہے یا نہیں؟

(ج) عہدہ قضاء طلب کرنے کا حکم لکھیں نیز قاضی کن لوگوں کا ہدیہ قبول کر سکتا ہے اور کن کا نہیں؟

جواب: (الف) ترجمہ: اور (کسی کو) قاضی کی ولایت دینا درست نہیں یہاں تک کہ جمع ہوں اس شخص میں جس کو ولایت دی جا رہی ہے شہادت کی شرائط اور ہو وہ شخص اہل اجتہاد سے۔

شہادت کی شرائط: عقل، بلوغ، اسلام اور عدالت۔

(ب) اہلِ اجتہاد سے مراد:

اہل اجتہاد سے مراد یہ ہے کہ وہ ایسے لوگوں میں ہو جس میں مادہ اجتہاد یعنی مجتہد بننے کی صلاحیت موجود ہو، قرآن وسنت سے مسائل اخذ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور فقہ پر عبور حاصل ہو کہ جس مسئلہ کو چاہے اور جب چاہے معلوم کر سکے یعنی جو علم حدیث میں بھی ماہر ہو اور علم فقہ میں بھی۔

فاسق کا قاضی بننا:

فاسق کا قاضی بننا صحیح اور جائز ہے، کیونکہ وہ شہادت کا اہل ہے، لیکن مناسب یہ ہے کہ فاسق کو قاضی نہ بنایا جائے جیسا کہ قاضی کے لیے فاسق کی گواہی قبول کرنا مناسب نہیں ہے۔

(ج) عہدہ قضاء طلب کرنے کا حکم:

اگر چہ کسی شخص میں قاضی بننے کی صلاحیت موجود ہے اور وہ عہدہ قضاء کے لائق بھی ہے اور اس کو اپنے اوپر اعتماد بھی ہو کہ وہ امور قضاء کی ادائیگی احسن طریقے سے کر پائے گا، تو پھر بھی عہدہ قضاء طلب کرنا، اس کے لیے مناسب نہیں، کیونکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: ''جس شخص نے عہدہ قضاء طلب کیا تو اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔''

ہدیہ قبول کرنے کا حکم:

قاضی صرف دو طرح کے آدمی سے ہدیہ قبول کر سکتا:

نمبر ۱- ذی رحم قریبی رشتہ دار سے، کیونکہ قریبی رشتہ دار سے ہدیہ لینے میں صلہ رحمی ہے۔ اگر قبول نہ کیا تو قطع رحمی کا سبب بنے گا۔

نمبر ۲- اس شخص سے بھی ہدیہ لے سکتا ہے کہ عہدہ قضاء پر فائز ہونے سے پہلے جن سے عادتاً لیتا رہتا تھا کہ ایسے شخص سے ہدیہ لینا عادۃً ہوگا عہدہ قضاء کی وجہ سے نہیں۔

سوال نمبر 4:- (الف) ''المضاربة'' کا لغوی اور اصطلاحی معنی اور اس کے جواز کی دلیل ضبطِ تحریر میں لائیں؟

(ب) اجارہ کی تعریف اور اجارہ کے وجوب کی شرائط سپردِ قلم کریں؟

(ج) اجیر مشترک اور اجیر خاص کی تعریف مع مثال لکھیں؟

جواب: (الف) مضاربت کا لغوی معنی: زمین میں چلنا، سفر کرنا اس کے لغوی معنی ہیں۔

اصطلاحی معنی: وہ عقدِ شرکت جس میں ایک شریک کا مال ہو اور دوسرا کام کرنے والا ہو۔

جواز کی دلیل: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو اس وقت لوگ عقد مضاربت کرتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا اور صحابہ کرام بھی عقد مضاربت کرتے تھے۔ ویسے بھی اس کی طرف کثیر حاجت اور ضرورت ہے۔ لوگ اس کی طرف کثیر محتاج ہیں۔ وہ اس طرح کہ بعض کے پاس مال ہے لیکن انہیں تصرف اور تجارت کرنے کا طریقہ نہیں آتا۔ بعض کو تصرف کرنے کا طریقہ تو آتا ہے ان میں اہلیت تو ہوتی ہے لیکن ان کے پاس مال نہیں ہوتا۔ لہٰذا جب ایک کا مال ہوگا اور دوسرا کام و تصرف کرے گا، تو دونوں کی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ کسی کا نقصان بھی نہیں ہوگا۔

(ب) اجارہ کی تعریف:

اجارہ کا لغوی معنی اجرت اور کرایہ ہے جبکہ اصطلاح میں اجارہ یہ ہے کہ کسی سے عوض اور اجرت لے کر اسے منافع کا مالک بنا دینا۔

وجودی شرائط:

اجارہ صحیح ہونے کی پہلی وجودی شرط یہ ہے کہ منافع معلوم ہوں اور دوسری وجودی شرط یہ ہے کہ اجرت بھی معلوم ہو۔ اگر مذکورہ دونوں چیزیں معلوم نہ ہوں گی تو جھگڑا وفساد ہوگا۔

(ج) اجر مشترک کی تعریف:

وہ شخص جو ایک سے زائد کے لیے کام کرتا ہے، کسی ایک خاص کے لیے نہیں کرتا۔ یہ کام کرنے سے ہی اجرت کا مستحق ہوتا ہے جیسے رنگ ساز۔

اجیر خاص کی تعریف:

وہ شخص جو کہ مدت میں اپنے آپ کو سپرد کر دینے کے سبب اجرت کا مستحق ہوتا ہے، چاہے کام کرے یا نہ کرے جیسے بکریاں چرانے والا۔

☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الرابعة: البلاغة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر1:-وَالْمُقَدَّمَةُ مَاخُوْذَةٌ مِنْ مُقَدَّمَةِ الْجَيْشِ لِلْجَمَاعَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ مِنْهَا مِنْ قَدَّمَ بِمَعْنَى تَقَدَّمَ يُقَالُ مُقَدِّمَةُ الْعِلْمِ وَمُقَدِّمَةُ الْكِتَابِ وَلِعَدَمِ فَرْقِ الْبَعْضِ بَيْنَ مُقَدِّمَةِ الْعِلْمِ وَمُقَدِّمَةِ الْكِتَابِ اَشْكَلَ عَلَيْهِمْ اَمْرَانِ احْتَاجُوْا فِي التَّفَصِّيْ عَنْهُمَا اِلَى تَكَلُّفٍ .

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) مقدمة العلم اور مقدمة الكتاب کی تعریف لکھیں نیز بتائیں عدم فرق کی وجہ سے کون سی دو مشکلات لازم آتی ہیں؟ ۳×۵=۱۵

(ج) فصاحت کی اقسام تحریر کریں؟ ۳

سوال نمبر2:-(الف) مندرجہ ذیل میں سے کوئی سے چار کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟ ۴×۵=۲۰

حال، شاہد، تعقید معنوی، مخالفت قیاس، کثرت تکرار

سأطلب بعد الدار عنكم لتقربوا
وتسكب عيناى الدموع لتجمدا

(ب) شعر مذکور کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ یہ کس اصطلاح کی مثال ہے؟ ۸+۲=۱۰

(ج) بلاغت کی اقسام تحریر کریں؟ ۳

سوال نمبر3:-(الف) "غدائره مستشزرات الى العلى" شعر کو مکمل کر کے ترجمہ کریں نیز شاعر کا نام بتائیں؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) تنافر کلمہ کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ مستشزرات میں ثقل کا منشاء کون سی چیز ہے؟ مفصل لکھیں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ج) مطول کے مصنف کا نام سپرد قلم کریں؟ ۳

سوال نمبر 4:-وينحصر المقصود من علم المعانى فى ثمانية أبواب انحصار الكل فى أجزائه لا الكلى فى جزئياته ۔

(الف) علم معانی کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت بیان کریں؟ ۴+۴+۴=۱۲

(ب) علم معانی کے تمام ابواب کے نام لکھیں نیز خط کشیدہ سے شارح کی مراد وضاحت کے ساتھ لکھیں؟ ۸+۵=۱۳

(ج) "أما بعد" مطول کی روشنی میں لفظ "بعد" کی تشریح تحریر کریں؟ ۸

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2023ء

چوتھا پرچہ: بلاغت

سوال نمبر ۱:-وَالْمُقَدَّمَةُ مَاخُوْذَةٌ مِنْ مُقَدَّمَةِ الْجَيْشِ لِلْجَمَاعَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ مِنْهَا مِنْ قَدِمَ بِمَعْنًى تَقَدَّمَ تُقَالُ مُقَدِّمَةُ الْعِلْمِ وَمُقَدِّمَةُ الْكِتَابِ وَلِعَدَمِ فَرْقِ الْبَعْضِ بَيْنَ مُقَدِّمَةُ الْعِلْمِ وَمُقَدِّمَةُ الْكِتَابِ اَشْكَلَ عَلَيْهِمْ اَمْرَانِ احْتَاجُوْا فِيْ اَلتَّفَصِّيْ عَنْهُمَا اِلٰى تَكَلُّفٍ ۔

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر سلیس اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) مقدمة العلم اور مقدمة الکتاب کی تعریف لکھیں نیز بتائیں عدم فرق کی وجہ سے کون سی دو مشکلات لازم آتی ہیں؟

(ج) فصاحت کی اقسام تحریر کریں؟

(الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: "اور مقدمۃ ماخوذ ہے مقدمة الجيش سے اور مقدمة الجیش لشکر کی وہ جماعت اور گروہ ہے، جو اس سے مقدم ہوتا ہے۔ قدم سے مشتق ہے لیکن تقدم (فعل لازم) کے معنی میں ہے کہا جاتا ہے کہ (مقدمۃ کی دو قسمیں ہیں) مقدمة العلم اور مقدمة الکتاب ۔ مقدمة العلم اور مقدمة الکتاب کے درمیان بعض لوگوں کے فرق نہ کرنے کی وجہ سے ان پر دو امر مشکل ہو گئے جن سے خلاصی کرنے میں وہ تکلف کے محتاج ہوئے۔"

(ب) مقدمۃ العلم کی تعریف: جس پر علم کے مسائل میں شروع ہونا موقوف ہو جیسے تعریف، موضوع اور غرض کا بیان۔

مقدمۃ الکتاب کی تعریف: کلام کا وہ طائفہ جو مقصد سے پہلے ہو اور مقصود میں نفع مند ہو۔

دو مشکلات: جو لوگ مقدمۃ الکتاب اور مقدمۃ العلم میں فرق نہیں کرتے ان پر درج ذیل دو

مشکلات لازم آئیں گی:

نمبرا- پہلا امر مشکل یہ ہے کہ مقدمۃ العلم وہ ہوتا ہے جس پر علم میں شروع ہونا موقوف ہو حالانکہ صاحب مفتاح نے اسے آخر میں ذکر کیا۔ اگر علم میں شروع ہونا اس پر موقوف ہوتا' تو صاحب مفتاح اسے آخر میں ذکر نہ کرتے۔ اب آپ پر لازم ہے کہ اس کی وضاحت اور بیان کرو کہ کس پر موقوف ہے؟ تمہاری بات اور صاحب مفتاح کی باتوں میں تعارض ہے۔ اس تعارض کو کیسے دور کرو گے؟

نمبر۲-دوسرا امر مشکل یہ ہے کہ رسالہ شمسیہ میں ہے کہ''المقدمة فی حد العلم والغرض منه و موضوعه ''اب مقدمۃ سے مراد بھی تعریف، موضوع اور غرض کا بیان ہے اور فی حرف کی مدخول بھی وہی چیزیں ہیں۔ تو ظرفیۃ الشی فی نفسہ لازم آ گیا کہ ظرف بھی وہی اور مظروف بھی اور یہ باطل ہے' کیونکہ ظرف اور مظروف میں تغایر ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کا جواب کیا ہوگا۔

(ج) فصاحت کی اقسام:

فصاحت کی اقسام درج ذیل ہیں:

(۱) فصاحۃ فی المفرد، (۲) فصاحت فی الکلام، (۳) فصاحت فی المتکلم۔

سوال نمبر 2:-(الف) مندرجہ ذیل کی تعریفات و امثلہ لکھیں؟

حال، شاہد، تعقید معنوی، مخالفت قیاس، غرابت، تکرار

سأطلب بعد الدار عنكم لتقربوا وتسكب عيناى الدموع لتجمدا

(ب) شعر مذکور کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ یہ کس اصطلاح کی مثال ہے؟

(ج) بلاغت کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: (الف) تعریفات و امثلہ:

حال کی تعریف: حال وہ امر ہے جو متکلم کو مخصوص کیفیت پر کلام کرنے پر ابھارے جیسے مخاطب کا منکر ہونا حال ہے اور تاکیدی کلام پر ابھارتا ہے۔

شاہد کی تعریف: وہ جزئی جو قاعدہ کو ثابت کرنے کے لیے ذکر کی جائے جیسے کتاب اللہ، سنت یا معتمد عربوں کا کلام۔

تعقید معنوی کی تعریف: انتقال میں خلل کی وجہ سے کلام اگر اپنے مرادی معنی پر ظاہر الدلالۃ نہ ہو' تو اسے تعقید معنوی کہتے ہیں جیسے

ساطلب بعد الدار عنكم لتقربوا وتكسب عيناى الدموع لتجمدا

مخالفت قیاس کی تعریف: کلمہ کا صرفی قانون کے خلاف ہونا جیسے اجلل (بغیر ادغام کے)

کثرتِ تکرار کی تعریف: تکرار کا مطلب ہے کہ ایک دفعہ ذکر ہو جانے کے بعد شی ءکا دوبارہ ذکر کرنا اور کثرت سے مراد مافوق الواحد ہے جیسے سبوح لها منها عليها شواهد۔

(ب) شعر کا ترجمہ:

''عنقریب میں تم سے گھر کی دوری طلب کروں گا تا کہ تم قریب ہو جاؤ اور میری آنکھیں آنسو بہاتی ہیں تا کہ وہ خوش ہو جائیں۔''

ممثل: یہ شعر تعقید معنوی کی مثال ہے۔

(ج) بلاغت کی اقسام:

بلاغت کی دو قسمیں یہ ہیں: ۱- بلاغة في الكلام، ۲- بلاغة في المتكلم

سوال نمبر3:-(الف)''غدائره مستشزرات الى العلىٰ'' شعر کو مکمل کر کے ترجمہ کریں نیز شاعر کا نام بتائیں؟

(ب) تنافر کلمہ کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ مستشزرات میں ثقل کا منشاء کون سی چیز ہے؟ مفصل لکھیں؟

(ج) مطول کے مصنف کا نام سپردِ قلم کریں؟

جواب: (الف) مکمل شعر:

غدائره مستشزرات الى العلى تضل العقاص في مثنى ومرسل

ترجمہ: ''اس کی مینڈیاں اوپر کو اٹھی ہوئی ہیں اور غائب ہو جاتا ہے بالوں کا جوڑا لٹکے ہوئے اور گوندھے ہوئے بالوں میں۔''

شاعر کا نام: امرء القیس۔

(ب) تنافر کلمہ کی تعریف:

کلمہ میں ایسا وصف کا ہونا جو کلمہ کو زبان پر ثقیل اور نطق کو مشکل بنا دے جیسے مستشزرات۔

ثقل کا منشاء:

بعض لوگوں نے کہا: مستشزرات میں ثقل کا منشاء شین کا زاء اور تاء کے درمیان آنا ثقل کا باعث ہے۔ بعض نے کہا: قریب المخارج حروف کا اجتماع ثقل کا منشاء ہے لیکن صاحب مطول فرماتے ہیں: ثقل کا کوئی خاص ضابطہ نہیں جس کو ذوق سلیم مشکل جانے اور اس کے تلفظ کو مشکل سمجھے وہ کلمہ متنافر ہوگا خواہ قریب المخارج حروف کے اجتماع کی وجہ سے ہو یا بعید المخارج حروف کے اجتماع کی وجہ سے یا اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے۔

(ج) مطول کے مصنف کا نام: عمر بن مسعود المعروف سعد الدین تفتازانی۔

سوال نمبر 4:- وینحصر المقصود من علم المعانی فی ثمانیة أبواب انحصار الکل فی أجزائه لاالکلی فی جزئیاته۔

(الف) علم معانی کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت بیان کریں؟

(ب) علم معانی کے تمام ابواب کے نام لکھیں نیز خط کشیدہ سے شارح کی مراد وضاحت کے ساتھ لکھیں؟

(ج) "أما بعد" مطول کی روشنی میں لفظ "بعد" کی تشریح تحریر کریں؟

جواب: (الف) علم معانی کی تعریف:

وہ علم جس کے باعث لفظ عربی کے ایسے احوال معلوم ہوں جو لفظ کو مقتضیٰ الحال کے مطابق کردیں۔

موضوع: بلغاء کی تراکیب اس حیثیت سے کہ وہ مقتضیٰ الحال کے مطابق ہوں۔

غرض: کلام کو مقتضیٰ الحال کے مطابق کرنے میں غلطی سے بچنا۔

(ب) علم معانی کے ابواب:

علم معانی کے ابواب ثمانیہ کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) احوال اسناد خبری، (۲) احوال مسند الیہ، (۳) احوال مسند، (۴) احوال متعلقات فعل، (۵) قصر، (۶) انشاء، (۷) فصل ووصل، (۸) ایجاز اطناب اور مساوات۔

خط کشیدہ کی وضاحت:

انحصار کی دو قسمیں ہیں:

(۱) انحصار الکل فی الاجزاء، (۲) انحصار الکلی فی الجزئیات۔

شارح نے عبارت نکال کر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس جگہ انحصار کی پہلی قسم یعنی انحصار الکل فی الاجزاء ہے۔ انحصار الکلی فی الجزئیات ہے، کیونکہ کلی کا حمل اپنے جزئیات پر جائز ہے جیسے کہا جاتا ہے زید انسان، خالد انسان۔ اگر اس جگہ انحصار سے مراد انحصار الکلی فی الجزئیات ہیں تو پھر علم معانی کا ہر باب پر صادق آنا لازم آئے گا اور یہ باطل ہے۔

(ج) "أما بعد" کی نحوی تحقیق:

لفظ "بعد" ظروف زمانیہ سے ہے اور اضافت سے منقطع ہونے کی وجہ سے مبنی برضم ہے۔ اَمّا بَعْدُ اصل میں مـمـا یکن من شیء بعد الحمد والصلوٰۃ تھا، مـمـا یکن من شیء کو حذف کیا اور اس کے عوض اَمّا لائے اور پھر بـعـد الـحمد والصلوٰۃ کے مضاف الیہ کو حذف کیا اور مبنی برضمہ کیا تو "اَمّا بَعْدُ" ہوگیا۔

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة الخامسة: الفلسفة والمناظرة

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو دو سوال حل کریں؟

حصہ اوّل......فلسفہ

سوال نمبر 1:-الهيولى لاتتجرد عن الصورة .

(الف) عبارت میں مذکورہ دعویٰ پر دلیل پیش کریں؟۱۰

(ب) درج ذیل اصطلاحات کی تعریف تحریر کریں؟۱۵

هیولیٰ، صورۃ جسمیہ، سطح جوہر، جزء لا یتجزی، حرکت

سوال نمبر 2:-فصل في ابطال الذي لا يتجزى .

(الف) مذکورہ عبارت کی تشریح کریں؟۵

(ب) مذکورہ دعویٰ پر کوئی ایک دلیل پیش کریں؟۱۰

(ج) جسم کے متعلق متکلمین، اشراقین اور مشائین کا مسلک واضح کریں؟۱۰

سوال نمبر 3:- (الف) عرض کی اقسام بیان کریں اور کسی تین کی تعریفات مع امثلہ سپرد قلم کریں؟۱۵

(ب) حرکت کی اقسام اربعہ مع امثلہ تحریر کریں؟۱۰

حصہ دوم......مناظرہ

سوال نمبر 4:-اَلْحَمْدُ هُوَ الْوَصْفُ بِالْجَمِيْلِ عَلَى الْجَمِيْلِ الْاِخْتِيَارِىْ حَقِيْقَةً اَوْ حُكْمًا كَصِفَاتِ الْبَارِىْ تَعَالٰى وَاللَّامُ فِيْهِ لِلْجِنْسِ اَوْ لِلْاِسْتِغْرَاقِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ لِلْعَهْدِ اِشَارَةً اِلَى الْحَمْدِ الْمَحْبُوْبِ وَالْمَرْضِيِّ لَهٗ تَعَالٰى الْمَذْكُوْرِ فِىْ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَضْعَافُ مَا حَمِدَهٗ خَلْقُهٗ كَمَا يُحِبُّهٗ وَيَرْضَاهُ .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟۵+۱۰=۱۵

(ب) عبارت کی تشریح اس انداز سے کریں کہ شارح کی غرض واضح ہو جائے؟۱۰

سوال نمبر 5:- المناظرة توجه المتخاصمين في النسبة بين الشيئين اظهار اللصواب ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) مناظرہ کا لغوی معنی بیان کرنے کے بعد اس کی کوئی تین وجوہ تسمیہ تحریر کریں؟ ۱۰

(ج) مجادلہ اور مکابرہ کی تعریف کریں؟ ۵

سوال نمبر 6:- (الف) معارضہ اور اس کی اقسام کی تعریفات و امثلہ سپردِ قلم کریں؟ ۱۵

(ب) درج ذیل اصطلاحات میں سے کسی تین کی تعریفات زینت قرطاس کریں؟ ۱۰

تصحیح نقل، مدعی، سائل، دعویٰ، دلیل

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء بابت 2023ء

پانچواں پرچہ: فلسفہ و مناظرہ

حصہ اوّل: فلسفہ

سوال نمبر 1:- الهيولى لاتتجرد عن الصورة ۔

(الف) عبارت میں مذکورہ دعویٰ پر دلیل پیش کریں؟

(ب) درج ذیل اصطلاحات کی تعریف تحریر کریں؟

هیولی، صورۃ جسمیہ، سطح جوہر، جزء لا یتجزی، حرکت

جواب: (الف) عبارت میں مذکورہ دعویٰ پر دلیل:

ہیولیٰ کا صورت جسمیہ کے بغیر ذات وضع ہو کر پایا جانا اس لیے باطل ہے کہ اگر وہ بغیر صورت جسمیہ کے ذات وضع ہو کر پایا جائے، تو دو حال سے خالی نہیں ہے کہ قابل تقسیم ہوگا یا نہیں۔ قابل تقسیم نہ ہونا باطل، کیونکہ یہ ذات وضع ہے اور ذات وضع قابل تقسیم ہوتی ہے۔ قابل تقسیم ہونا بھی باطل ہے، اس لیے کہ اگر وہ قابل تقسیم ہو، تو تین حال سے خالی نہ ہوگا یعنی فقط ایک جہت یعنی طول میں تقسیم کو قبول کرے گا یا دو جہتوں یعنی طول و عرض میں تقسیم کو قبول کرے گا یا تینوں جہتوں یعنی طول، عرض اور عمق میں تقسیم کو قبول کرے گا۔ بصورت اول وہ خط ہوگا اور خط بھی جوہری، کیونکہ ہیولیٰ جوہری ہی کو کہتے ہیں، بصورت ثانی وہ سطح جوہری ہوگا اور بصورت ثالث وہ جسم ہوگا۔ یہ تینوں صورتیں باطل ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ ہیولیٰ کا صورت جسمیہ کے بغیر پایا جانا محال ہے اور یہی ہمارا مطلوب اور دعویٰ تھا۔

(ب) اصطلاحات کی تعریفات:

ہیولیٰ کی تعریف: جسم میں وہ جوہر ہے جو اس جسم کے عارض ہونے والے اتصال وانفصال کو قبول کرتا ہے اور صورتِ جسمیہ وصورت نوعیہ کا محل ہے۔

صورتِ جسمیہ کی تعریف: وہ جوہر متصل بسیط کہ جس کے محل کا وجود اس کے بغیر نہ ہو ابعاد ثلاثہ کو قبول کرنے والا ہو اور بادی النظر میں جسم مدرکہ ہو۔

سطح جوہری کی تعریف: جو انقسام کو طول اور عرض میں قبول کرے عمق میں نہیں۔

جزءالذی لایتجزی کی تعریف: وہ ذو وضع جوہر جو انقسام کو اصلاً ہی قبول نہ کرتا ہو۔

حرکت کی تعریف: دو جسم کا فوق سے بتدریج فعل کی طرف نکلنا۔

سوال نمبر 2:-فصل فی ابطال الذی لا یتجزی .

(الف) مذکورہ عبارت کی تشریح کریں؟

(ب) مذکورہ دعویٰ پر کوئی ایک دلیل پیش کریں؟

(ج) جسم کے متعلق متکلمین، اشراقین اور مشائین کا مسلک واضح کریں؟

جواب: (الف) عبارت کی تشریح: یہ کتاب تین قسموں پر مشتمل ہے: منطق، طبیعات اور الٰہیات پر۔ دوسری قسم طبیعات میں ہے جو تین فنون پر مشتمل ہے: فن اوّل دس فصلوں پر مشتمل ہے۔ فصل اوّل جزء الذی لایتجزی کے بطلان میں ہے۔ جزء الذی لایتجزی کا دوسرا نام جواہر فردہ ہے۔ تعریف اوپر گزر گئی۔ مصنف نے چونکہ مشائیوں کا مذہب اختیار کیا ہے کہ اس لیے متکلمین کی رائے کو دو دلیلیں دے کر باطل کیا ہے۔

(ب) مذکورہ دعویٰ پر دلیل:

جزء الذی یا یتجزی باطل ہے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ ہم تین جزء لیتے ہیں، ان میں سے دو کو نیچے رکھیں اور تیسری کو دونوں کے ملتقی پر رکھتے ہیں۔ اب ہم پوچھتے ہیں: یہ درمیان والی جزء تلاقی طرفین سے مانع ہے یا نہیں؟ اگر تم کہو کہ مانع نہیں ہے تو پھر تداخل اجزاء لازم آئے گا جو کہ باطل ومحال ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وسط وسط نہ رہے گا اور طرف طرف نہ رہے گی۔ یہ خلاف مفروض ہے، کیونکہ ہم نے ان کو وسط اور طرفین فرض کیا تھا۔ اگر درمیان والا جزء تلاقی طرفین سے مانع ہے تو پھر اس کی تقسیم ہوگی۔ وہ اس طرح کہ اس جزء کا وہ حصہ جو ایک طرف کو ملا ہوا ہے وہ غیر ہو اس کا جو دوسری طرف کو ملا ہوا ہے۔ اپنی دونوں طرفوں میں بھی تقسیم ہوگئی کہ طرف کا ہر وہ حصہ جو جزء وسط سے ملا ہوا ہو وہ غیر ہے اس کا جو وسط سے نہیں ملا۔ معلوم ہوا کہ جزء الذی لا یتجزی باطل ہے۔

(ج) جسم کے متعلق مسلک:

متکلمین کے نزدیک جسم سے مراد جسم طبعی حقیقت کی بناء ہے۔اشراقیوں کے نزدیک جسم دونوں میں مشترک لفظی ہے یعنی ہر ایک کے لیے الگ الگ وضع ہے۔مشائیوں کے نزدیک جسم دونوں میں مشترک معنوی ہے یعنی وضع عام مفہوم ہے اور ابعاد ثلاثہ یعنی طول، عرض اور عمق کے لیے ہے۔

سوال نمبر 3:-(الف) عرض کی اقسام بیان کریں اور کسی تین کی تعریفات مع امثلہ سپرد قلم کریں؟

(ب) حرکت کی اقسام اربعہ مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب:(الف) عرض کی اقسام اور تین کی تعریفات:

عرض کی اقسامِ تسعہ درج ذیل ہیں:

کم، کیف، اضافت، اَیْنَ، ملک، فعل، انفعال، متی، وضع۔

کم کی تعریف: وہ عرض جو لذاتہ تقسیم کو قبول کرے جیسے مقدار۔

کیف کی تعریف: وہ عرض جو تقسیم کا تقاضا نہ کرے جیسے صفرة الذهب۔

اضافت کی تعریف: وہ ہیئت جو غیر کی طرف نسبت کرتے ہوئے شی ءکو حاصل ہو جیسے ابوة بنوة۔

(ب) حرکت کی چار اقسام:

حرکت: اپنی قوت سے ایک چیز کا دوسری چیز کی طرف آہستہ آہستہ جانا، حرکت ہے۔

حرکت کی اقسام: حرکت کی اقسام اربعہ کی تعریفات درج ذیل ہیں:

۱-حرکت فی الکم: یعنی جسم کا بڑھنا اور سمٹنا۔

۲-حرکت فی الکیف: یعنی کسی جسم کا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل کرنا اور بدلنا جیسے پانی کا گرم اور ٹھنڈا ہونا۔

۳-حرکت فی الاین: یعنی کسی جسم کا ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف آہستہ آہستہ منتقل ہونا۔

۴-حرکت فی الوضع: جسم کے اجزاء مکان کے اجزاء سے مختلف ہو جائیں مگر جسم کا کل اسی مکان میں رہے جیسے گیند کا حرکت کرنا۔

حرکت کی یہ چاروں اقسام عرضیہ ہیں۔

حصہ دوم: مناظرہ

سوال نمبر4:-اَلْحَمْدُ هُوَ الْوَصْفُ بِالْجَمِيْلِ عَلَى الْجَمِيْلِ الْاِخْتِيَارِیْ حَقِيْقَةً اَوْ

حُكْمًا كَصِفَاتِ الْبَارِئ تَعَالٰى وَاللَّامُ فِيْهِ لِلْجِنْسِ اَوْ لِلْاِسْتِغْرَاقِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ لِلْعَهْدِ اِشَارَةً اِلَى الْحَمْدِ الْمَحْبُوْبِ وَالْمَرْضِيِّ لَهٗ تَعَالٰى الْمَذْكُوْرِ فِيْ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَضْعَافَ مَا حَمِدَهٗ خَلْقُهٗ كَمَا يُحِبُّهٗ وَيَرْضَاهُ .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) عبارت کی تشریح اس انداز سے کریں کہ شارح کی غرض واضح ہو جائے؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں:

ترجمہ: ''حمد وہ اچھی صفت ہے جو کسی کی اختیاری خوبی پر بیان کی جائے حقیقتاً ہو یا حکماً جیسے صفات باری تعالیٰ۔ اس میں الف لام جنس کے لیے ہے یا استغراق کے لیے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ عہد کے لیے اس حمد کی طرف اشارہ کرنے کے لیے جو اللہ تعالیٰ کو محبوب اور پسند ہے اور نبی علیہ السلام کے اس فرمان میں مذکور ہے ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے دوگنا حمد جو اس کی مخلوق نے کی جیسی اللہ کو پسند اور محبوب ہے۔''

عبارت کی تشریح:

اس عبارت میں شارح نے الحمد للہ میں الف لام کے بارے میں بحث کی ہے کہ الحمد کے الف لام میں تین احتمال ہیں:

نمبر۱- الف لام جنسی بھی ہو سکتا ہے پھر مطلب ہوگا کہ جنس حمد اللہ کے لیے۔

نمبر۲- استغراقی بھی ہو سکتا ہے۔ پھر مطلب ہوگا کہ حمد کا ہر ہر فرد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

نمبر۳- عہد خارجی بھی ہو سکتا ہے۔ الف لام عہد خارجی کا اشارہ چونکہ معین فرد کی طرف ہوتا ہے اس لیے اس بناء پر اس کا اشارہ اس حمد خاص کی طرف ہوگا جو اللہ تعالیٰ کو محبوب و پسند ہے، جس کا ذکر نبی علیہ السلام کے اس فرمان میں ہوا "الحمد للہ اضعاف ما حمدہ خلقہ کما یحبہ ویرضاہ" اب اعتراض نہ ہوگا کہ عہد خارجی بنانے کی صورت میں اس کا معہود لہ کیا ہوگا۔ لفظ حمد کا معنیٰ بیان کرنا بھی غرض شارح میں شامل ہے۔

سوال نمبر5:- المناظرة توجه المتخاصمين فى النسبة بين الشيئين اظهار اللصواب .

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

(ب) مناظرہ کا لغوی معنیٰ بیان کرنے کے بعد اس کی کوئی تین وجوہ تسمیہ تحریر کریں؟

(ج) مجادلہ اور مکابرہ کی تعریف کریں؟

(الف) اعراب وترجمہ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں۔

ترجمہ: ''اظہار صواب کے لیے دو چیزوں کے درمیان نسبت میں متخاصمین کا متوجہ ہونا مناظرہ ہے۔''

(ب) مناظرہ کا لغوی معنی اور وجوہ تسمیہ:

مناظرہ نظیر سے مشتق یا نظر سے مشتق ہے اور نظر کا معنی ہے دیکھنا۔

پہلی وجہ تسمیہ: نظیر کا معنی ہے ہم مثل۔ تو مناظرہ کو مناظرہ اس لیے کہتے ہیں: اس میں دونوں مناظر ہم مثل ہوتے ہیں۔

دوسری وجہ تسمیہ: مناظرہ اگر نظر بمعنی ابصار سے مشتق ہو، تو پھر اسے مناظرہ اس لیے کہتے ہیں مناظرہ میں دونوں مناظر اتنے قریب ہوں کہ ایک دوسرے کو آسانی سے دیکھ سکیں۔

تیسری وجہ تسمیہ: مناظرہ اگر نظر بمعنی التفات النفس الی المعقولات سے مشتق ہو تو پھر اسے مناظرہ اس لیے کہتے ہیں مناظرین سے ہر ایک بات کرنے سے پہلے اپنی بات میں تامل کرتا ہے غور وفکر کرتا ہے۔

(ج) مجادلہ کی تعریف:

یہ منازعت ہی ہے جس میں اظہارِ حق مقصود نہیں ہوتا بلکہ خصم کو الزام دینا مقصود ہوتا ہے۔

مکابرہ کی تعریف: ایسا منازعت کہ جس سے نہ تو اظہار حق مقصود ہوتا ہے اور نہ خصم کو الزام دینا مقصود ہوتا ہے۔

سوال نمبر 6:- (الف) معارضہ اور اس کی اقسام کی تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟

(ب) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات زینت قرطاس کریں؟

تصحیح نقل، مدعی، سائل، دعویٰ، دلیل

جواب: (الف) معارضہ کی تعریف:

معارضہ یہ ہے کہ ایک خصم نے اپنے دعویٰ پر دلیل قائم کی ہو، تو دوسرا خصم اس کے خلاف دلیل قائم کرے اس کے خلاف دلیل قائم کرنا عام ہے، خصم کے دعویٰ کے منافی ہو، خواہ اس کی نقیض کی نقیض ہو، یا مساوی نقیض ہو، یا اس سے اخص ہو اور مطلقاً مغایر ہونا ضروری نہیں ہے۔

(ب) معارضہ کی اقسام:

معارضہ کی تین اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- معارضہ بالقلب: تعریف: معلل کی دلیل کے خلاف معارض دلیل قائم کرے، مگر بظاہر دونوں دلیلیں مادہ اور صورت کے اعتبار پر متحد نظر آئیں۔

مثال: معارض بالقلب کی مثال جیسے حنفی کہے:

مسح وضوء کے ارکان میں سے ایک رکن ہے جیسے چہرے کو دھونا ارکان وضوء سے ایک رکن ہے، مسح صرف اتنا کافی نہیں کہ چند بالوں پر مسح ہو جائے جسے مسح کہا جا سکے جیسے چہرے کا دھونا اتنا کافی نہیں کہ اس

پر صرف غسل کا اطلاق ہو سکے۔

۲۔معارضہ بالمثل: تعریف: معلل جو دلیل پیش کرے، اسی کی مثل معارض دلیل پیش کرے یعنی دونوں کی دلیلیں صورت کے لحاظ پر متحد ہوں، مادہ کے لحاظ پر متحد نہ ہوں اور دونوں کی دلیلیں حکم کے اعتبار سے ایک دوسرے کے مخالف ہوں گی، تب ہی معارضہ ثابت ہوگا۔

مثال: معلل حدوث عالم پر دلیل پیش کرے: "العالم محتاج الی المؤثر" "وکل محتاج الی المؤثر حادث" نتیجہ یہ آئے گا: "العالم حادث" معارض اس کے خلاف عالم کے قدیم ہونے پر یوں دلیل پیش کرے: العالم مستغن عن المؤثر، وکل مستغن عن المؤثر قدیم، نتیجہ آئے گا: "العالم قدیم" دونوں دلیلیں صورت کے لحاظ سے متحد ہیں، اس لیے کہ دونوں شکل اوّل اور مادہ دونوں کا علیحدہ علیحدہ ہے۔

۳۔معارضہ بالغیر: تعریف: معلل جو دلیل پیش کرے معارض اس کے خلاف دلیل قائم کرے، دونوں دلیلوں کا مادہ اور صورت ایک نہ ہو۔

مثال: معلل یوں کہے: العالم محتاج الی المؤثر وکل محتاج الی المؤثر حادث، فالعالم حادث ۔ معارض اس کے خلاف دلیل یوں قائم کرے: "لو کان العالم حادثا اما کان مستغنیا لکنه مستغن فلیس بحادث" دونوں دلیلیں ایک دوسرے کے معارض ہیں۔دونوں کا مادہ اور صورت ایک نہیں، پہلی دلیل قیاس اقترانی شکل اوّل ہے اور دوسری دلیل قیاس شرطی اتصالی (استثنائی) ہے۔

(ب) اصطلاحات کی تعریفات:

تصحیح نقل کی تعریف: اس قول کی نسبت کے صدق کو بیان کرنا کہ جس قول کی نسبت منقول عنہ کی طرف کی گئی ہو۔

مدعی کی تعریف: وہ شخص جو اپنے آپ کو اثباتِ حکم کے لیے قائم کرے۔

سائل کی تعریف: وہ شخص جو مدعی کے حکم کی نفی کرنے کے درپے ہو۔

دعویٰ کی تعریف: ایسا قضیہ جو حکم پر مشتمل ہو، دعویٰ کہلاتا ہے۔

دلیل کی تعریف: وہ جو دو قضیوں سے مرکب ہو اور مجہول نظری تک پہنچا دے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طلباء 2023ء/۱۴۴۴ھ

الورقة السادسة: الأدب العربی

الوقت المحدد: ثلاث ساعات مجموع الارقام: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں جزوی رعایت سوالات کے اجزاء میں موجود ہے۔

القسم الأول...... دیوان الحماسه

سوال نمبر 1:- مندرجہ ذیل میں سے صرف چار اشعار کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ پانچ صیغے مکمل طور پر حل کریں؟ (۲۰+۱۰=۳۰)

(۱) ولم یبق سوی العدوان دناهم كما دانوا

(۲) فدت نفسي وما ملكت يميني فوارس صدقت فيهم ظنونی

(۳) ولم ندران حضنا من الموت حیضة كم العمر باق والمدى متطاول

(۴) فأبت الى فهم ولم آت آئبا وكم مثلها فارقتها وهی تصفر

(۵) ومبرء من كل غبر حيضة وفساد مرضعة وداء مغيل

سوال نمبر 2:- مندرجہ ذیل میں سے چار اشعار کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ شعر پر اعراب لگائیں؟ (۲۰+۱۰=۳۰)

(۱) اذا ما ابتدرنا مازقا فرجت لنا بأيمانا بيض جلتها الصياقل

(۲) وانا لقوم مايرى القتل سبة اذا مارأته عامر وسلول

(۳) صفونا ولم نكدر وأخلص سرنا أناث أطابت حملنا وفحول

(۴) وما اخمدت نار لنا دون طارق ولا ذمنا فی النازلين نزيل

(۵) وأيامنا مشهورة فی عدونا لها غرر معلومة وحجول

القسم الثانی...... دیوان المتنبی

سوال نمبر 3:- مندرجہ ذیل میں سے صرف تین اشعار کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ میں سے پانچ کے واحد اور جمع لکھیں؟ (۱۵+۵=۲۰)

(۱) عجب الوشاة من اللحاة وقولهم دع ما نراك ضعفت عن أخفائه

(۲) واذا نظرت الى الجبال رأيتها فوق السهول عواسلا وقواضبا

(۳) قد عسكرت معها الرزايا عسكرا وتكتبت فيها الرجال كتائبا

(۴) وبسمن عن برد خشيت أذيبه من حر أنفاسی فكنت الذائبا

(۵) أظمتنى الدنيا فلما جئتها مستسقيا مطرت على مصائبا

سوال نمبر 4:- مندرجہ ذیل میں سے صرف تین اشعار کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ الفاظ میں سے پانچ کے معانی لکھیں؟ (۱۵+۵=۲۰)

(۱) وعجاجة ترك الحديد سوادها زنجا تبسم أو قذالا شائبا

(۲) من للسيوف بأن يكون سميها فی أصله وفرنده ووفائه

(۳) من الجآذر فی زی الأعاريب حمر الحلى والمطايا والجلابيب

(۴) حسن الحضارة مجلوب بتطرية وفى البداوة حسن غير مجلوب

(۵) أين المعيز من الأرام ناظرة وغير ناظرة فی الحسن والطيب

☆☆☆

درجہ عالیہ (سال دوم) برائے طالبات 2023ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

القسم الأول...... ديوان الحماسه

سوال نمبر 1:- مندرجہ ذیل اشعار کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ پانچ صیغے مکمل طور پر حل کریں؟

(۱) ولم يبق سوى العدوان دناهم كما دانوا

(۲) فدت نفسى وما ملكت يمينى فوارس صدقت فيهم ظنونى

(۳) ولم ندران حضنا من الموت حيضة كم العمر باق والمدى

(۴) فأبت الى فهم ولم أك ائبا وكم مثلها فارقتها وهى تصفر

(۵) ومبرء من كل غبر حيضة وفساد مرضعة وداء مغيل

جواب: ترجمۃ الاشعار:

۱- ظلم وزیادتی کے سوا کچھ باقی نہ رہا، تو ہم نے انہیں ان کے کیے کا بدلہ دیا۔

۲- میری جان اور میرا سب مال نثار ان شہسواروں پر! جن کے بارے میں میرے خیالات سچے ہوئے۔

۳- اگر ہم موت سے بھاگیں تو معلوم نہیں کتنی عمر باقی ہے اور زندگی کتنی لمبی ہے۔

۴- پھر میں (اپنی قوم) فہم کے پاس آیا حالانکہ میں واپس آنے والا نہ تھا، اس مصیبت جیسی بہت سی مصیبتوں کو میں نے اپنے آپ سے علیحدہ کیا اور موت شور مچاتی۔

۵- وہ نوجوان جو حیض کے اختتامی ایام کے جماع، دودھ پلانے والی کے نقص دودھ اور رضاعت کے دنوں میں جماع شدہ عورت کی بیماری سے پاک تھا۔

خط کشیدہ صیغے:

لم یبق: صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی جحد بلم معروف ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب سَمِعَ یَسْمَعُ۔ باقی رہنا۔

دناھم: دنا: صیغہ جمع متکلم فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد اجوف یائی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔ تابع ہونا، ذلیل ہونا، اطاعت کرنا جھکنا۔ "ھم" ضمیر منفصل برائے جمع مذکر غائب منصوب محلاً "دنا" کا مفعول بہ ہے۔

فدت: صیغہ واحد مؤنث غائب ثلاثی مجرد اجوف یائی فعل ماضی معروف از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔ فدیہ دینا۔

باق: صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ناقص واوی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

تصغر: صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع از باب فَعَلَ یَفْعَلُ: شور مچانا۔

مرضعة: صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب افعال۔

سوال نمبر 2:- مندرجہ ذیل اشعار کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں نیز خط کشیدہ شعر پر اعراب لگائیں؟

(۱) اذا ما ابتدرنا مازقا فرجت لنا — بأيمانـنا بيض جلتها الصياقل

(۲) وانا لقوم مايرى القتل سبة — اذا ما رأته عامر وسلول

(۳) صفونا ولم نكدر وأخلص سرنا — أناث أطابت حملنا وفحول

(۴) وَمَا اَخْمَدَتْ نَارٌ لَنَا دُوْنَ طَارِقٍ — وَلَا ذَمَّنَا فِي النَّازِلِيْنَ نَزِيْلُ

(۵) وأيامنا مشهورة فى عدونا — لها غرر معلومة وحجول

جواب: ترجمۃ الاشعار:

۱-جب ہم تنگ جگہ (جنگ میں) پہنچ جاتے ہیں، تو ہمارے دائیں ہاتھوں میں چمکتی ہوئی تلواریں اس کو (لڑائی کو) کشادہ کر دیتی ہیں۔

۲-اور یقیناً ہم (ایسی) قوم ہیں کہ قتل ہو جانے کو عار نہیں سمجھتے جبکہ قبیلہ عامر اور قبیلہ سلول اس کو عار تصور کرتے ہیں۔

۳- ہم صاف شفاف ہیں، ہمارا نسب گدلا نہیں اور ہماری اصل کو خالص رکھا مردوں نے اور ایسی عورتوں نے جنھوں نے ہمارے حمل کو اچھا رکھا۔

۴-اور ہماری آگ رات کو آنے والے مہمان کے بغیر نہیں بجھائی جاتی اور نہ آنے والے کسی مسافر نے کبھی ہماری مذمت کی ہے۔

۵-اور ہمارے دشمنوں میں ہمارے دن مشہور ہیں۔ان دونوں کے لیے چمکتے ہوئے چہرے اور سفید پاؤں ہیں۔

* اعراب: اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیے گئے ہیں۔

القسم الثاني: ديوان المتنبي

سوال نمبر 3:- مندرجہ ذیل اشعار کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں اور خط کشیدہ میں سے پانچ کے واحد اور جمع لکھیں؟

(۱) عجب الوشاة من اللحاة وقولهم ... دع ما نراك ضعفت عن أخفائه

(۲) واذا نظرت الى الجبال رأيتها ... فوق السهول عَوَاسِلًا وقواضبا

(۳) قد عسكرت معها اَلرِّزَايَا عسكرا ... وتكتبت فيها الرجال كتائبا

(۴) وبسمن عن برد خشيت أذيبه ... من حر أنفاسي فكنت الذائبا

(۵) أظمتني الدنيا فلما جئتها ... مستسقيا مطرت على مصائبا

جواب: ترجمۃ الاشعار:

۱-تعجب کرتے ہیں چغل خور ملامت کروں سے اور ان کی باتوں کو تو ترک کر دے، جو ہم دیکھتے ہیں کہ تو اس کو چھپانے سے قاصر ہے۔

۲-اور جب تو زمین کی طرف دیکھے گا تو تجھے زمین پر نیزے اور تلواریں نظر آئیں گی۔

۳- مصیبتیں تمام لشکر بن گئیں اور لوگ گروہ در گروہ ہو گئے۔